مختصر صحیح مسلم

حصہ دوئم

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

زکوۃ کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 27 سے صفحہ نمبر 39 تک)

/زکوۃ کے فرض ہونے کا بیان۔/اموال (کی مقدار) کا بیان جن پر زکوۃ فرض ہے یعنی نقدی، کھیتی اور جانور۔/جس (مال) میں عشر یا عشر کا نصف ہے اس کا بیان۔/مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں۔/زکوۃ (سال سے) پہلے ادا کر دینا اور زکوۃ نہ دینے کے متعلق۔/اس آدمی کے بارے میں جو زکوۃ ادا نہیں کرتا۔/خزانہ جمع کرنے والوں اور ان پر سخت سزا کے بیان میں۔/زکوۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرنے کا حکم۔/صدقہ لانے والے کیلئے دعا کرنا۔/اس آدمی کو عطیہ دینا جس کے ایمان میں خطرہ ہو۔/جن کے دل اسلام کی طرف راغب ہیں، ان کو دینا اور مضبوط ایمان والوں کو چھوڑ دینا۔/رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپؐ کے اہل بیتؓ کیلئے صدقہ حلال نہیں۔/صدقات کی وصولی پر آل نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مقرر کرنے کی کراہت۔/جو صدقہ کے مال سے بطور ہدیہ آل نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے بھیجا جائے، وہ مباح ہے۔/نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہدیہ قبول کرنا اور صدقہ واپس کر دینا۔

صدقہ فطر کا بیان

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 40 سے صفحہ نمبر 62 تک)

/ مسلمانوں پر کھجور یا ''جو'' سے صدقہ فطر ادا کرنے کا بیان۔/ صدقہ فطر، کھانے، پنیر اور منقہ (خشک انگور) سے ادا کرنے کا بیان۔/ نماز (عید) سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم۔/ صدقہ کرنے میں ترغیب دلانا۔/ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے پر شوق دلانا۔/ قبل اس کے کہ کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے، صدقہ کی ادائیگی میں رغبت دلانا۔/ خاوند اور اولاد پر صدقہ کرنا۔/ قریبی رشتہ داروں میں خرچ کرنا۔/ ماموؤں پر صدقہ کرنا۔/ مشرکہ ماں سے صلہ رحمی کرنا۔/ فوت شدہ والدہ کی طرف سے صدقہ کرنا۔/ ضرورت مندوں پر صدقہ کرنے کی ترغیب اور اچھا طریقہ جاری کرنے والے کا ثواب۔/ مسکینوں اور مسافروں پر صدقہ کرنے کے بارے میں۔/ (صدقہ کرکے) دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کرو۔/ دودھ والا جانور عاریۃ (صدقہ) تحفہ دینے کی ترغیب۔/ پوشیدہ صدقہ کرنے کی فضیلت۔/ تندرست اور حریص ہونے کی صورت میں صدقہ کرنے کی فضیلت۔/ پاکیزہ کمائی سے صدقہ کی قبولیت اور اس کے بڑھنے کے بارے میں/ تھوڑے صدقہ کو حقیر نہ جاننے کا بیان۔/ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿الذین یلمزون المطوعین﴾ کے بیان میں/ جس نے صدقہ اور دیگر نیکی کے اعمال کو اکٹھا کرلیا۔/ ہر نیکی صدقہ ہے۔/ سبحان اللہ کہنا، لا الہ الا اللہ کہنا اور دیگر نیکی کے کام، صدقہ ہیں۔/ ہر جوڑ پر صدقہ کے وجوب کا بیان۔/ وہ صدقہ جو بے جا واقع ہو اس کی قبولیت کے بیان میں۔/ خیرات کرنے والے اور بخیل کے بیان میں۔/ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور نہ کرنیوالے کے بیان میں/ امانت دار خازن صدقہ کرنیوالوں

میں سے ایک ہے۔ا خرچ کرو۔ نہ شمار کرو اور نہ یاد رکھو۔ا جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ (خیرات) کرے۔ا جو غلام (نوکر) اپنے مالک کے مال سے خرچ کرے، اس کا بیان۔ا سوال سے بچنے اور صبر کرنے کے بیان میں۔ا ضرورت کے مطابق رزق دیئے جانے اور قناعت کے بیان میں۔ا سوال سے بچنا۔ا لوگوں سے سوال کرنا مکروہ ہے۔ا اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نچلے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔ا (اصل) مسکین وہ ہے جو ضرورت کے مطابق نہیں پاتا اور لوگوں سے سوال بھی نہیں کرتا۔ا امیر وہ نہیں جس کے پاس سامان زیادہ ہو۔ا دنیا کی حرص مکروہ ہے۔ا اگر ابن آدم کو دو میدان مال کے مل جائیں تو تیسرے کی ضرور خواہش کرے گا۔ا دنیا کی زینت سے نکلنے کا بیان۔ا جس آدمی کو بغیر سوال اور لالچ کے مال ملے، تو لے لینے کا جواز۔ا کس کیلئے سوال کرنا حلال ہے۔ا جو شخص سختی سے مانگے، اسے دینے کا بیان۔

روزہ کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 63 سے صفحہ نمبر 84 تک)

/ روزے کی فضیلت ۔/ ماہِ رمضان کی فضیلت ۔/ ماہ رمضان سے پہلے ایک دو روزے (پیشگی کے) نہ رکھو۔/ رزوہ چاند دیکھنے پر ہے ۔/ مہینہ انتیس (29) کا بھی ہوتا ہے ۔/ بیشک اللہ نے اسے لمبا کر دیا ہے (یعنی چاند کو دیکھنے کیلئے لمبا کر دیا ہے)/ ہر شہر (ملک) کیلئے ان لوگوں کی رویت ہے ۔/ عید کے مہینے (اجر وثواب کے اعتبار سے) کم نہیں ہوتے ۔/ روزہ کیلئے سحری کا بیان ۔/ سحری میں تاخیر کا بیان ۔/ اس فجر کا بیان جو روزے دار پر کھانا حرام کر دیتی ہے ۔/ اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود﴾ کے بارے میں ۔/ بیشک بلالؓ رات کو اذان دیتے ہیں، پس تم کھاؤ اور پیو ۔/ اس آدمی کے روزے کا بیان جس نے جنابت کی حالت میں صبح کی ۔/ اس روزہ دار کا بیان جو بھول کر کھا پی لے ۔/ روزہ دار کو جب کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں ۔/ جو شخص رمضان میں اپنی عورت سے جماع کر بیٹھے، اس کے کفارہ کا بیان ۔/ روزہ دار کے بوسہ دینے (کے جواز) کے متعلق ۔/ جب رات آ جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کرلے/ افطار میں جلدی کرنے کا بیان ۔/ صومِ وصال (یعنی پے در پے روزے رکھنے) سے ممانعت ۔/ سفر میں روزہ اور افطار (دونوں کی اجازت) ۔/ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ۔/ (سفر میں) روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے ۔/ اس افطار کرنے والے کے اجر کا بیان جو سفر میں کام کرے ۔/ دشمن کے مقابلہ میں طاقت حاصل کرنے کیلئے افطار (روزہ نہ رکھنے) کا بیان ۔/ سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے ۔/ رمضان کے

روزوں کی قضاء شعبان میں ۔/ میت کے روزے کی قضاء۔/ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ﴾ کے متعلق ۔/ دیگر مہینوں میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان ۔/ اللہ کی راہ (جہاد) میں روزہ رکھنے کی فضیلت ۔/ ماہِ محرم کے روزے کی فضیلت ۔/ یومِ عاشورہ کے روزے کا بیان ۔/ عاشورہ کے کونسے دن روزہ رکھے؟/ عاشورہ کے دن کے روزے کی فضیلت ۔/ جس نے یوم عاشورہ کو کچھ کھالیا، وہ بقیہ دن (کھانے پینے سے) باز رہے ۔/ شعبان کا روزہ ۔/ شعبان کے پہلے پندرہ دنوں میں روزہ رکھنے کے متعلق ۔/ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا ۔/ ذوالحجہ کے دس دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا بیان ۔/ عرفہ کے دن کے روزے کا بیان ۔/ میدان عرفات میں حاجیوں کو عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیئے ۔/ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ۔/ ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی کراہت ۔/ پیر کے دن کا روزہ ۔/ صرف جمعہ کے دن کے روزہ کی ممانعت ۔/ ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کا بیان ۔/ لگاتار روزہ رکھنے کی کراہت ۔/ سب روزوں سے افضل روزہ داؤد کا روزہ ہے کہ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار ۔/ جس نے نفلی روزہ کی نیت سے صبح کی پھر افطار کرلیا ۔

اعتکاف کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 85 سے صفحہ نمبر 89 تک)

/جو شخص اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہو وہ جائے اعتکاف میں کب داخل ہو؟/پہلے عشرے اور درمیانی عشرے کا اعتکاف۔/رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف۔/آخری عشرہ میں (عبادت وریاضت میں) محنت وکوشش۔/لیلۃ القدر اور اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرنے کا بیان۔/لیلۃ القدر اکیسویں رات ہوسکتی ہے۔/لیلۃ القدر تیئیس کی رات ہوسکتی ہے۔/(لیلۃ القدر کو) 21ویں، 23ویں اور 25ویں رات میں تلاش کرو۔/لیلۃ القدر ستائیسویں کی رات بھی ہوسکتی ہے۔

حج کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 90 سے صفحہ نمبر 152 تک)

ا حج زندگی میں (صرف) ایک بار فرض ہے۔ا حج اور عمرہ کا ثواب۔ا حج اکبر کے دن کے متعلق۔ا عرفہ کے دن کی فضیلت۔ا جب حج وغیرہ کے سفر میں سوار ہو تو کیا کہے؟۔ا عورت کا سفر حج ذی محرم کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ا بچے کا حج اور اس کا اجر اسے حج کرانے والے کیلئے ہے۔ا جو آدمی سوار نہ ہوسکتا ہو اس کی طرف سے حج کرنے کا بیان۔ا حائضہ اور نفاس والی کے احرام کا بیان۔ا حج اور عمرہ کے میقات کا بیان۔ا احرام باندھنے سے پہلے محرم کیلئے خوشبو۔ا کستوری سب سے اچھی خوشبو ہے۔ا عود اور کافور کا بیان۔ا ریحان (خوشبودار پھول) کے بارے میں۔ا مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سے احرام باندھنا۔ا جب سے سواری اٹھے، اس وقت سے تلبیہ پکارنا۔ا حج کا تلبیہ مکہ سے پکارنے کا بیان۔ا تلبیہ کا بیان۔ا حج اور عمرہ کے تلبیہ کا بیان۔ا صرف حج مفرد کے بیان میں۔ا حج اور عمرہ کو ملانے (حج قران) کا بیان۔ا حج تمتع کا بیان۔ا جس نے حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو۔ا (عمرہ کا) احرام کھول دینے کا حکم منسوخ ہے اور حج عمرہ کو پورا کرنے کا حکم۔ا حج قران میں قربانی کرنا۔ا حج تمتع میں قربانی کا بیان۔ا (کسی عذر کی بنا پر) عمرہ چھوڑ کر حج کو اختیار کر لینا۔ا حج اور عمرہ میں شرط کرنا۔ا جو اس حالت میں احرام باندھے کہ اس پر جبہ اور خوشبو کا اثر باقی ہو، اس کو کیا کرنا چاہیئے؟۔ا محرم کون سے لباس سے اجتناب کرے؟ا محرم کیلئے شکار کا بیان۔ا محرم کیلئے شکار کے گوشت کا حکم ہے جسے کسی حلال آدمی نے شکار کیا ہو ا محرم کونسے جانور کو قتل کرسکتا ہے؟ا محرم کیلئے پچھنے لگوانے کا بیان۔ا محرم انسان اپنی آنکھوں میں دوا ڈال سکتا

ہے۔/محرم اپنے سر کو دھو سکتا ہے۔/محرم پر فدیہ کے بیان میں۔/جو شخص احرام کی حالت میں فوت ہو جائے، اس کیساتھ کیا کیا جائے؟۔/ذی طویٰ میں رات گذارنا اور مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا۔/ مکہ ومدینہ میں ایک راستے سے داخل ہو اور دوسرے راستے سے نکلے۔/ حاجیوں کے مکہ مکرمہ میں اترنے کے بیان میں۔/طواف اور سعی میں رمل کرنا (یعنی تیز چلنا یا دوڑنا)۔/طواف کے دوران حجر اسود کا بوسہ۔/طواف میں رکنین یمانیین (حجر اسود اور رکن یمانی) کا استلام۔/سوار ہو کر طواف کرنا۔/ عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا۔/ صفا و مروہ کے درمیان طواف اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ﴾ کے بیان میں۔ / صفا و مروہ کے درمیان سعی (سات چکر) صرف ایک بار ہے۔/ اس آدمی پر کیا لازم آتا ہے جو حج کا احرام باندھے اور مکہ مکرمہ میں طواف اور سعی کرنے کیلئے آئے۔/ کعبہ شریف میں داخل ہونے، اس میں نماز پڑھنے اور دعا مانگنے کا بیان/ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حج کا بیان۔/ منیٰ سے عرفات چلتے وقت تلبیہ اور تکبیر کا بیان۔/ عرفات میں وقوف اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ثم افیضوا من حیث افاض الناس﴾ کے متعلق۔/ عرفات سے لوٹنے اور مزدلفہ میں نماز کا بیان۔/ عرفہ سے واپسی میں چلنے کی کیفیت کا بیان۔/ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کا بیان۔/ مزدلفہ میں نماز مغرب اور عشاء (کی جماعت) ایک تکبیر سے۔/ مزدلفہ میں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنے کا بیان۔/ بھاری عورت کیلئے مزدلفہ سے رات کے وقت واپسی کی اجازت۔/ وقت سے پہلے عورتوں کو مزدلفہ سے جانے کی اجازت۔/ ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کر دینے کا حکم۔/ جمرہ عقبہ کی رمی تک حاجی کا تلبیہ کہنا۔/ بطن الوادی سے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے اور ہر کنکری کیساتھ تکبیر کہنے کا بیان۔/ قربانی کے دن سواری پر سوار ہو کر جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا۔/ جمرہ کیلئے

کنکریوں کا حجم (یعنی کنکری کتنی بڑی ہو)؟۔ رمی کا وقت۔ جمروں کو کنکریاں مارنے کی تعداد طاق ہونی چاہیئے۔ حج میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بال منڈوانا۔ سر منڈوانے اور (بال) کتروانے کے بیان میں۔ (پہلے) کنکریاں مارنا، پھر قربانی کرنا، پھر بال منڈوالے اور بال منڈواتے وقت ابتداء داہنی طرف سے کرنا۔ جس نے قربانی سے پہلے بال منڈوا لئے یا کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی، اس کے متعلق۔ قربانی کے گلے میں ہار ڈالنے اور اس کی کوہان کو چیر (کر نشان بنا) نے کا بیان۔ قربانی کا جانور بھیجنا اور اس کو ہار پہنانا جب کہ آدمی خود حلال ہو (یعنی احرام میں نہ ہو بلکہ گھر میں موجود ہو)۔ قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا۔ جو قربانی کا جانور (منیٰ میں) پہنچنے سے پہلے تھک جائے، اس کا بیان۔ قربانی کے جانور میں شرکت کا بیان۔ گائے کی قربانی۔ اونٹ کو کھڑا کر کے، ہاتھ پاؤں باندھ کر نحر کرنا چاہیئے۔ قربانی کا گوشت اور اس کی جھلیں اور اس کے چمڑے کو خیرات کرنا چاہیئے۔ قربانی کے دن واپسی کا طواف۔ جس نے بیت اللہ کا طواف کیا وہ حلال ہو گیا۔ حج قران کرنے والے کو حج اور عمرہ (دونوں) کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے۔ حج اور عمرہ کا احرام باندھنے والا احرام کب کھولے گا؟۔ یوم النفر (بارھویں ذوالحجہ) کو وادی محصب میں اترنا اور اس میں نماز ادا کرنا۔ زمزم پلانے والوں کیلئے منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہنے کی اجازت کا بیان۔ حج اور عمرہ مکمل کرنے کے بعد "مہاجر" کا مکہ میں رہنا۔ طوافِ وداع کرنے سے پہلے کوئی (واپس) نہ چلے۔ طوافِ وداع سے پہلے جو عورت حیض والی ہو گئی۔ حج کے مہینوں میں عمرہ کے مباح ہونے کا بیان۔ ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتنے حج کیے؟۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟۔ حیض والی عورت عمرہ کی قضاء کرے۔ جب حج

وغیرہ کے سفر سے لوٹے تو کیا کہے۔ا حج اور عمرہ سے واپسی پر ذی الحلیفہ میں رات گذارنا اور نماز پڑھنا۔ا مکہ شریف، اس کے شکار، اس کے درخت اور اس کی گری پڑی چیز کی حرمت کے بیان میں۔ا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فتح مکہ کے دن بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا۔ا کعبہ کی حطیم اور اس کے دروازہ کے متعلق۔ا کعبہ شریف کے توڑنے اور اس کی بنیاد کے بیان میں۔ا حرم مدینہ اور اس کے شکار اور درخت کی حرمت اور اس کیلئے دعا کا بیان۔

مدینہ طیبہ

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 153 سے صفحہ نمبر 157 تک)

/مدینہ طیبہ کی سکونت اور اس کی بھوک پر صبر کرنے کی ترغیب۔/مدینہ طیبہ میں طاعون اور دجال نہیں آسکتا۔/مدینہ طیبہ اپنے ''میل'' کو نکال دے گا۔/جو اہل مدینہ کی برائی کے متعلق ارادہ کرتا ہے اللہ تعالٰی اس کو گھلا دیتا ہے۔/شہروں کی فتح کے وقت مدینہ طیبہ میں رہنے کی ترغیب۔/مدینہ طیبہ کے بارے میں، جب اس کے رہنے والے اس کو چھوڑ دیں گے۔/(نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی) قبر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔/احد پہاڑ، ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔/(ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف۔/اس مسجد کا بیان جو تقوٰی کی بنیاد پر تعمیر کی گئی ہے۔/مسجد قباء کی فضیلت کے بیان میں۔

نکاح کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 158 سے صفحہ نمبر 181 تک)

/ نکاح کرنے کی ترغیب میں ۔/ دنیا کی بہترین متاع، نیک صالحہ عورت (بیوی) ہے ۔/ دیندار عورت سے نکاح کرنے کے بیان میں ۔/ کنواری عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے بیان میں ۔/ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دے ۔/ جو شادی کا ارادہ کرے تو عورت کو ایک نظر دیکھ لینا چاہیئے ۔/ بیوہ اور باکرہ سے نکاح میں اجازت لینی چاہیئے ۔/ نکاح کی شرائط کے بارے میں ۔/ چھوٹی (بچی) کا نکاح ۔/ لونڈی کو آزاد کرنے اور اس سے شادی کرنے کا بیان ۔/ نکاح شغار کے متعلق ۔/ نکاح متعہ کے متعلق ۔/ نکاح متعہ کے منسوخ ہونے اور اس کے حرام ہونے کے متعلق ۔/ محرم کا نکاح کرنا اور پیغامِ نکاح دینا منع ہے ۔/ کسی عورت اور اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا حرام ہے ۔/ نبی کی ازواج مطہرات کے حق مہر کا بیان ۔/ کھجور کی گٹھلی برابر سونے پر نکاح ۔/ تعلیم قرآن پر نکاح دینے کا بیان ۔/ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ترجی من تشاء منھن ……﴾ کے متعلق ۔/ ماہِ شوال میں شادی و نکاح کا بیان ۔/ نکاح میں ولیمہ کا بیان ۔/ نکاح کی دعوتِ ولیمہ کو قبول کرنے کے بیان میں ۔/ ہم بستری کے وقت کیا کہا جائے ؟/ اللہ تعالیٰ کے قول ”تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں“ کے متعلق ۔/ اس عورت کے بارے میں جو اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے رکتی ہے ۔/ عورت کے ہم بستری والے راز اور بھید کو ظاہر کرنے کے متعلق ۔/ اللہ تعالیٰ انسان کے عمل پر پردہ ڈال دے تو انسان کے لئے اپنی طرف سے پردہ کھول دینے کی ممانعت ۔/ عورت اور لونڈی سے عزل (یعنی صحبت کے وقت انزال باہر کرنے) کے متعلق ۔/ غیلہ

(دودھ پلاتے وقت عورت سے صحبت کرنے) کے متعلق ۔ ۱ حاملہ لونڈیوں سے ہم بستری کے متعلق ۔ ۱ عورتوں کے درمیان (رات گذارنے میں) باری مقرر کرنا ۔ ۱ باکرہ اور ثیبہ عورت کے پاس رات گزارنے کے متعلق فرق کا بیان ۔ ۱ ایک عورت کا اپنی باری دوسری عورت کو ہبہ کرنا ۔ ۱ بعض عورتوں کے درمیان باری مقرر نہ کرنے کے متعلق ۔ ۱ جو کسی عورت کو دیکھے (اور اس کا نفس اس کی طرف مائل ہو) تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے تو اس کی رغبت ختم ہو جائے گی ۔ ۱ عورتوں سے نرمی اور ان سے خیر خواہی کرنے کا بیان ۔ ۱ کوئی مومن (خاوند) کسی مومن عورت (بیوی) سے دشمنی نہ رکھے ۔ ۱ اگر حواء نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند کی (کبھی) خیانت نہ کرتی ۔ ۱ جو (لمبے) سفر سے آئے تو گھر میں جلدی داخل ہونے کی کوشش نہ کرے تا کہ (اس کی) عورت بالوں (وغیرہ) کو سنوار لے ۔

طلاق کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 182 سے صفحہ نمبر 191 تک)

/مرد حیض کی حالت میں اپنی عورت کو طلاق نہ دے۔/نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دورِ اقدس میں تین طلاق کا بیان۔/ کسی آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی، وہ عورت دوسرے سے شادی کر لیتی ہے اور اس دوسرے نے دخول نہیں کیا، تو ایسی حالت میں یہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہے۔/(کسی چیز کو) حرام کہنے اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿یا ایها النبی لم تحرم ما احل الله لك﴾(التحریم:1) کے متعلق، اور اس میں اختلاف کا بیان۔/مرد کا اپنی بیوی کو اختیار دینا۔/اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وان تظاهرا علیه﴾ کے متعلق۔

عدت کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 192 سے صفحہ نمبر 197 تک)

/ حاملہ عورت اپنے خاوند کی وفات کے (تھوڑے عرصے) کے بعد بچہ جنے (تو اس کی عدت کا بیان)۔/ مطلقہ عورت اپنے باغ کی کھجوروں کو توڑنے کیلئے (باہر) جا سکتی ہے۔/ مطلقہ عورت اپنے اوپر کسی ڈر کی وجہ سے اپنے گھر سے جا سکتی ہے۔/ مطلقہ عورت عدت کے بعد شادی کر سکتی ہے۔/ میت پر عدت کے دوران سوگ اور (آنکھوں میں) سرمہ نہ لگانے کے متعلق۔/ عدت گزارنے والی عورت کو خوشبو اور رنگین کپڑا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔/ عدت گزارنے والی عورت کو خوشبو اور رنگین کپڑا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

لعان کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 198 سے صفحہ نمبر 203 تک)

/اس آدمی کے متعلق جو اپنی عورت کے پاس (غیر) مرد کو پائے۔/بچے کا انکار اور ''رگ'' کے گھیٹنے کے متعلق۔/بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا۔/قیافہ شناس کی بات بچے کے متعلق قابل قبول ہے۔

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

دودھ پلانے کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 204 سے صفحہ نمبر 208 تک)

ا دودھ سے بھی ویسے ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسے ولادت سے۔ا دودھ کی حرمت آدمی کے پانی سے ہوتی ہے۔ا رضاعی (دودھ کی) بھتیجی کی حرمت۔ا ربیبہ اور بیوی کی بہن کی حرمت کے متعلق۔ا ایک دو بار (دودھ) چوسنے کے متعلق۔ا پانچ بار دودھ پینے کے متعلق۔ا بڑے آدمی کے دودھ پینے کے متعلق۔ا دودھ پینا وہ معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو (یعنی ایامِ رضاعت دو سال میں ہو)۔

اپنے اور اہل وعیال پر خرچ کرنے کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 209 سے صفحہ نمبر 212 تک)

/ اپنے نفس، اہل وعیال اور قرابت والوں سے ابتدا کرنے کے متعلق / غلاموں کے خرچہ کے متعلق اور جو انکے خرچہ کو روکتا ہے، اس کا بیان / اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت ۔ / عورت کا حق یہ ہے کہ وہ اپنے خاوند کے مال سے معروف طریق پر اسکے اہل وعیال پر خرچ کرے ۔ / مطلقہ ثلاث (تین طلاق والی) کا نان ونفقہ (طلاق دینے والے خاوند پر) نہیں ۔

غلاموں کو آزاد کرنے کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 213 سے صفحہ نمبر 219 تک)

/ جو ایک مومن غلام آزاد کرے، اس کی فضیلت۔/ اولاد کا والد کو آزاد کرنا کیسا ہے؟/ (مشترکہ غلام کا ایک مالک اگر) اپنا حصہ آزاد کرتا ہے (تو ......)۔/ سابقہ باب اور کوشش کا بیان۔/ (غلام) آزاد کرنے میں قرعہ ڈالنا۔/ وِلاء اس کیلئے ہے جس نے آزاد کیا۔/ پہلے باب سے متعلق، اور آزاد شدہ لونڈی کو اپنے خاوند کے متعلق اختیار۔/ ولاء کی بیع اور اس کا ہبہ کرنا منع ہے۔/ جو شخص اپنی نسبت اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف کرے (اس پر وعید) کے متعلق۔/ مالک جب اپنے غلام کو مارے تو اسے آزاد کردے۔/ جو شخص اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے، اس کی سزا کا بیان/ غلاموں پر طعام اور لباس کے معاملہ میں احسان کرنا اور ان کو ان کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہ دینا۔/ غلام کا اجر وثواب جب کہ وہ اپنے سردار سے خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت بھی اچھی طرح بجالائے۔/ (مالک کی موت کے بعد) مدبر غلام کی فروخت کے متعلق، جب اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو۔

خرید وفروخت کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 220 سے صفحہ نمبر 244 تک)

/اناج اناج کے بدلے (ایک جنس سے) برابر برابر وزن سے ہو۔/قبضہ کر لینے سے پہلے گندم کی بیع منع ہے۔/ڈھیر کئے مال کو خریدنے کے بعد (آگے بیچنے کیلئے) اس کی جگہ تبدیل کرنے کے متعلق۔/ماپے ہوئے اناج کو ڈھیر کے ساتھ بیچنے کے متعلق۔/ کھجور کی بیع برابر برابر حساب سے۔/ کھجور کا ڈھیر (وزن غیر معلوم) کو معلوم الوزن کھجور کے بدلے بیچنے کے متعلق۔/پکنے سے پہلے پھل کو نہ بیچا جائے۔/ پھل کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے کی ممانعت۔/ بیع مزابنہ کی ممانعت۔/عرایا کی بیع اس کے اندازہ سے جائز ہے۔/عرایا کی بیع کتنی مقدار تک جائز ہے۔/پھل کی بیع میں آفت آجائے تو کیا کیا جائے؟/پچھلے باب سے متعلق اور (آفت کے وقت) قرض خواہوں کو اتنا لینا چاہیئے جتنا (مقروض) کے پاس ہو۔/جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس درخت پر پھل موجود ہو (تو وہ پھل کس کو ملے گا خریدنے والے کو یا بیچنے والے کو؟)۔/بیع مخابرہ اور محاقلہ کے بیان میں۔/ کئی سالوں کے لئے بیع منع ہے۔/دو غلاموں کے بدلہ میں ایک غلام کی بیع جائز ہے۔/بیع مصراۃ کی ممانعت کا بیان۔ (مصرات سے مراد دودھ والا جانور ہے جس کا دودھ کچھ وقت تک روک لیا گیا ہوتا کہ دودھ زیادہ نظر آئے)۔/جس کا کھانا حرام ہے اس کی بیع حرام ہے۔/شراب کی بیع حرام ہے۔/مردار، بتوں اور خنزیروں کی بیع حرام ہے۔/کتے کی قیمت، رنڈی (فلمسٹار، ہیرو اور ہیروئن اور چکلے والے اور چکلے والی وغیرہ سب) کی خرچی اور نجومی کی مٹھائی لینا منع ہے۔/بلی کی قیمت لینا منع ہے۔/پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔/پچھنے لگانے والی کی اجرت کے جائز

ہونے کا بیان ۔/ بیع ''حَبَلِ الْحَبَلَةِ'' کے متعلق ۔/ بیع ''ملامسہ'' اور ''منابذہ'' منع
ہے ۔/ کنکری کی بیع (جتنی چیزوں کو کنکری لگے) اور دھوکہ کی بیع کے متعلق / نجش
(چڑھتی کی) بیع منع ہے ۔/ بھائی کے سودے پر سودا کرنا منع ہے ۔/ مال (بازار میں
آنے سے پہلے) راستہ میں جا کر لینا منع ہے ۔/ شہروالا، باہر (سے آنے) والے کا
مال نہ بیچے ۔/ ذخیرہ اندوزی کرنا (کہ مزید قیمت چڑھے) منع ہے ۔/ بیع خیار ۔
(سودا منسوخ کرنے کا اختیار کب تک ہے) ۔/ اسی سے متعلق اور خرید و فروخت
میں سچائی اور حقیقت حال کے بیان کے متعلق ۔/ جو لوگوں سے بیع میں دھوکا کھا جاتا
ہے، اس کا بیان ۔/ (نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ) جو شخص دھوکہ
دے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔/ سونے کی بیع چاندی کے ساتھ جائز
ہے ۔/ سونے کی بیع سونے کیساتھ، چاندی کی بیع چاندی کیساتھ، گندم کی بیع گندم
کیساتھ اور ہر اس چیز کی بیع جس میں سود ہو برابر برابر اور دست بدست جائز ہے ۔/
سونے کی بیع چاندی کیساتھ ادھار منع ہے ۔/ ایک دینار کو دو دینار کے بدلے اور
ایک درہم کو دو درہم کے بدلے نہ بیچو ۔/ جس ہار میں سونا اور نگینے ہوں اس کو (اسی
حالت میں) سونے کے بدلے بیچنے کے متعلق ۔/ نقد کی بیع میں بھی سود ثابت ہوتا
ہے ۔/ سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت ہے ۔/ واضح حلال کو لینا چاہیئے
اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔/ جس نے کسی کا قرضہ دینا ہو اور اس سے
بہتر دیدے اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادائیگی کرے ۔/ بیع میں قسم
اٹھانے کی ممانعت ۔/ اونٹ بیچتے وقت اس پر سوار ہونے کا استثناء کرنا جائز ہے ۔/
قرض میں سے کچھ معاف کر دینا ۔/ طاقتور کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور
حوالہ کا بیان ۔/ تنگ دست کو مہلت دینے اور معاف کر دینے کے متعلق ۔/ جو شخص
مفلس کے پاس بعینہ اپنا مال موجود پائے (تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہے) ۔/ بیع

اور رہن کے بارے میں۔/ پھلوں میں سلف کرنا (یعنی ادھار بیع کرنا)۔/ شفعہ کا بیان۔/ ہمسائے کی دیوار میں لکڑی (شہتیر، گاڈر وغیرہ) رکھنا۔/ جو آدمی بالشت جتنی زمین بطور ظلم لے لیتا ہے تو (قیامت میں) سات زمینیں گلے کا ہار ہوں گی۔/ جب راستہ کے بارے میں اختلاف ہو تو سات ہاتھ چوڑا ان رکھ لو۔

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کھیتی باڑی کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 245 سے صفحہ نمبر 248 تک)

/ زمین کو کرایہ پر دینے کی ممانعت میں۔/ گندم (مقررہ) کے ساتھ زمین کرایہ پر دینا۔/ سونے اور چاندی کے بدلہ میں زمین کرایہ پر دینا۔/ ٹھیکہ پر زمین دینا۔/ (کسی کو) زمین مفت دے دینا۔/ پانی پلانے اور زمین کا معاملہ کھیتی اور پھل کی مقدار کے بدلے۔/ جس نے درخت لگایا (اس کا ثواب)۔/ ضرورت سے زیادہ پانی بیچنے کے متعلق۔/ ضرورت سے زیادہ پانی اور گھاس روکنے کے بارے میں۔/ ضرورت سے زیادہ پانی بیچنے کے متعلق/۔ ضرورت سے زیادہ پانی اور گھاس روکنے کے بارے میں۔

وصیت اور صدقہ وغیرہ کے متعلق

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 249 سے صفحہ نمبر 253 تک)

اس شخص کو وصیت کا شوق دلانا جس کے پاس وصیت کے قابل کوئی چیز ہو۔ ایک تہائی سے زیادہ وصیت نہ کی جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وصیت کہ مشرکوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دو اور سفیروں کیساتھ اچھا برتاؤ کرو صدقہ واپس لینے کی ممانعت (ہے)۔ جس نے اپنی ساری اولاد میں سے ایک کو کچھ عطیہ دیا۔ جو آدمی کسی کو اس کی ساری زندگی تک کسی چیز کا عطیہ دیتا ہے۔

وراثت کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 254 سے صفحہ نمبر 256 تک)

/ مسلمان، کافر کا اور کافر، مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔/ حصہ داروں کو ان کے حصے دے دو۔/ کلالہ (جس میت کا نہ باپ ہو اور نہ اولاد) کے ورثے کا بیان۔/ اس بارے میں کہ کلالہ والی آیت سب سے آخر میں اتری۔/ جس نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

زکوۃ کے مسائل

باب: زکوۃ کے فرض ہونے کا بیان۔

501: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سیدنا معاذ بن جبلؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے (یمن کی طرف حاکم کر کے) بھیجا تو فرمایا: تم کچھ اہل کتاب لوگوں سے ملو گے تو ان کو اس بات کی گواہی کی طرف بلانا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اللہ کا بھیجا ہوا ہوں، اگر وہ اس کو مان لیں تو ان کو یہ بات بتلانا کہ اللہ نے ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو ان کو یہ بات بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے، جو ان کے مالداروں سے لے کر پھر انہی کے فقیروں اور محتاجوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو آگاہ رہو کہ ان کے عمدہ مال نہ لینا (یعنی زکوۃ میں متوسط جانور لینا، عمدہ دودھ والا اور پر گوشت فربہ چھانٹ کر نہ لینا) اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی روک نہیں۔

باب: اموال (کی مقدار) کا بیان جن پر زکوۃ فرض ہے یعنی نقدی، کھیتی اور جانور۔

502: سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: غلہ اور کھجور میں زکوۃ نہیں جب تک کہ پانچ وسق (بیس من) تک نہ ہو اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ (52.50 تولے) سے کم چاندی میں زکوۃ ہے۔

باب: جس (مال) میں عشر یا عشر کا نصف ہے اس کا بیان۔

503: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ

وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جس (کھیت) میں نہروں اور بارش (کے ذریعے) سے پانی دیا جائے اس میں عشر (یعنی دسواں حصہ) زکوۃ ہے اور جو اونٹ لگا کر سینچی جائے اس میں نصف العشیر (یعنی بیسواں حصہ زکوۃ) فرض ہے

باب: مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں۔

504: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوۃ (فرض) نہیں۔

باب: زکوۃ (سال سے) پہلے ادا کر دینا اور زکوۃ نہ دینے کے متعلق۔

505: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا عمرؓ کو زکوۃ وصول کرنے کو بھیجا۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا) عباس، ان لوگوں نے زکوۃ نہیں دی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل تو اس کا بدلہ لیتا ہے کہ وہ محتاج تھا اور اللہ نے اس کو امیر کر دیا اور خالدؓ پر تم زیادتی کرتے ہو اس لئے کہ اس نے تو زرہیں اور ہتھیار تک اللہ کی راہ میں دیدیئے ہیں (یعنی پھر زکوۃ کیوں نہ دے گا) اور رہے عباسؓ تو ان کی زکوۃ اور اتنی ہی مقدار اور میرے ذمہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرؓ! کیا تم نہیں جانتے کہ چچا تو باپ کے برابر ہے۔

باب: اس آدمی کے بارے میں جو زکوۃ ادا نہیں کرتا۔

506: سیدنا ابو ذرؓ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم وہی نقصان والے

ہیں۔تب میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر فدا ہوں، وہ کون (لوگ) ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بہت مال والے ہیں۔مگر جس نے خرچ کیا ادھر اور ادھر اور جدھر مناسب ہوا اور دیا آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے اور بائیں سے اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں۔(یعنی جہاں دین کی تائید اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مرضی دیکھی وہاں بلا تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ، گائے اور بکری والا ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا تو قیامت کے دن وہ جانور، جیسے دنیا میں تھے اس سے زیادہ موٹے اور چربیلے ہو کر آئیں گے اور اپنے سینگوں سے اس کو ماریں گے، اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے۔جب ان جانوروں میں سب سے پچھلا گزر جائے گا تو آگے والا پھر اس پر آ جائے گا۔اور جب تک بندوں کا فیصلہ نہ ہو جائے، اس کو یہی عذاب ہوتا رہے گا۔

507: سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی چاندی یا سونے کا مالک ایسا نہیں کہ اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہو گا کہ اس کیلئے آگ کی چٹانوں کے پرت بنائے جائیں گے اور وہ جہنم کی آگ میں گرم کئے جائیں گے جس سے اس کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ داغی جائے گی۔جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے تو پھر گرم کئے جائیں گے۔اس وقت جبکہ دن پچاس ہزار برس کے برابر ہے، بندوں کا فیصلہ ہونے تک اس کو یہی عذاب ہو گا اور یہاں تک کہ اس کی راہ جنت یا دوزخ کی طرف نکلے۔آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! پھر اونٹ (والوں) کا کیا حال ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو اونٹ والا اپنے اونٹوں کا حق نہیں دیتا

اور اس کے حق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دودھ دوھ کر غریبوں کو بھی پلائے جس دن ان کو پانی پلائے (عرب کا معمول تھا کہ تیسرے یا چوتھے دن اونٹوں کو پانی پلانے لے جاتے وہاں مسکین جمع رہتے اونٹوں کے مالک ان کو دودھ دوھ کر پلاتے حالانکہ یہ واجب نہیں ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اونٹوں کا ایک حق اس کو بھی قرار دیا ہے) جب قیامت کا دن ہو گا تو وہ ایک ہموار زمین پر اوندھا لٹایا جائے گا اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہو کر آئیں گے کہ ان میں سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا اور اس کو اپنے کھروں سے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے۔ پھر جب ان میں کا پہلا جانور روندتا چلا جائے گا تو پچھلا آ جائے گا۔ یونہی سدا عذاب ہوتا رہے گا سارا دن جو کہ پچاس ہزار برس کا ہو گا یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو جائے اور پھر اس کی جنت یا دوزخ کی طرف کچھ راہ نکلے۔ پھر عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! گائے بکری کا کیا حال ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی گائے بکری والا ایسا نہیں جو اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن ہو گا تو وہ ایک ہموار زمین پر اوندھا لٹایا جائے گا اور اُن گائے بکریوں میں سے سب آئیں گی، کوئی باقی نہ رہے گی اور ایسی ہوں گی کہ ان میں سینگ مڑی ہوئی نہ ہوں گی نہ بے سینگ اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی اور آ کر اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی۔ جب اگلی اس پر سے گزر جائے گی تو پچھلی پھر آئے گی، یہی عذاب اس کو پچاس ہزار برس کے سارے دن میں ہوتا رہے گا یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو جائے اور پھر جنت یا دوزخ کی طرف اس کی کوئی راہ نکلے۔ پھر عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اور گھوڑے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک اپنے مالک پر بار (یعنی وبال) ہے، دوسرا اپنے مالک کا عیب ڈھانپنے والا ہے اور تیسرا اپنے مالک

کیلئے ثواب کا سامان ہے۔اب اس وبال والے گھوڑے کا حال سنو جو اس لئے باندھا گیا ہے کہ لوگوں کو دکھائے اور لوگوں میں بڑھکیں مارے اور مسلمانوں سے عداوت کرے، سو یہ اپنے مالک کے حق میں وبال ہے۔اور وہ جو عیب ڈھانپنے والا ہے وہ گھوڑا ہے کہ اس کو اللہ کی راہ میں باندھا ہے (یعنی جہاد کیلئے) اور اس کی سواری میں اللہ کا حق نہیں بھولتا اور نہ اس کے گھاس چارہ میں کمی کرتا ہے، تو وہ اس کا عیب ڈھانپنے والا ہے۔اور جو ثواب کا سامان ہے اس کا کیا کہنا کہ وہ گھوڑا ہے جو اللہ کی راہ میں اور اہل اسلام کی مدد اور حمایت کیلئے کسی چراگاہ یا باغ میں باندھا گیا ہے۔ پھر اس نے اس چراگاہ یا باغ سے جو کھایا اس کی گنتی کے موافق نیکیاں اس کے مالک کیلئے لکھی گئیں اور اس کی لید اور پیشاب تک نیکیوں میں لکھا گیا۔اور جب وہ اپنی لمبی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلوں پر چڑھ جاتا ہے تو اس کے قدموں اور اس کی لید کی گنتی کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔اور جب اسکا مالک کسی ندی پر سے گزرے اور وہ گھوڑا اس میں سے پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کا پلانے کا ارادہ بھی نہ تھا، تب بھی اس کیلئے ان قطروں کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو اس نے پیے ہیں۔(یہ ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے میں ہے پھر جب پانی پلانے کے ارادہ سے لے جائے تو کیا کچھ ثواب نہ پائے گا) پھر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! گدھے کا حال بیان فرمایئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ گدھوں کے بارے میں میرے اوپر کوئی حکم نہیں اترا سوائے اس آیت کے جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے کہ ''جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے (قیامت کے دن) دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا''۔

باب: خزانہ جمع کرنے والوں اور ان پر سخت سزا کے بیان میں۔

508: احنف بن قیس کہتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ

سیدنا ابوذرؓ آئے اور کہنے لگے کہ بشارت دو خزانہ جمع کرنے والوں کو ایسے داغوں کی جو ان کی پیٹھوں پر لگائے جائیں گے اور ان کی کروٹوں سے نکل جائینگے۔ اور ان کی گدیوں میں لگائے جائینگے تو ان کی پیشانیوں سے نکل آئیں گے۔ پھر ابوذر صا ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ سیدنا ابوذرؓ ہیں۔ میں ان کی طرف کھڑا ہوا اور کہا کہ یہ کیا تھا جو میں نے ابھی ابھی سنا کہ آپ کہہ رہے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں وہی کہہ رہا تھا جو میں نے ان کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا۔ پھر میں نے کہا کہ آپ اس عطا کے بارے میں (یعنی جو مالِ غنیمت سے امراء مسلمانوں کو دیا کرتے ہیں) کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ تم اس کو لیتے رہو کہ اس میں ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ پھر جب یہ تمہارے دین کی قیمت ہو جائے تب چھوڑ دینا

(یعنی دینے والے تم سے مداہنت فی الدین چاہیں تو نہ لینا)۔

باب: زکوۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرنے کا حکم۔

509: سیدنا جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ دیہات کے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ بعض تحصیلدار (زکوۃ وصول کرنے والے) ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ (یعنی جانور اچھے سے اچھا لیتے ہے حالانکہ متوسط لینا چاہیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے تحصیلداروں کو راضی کر دیا کرو (یعنی اگرچہ وہ تم پر زیادتی بھی کریں) سیدنا جریرؓ نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ سنا تب سے کوئی تحصیلدار میرے پاس سے نہیں گیا مگر خوش ہو کر۔

باب: صدقہ لانے والے کیلئے دعا کرنا۔

510: سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی قوم صدقہ لاتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کیلئے فرماتے تھے کہ اے اللہ! ان پر رحمت فرما۔ پھر میرے والد ابو اوفی صدقہ لے کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! ابو اوفی کی آل پر رحمت فرما۔

باب: اس آدمی کو عطیہ دینا جس کے ایمان میں خطرہ ہو۔

511: سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کچھ مال بانٹا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! فلاں کو دیجئے کہ وہ مومن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یا وہ مسلمان ہے۔ میں نے تین بار یہی کہا کہ وہ مومن ہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہر بار یہی فرمایا کہ "یا مسلمان ہے" پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں ایک شخص کو دیتا ہوں حالانکہ دوسرے کو اس سے زیادہ چاہتا ہوں اس ڈر سے (اس شخص کو دیتا ہوں) کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں نہ گرا دے۔

باب: جن کے دل اسلام کی طرف راغب ہیں، ان کو دینا اور مضبوط ایمان والوں کو چھوڑ دینا۔

512: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب حنین کا دن ہوا تو (قبیلہ) ہوازن اور غطفان اور دوسرے قبیلوں کے لوگ اپنی اولاد اور جانوروں کو لے کر آئے اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ دس ہزار غازی تھے اور مکہ کے لوگ (جو فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے تھے) بھی، جن کو طلقاء کہتے ہیں۔ پھر یہ سب ایک بار پیٹھ دے گئے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اکیلے رہ گئے۔ سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ اس

دن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دو آوازیں دیں کہ ان کے بیچ میں کچھ نہیں کہا، پہلے دائیں طرف منہ کیا اور پکارا کہ اے گروہِ انصار! تو انصار نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم حاضر ہیں اور آپ خوش ہوں کہ ہم آپ کیساتھ ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بائیں طرف منہ کیا اور پکارا کہ اے گروہِ انصار! تو انہوں نے پھر جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم حاضر ہیں اور آپ خوش ہوں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس دن ایک سفید خچر پر سوار تھے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اترے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں (مقامِ بندگی سے بڑھ کر کوئی فخر کا مقام نہیں شیخ اکبر نے اس کی خوب تصریح کی ہے کہ مقام عبدیت انبیاء کے واسطے خاص ہے اور کسی کو اس مقام میں مشارکت نہیں۔ سبحان اللہ اللہ کا بندہ ہونا اور اس کا رسول ہونا کتنی بڑی نعمت ہے) اور رسول ہوں۔ پس مشرک شکست کھا گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بہت زیادہ مالِ غنیمت ہاتھ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سب مہاجرین اور مکہ کے لوگوں میں تقسیم کر دیا اور انصار کو اس میں سے کچھ نہ دیا۔ تب انصار نے کہا کہ مشکل گھڑی میں تو ہم بلائے جاتے ہیں اور لوٹ کا مال اوروں کو دیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ خبر ہوئی تو آپ نے انہیں ایک خیمہ میں اکٹھا کیا اور فرمایا کہ اے گروہِ انصار! یہ کیسی بات ہے جو مجھے تم لوگوں سے پہنچی ہے؟ تب وہ چپ ہو رہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے گروہِ انصار! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ لوگ دنیا لے کر چلے جائیں اور تم محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو اپنے گھروں میں لے جاؤ؟ انہوں نے کہا کہ بیشک اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم راضی ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ ایک گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں تو میں انصار کی

گھاٹی کی راہ لوں گا۔ ہشام (سیدنا انس کے شاگرد) نے کہا کہ میں نے کہا کہ اے ابوحمزہ! تم اس وقت حاضر تھے؟ تو انہوں نے کہ کہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چھوڑ کر کہاں جاتا؟

513: سیدنا رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابو سفیان، صفوان، عُیینہ اور اقرع بن حابس ' کو سو سو اونٹ دیئے اور عباس ؓبن مرداس کو کچھ کم دیئے تو عباسؓ نے یہ اشعار کہے: (ترجمہ) "آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جس کا نام عبید تھا عُیینہ اور اقرع کے بیچ میں مقرر فرماتے ہیں حالانکہ عُیینہ اور اقرع دونوں مرداس سے (یعنی مجھ سے) کسی مجمع میں بڑھ نہیں سکتے اور میں ان دونوں سے کچھ کم نہیں ہوں۔ اور آج جس کی بات نیچے ہو گئی وہ پھر اوپر نہ ہوگی۔ سیدنا رافعؓ کہتے ہیں کہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے سو اونٹ پورے کر دیئے۔

514: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ سیدنا علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس یمن سے کچھ سونا ایک چمڑے میں رکھ کر بھیجا جو ببول کی چھال سے رنگا ہوا تھا اور ابھی (وہ سونا) مٹی سے جدا نہیں کیا گیا تھا۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، عیینہ بن حصن، اقرع بن حابس، زید (عرف) خیل اور چوتھا علقمہ یا عامر بن طفیل'۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی شخص نے کہا کہ ہم اس مال کے ان سے زیادہ مستحق ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم مجھے امانتدار نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں اُس کا امانتدار ہوں جو آسمانوں کے اوپر ہے اور میرے پاس آسمان کی خبر صبح و شام آتی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، جس کے رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں، ابھری ہوئی پیشانی، گھنی

ڈاڑھی ،سر منڈا ہوا، اونچی ازار باندھے ہوئے تھا، کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اللہ سے ڈرو۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جواب دیا کہ تیری خرابی ہو، کیا میں ساری زمین والوں میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا نہیں ہوں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص چلا گیا۔ سیدنا خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو“ (معلوم ہوا کہ وہ اکثر حاضر باش خدمت مبارک بھی نہ تھا ورنہ ایسی حرکت سرزد نہ ہوتی) سیدنا خالدؓ بولے کہ بہت سے نمازی ایسے (منافق ہوتے ہیں) ہیں جو زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو اُن کے دل میں نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے یہ حکم نہیں دیا کہ میں کسی کا دل چیر کر دیکھوں اور نہ یہ (حکم دیا) کہ میں ان کے پیٹ چیروں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا جب کہ وہ پیٹھ موڑے جا رہا تھا، اور کہا کہ اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن کو اچھی طرح پڑھیں گے حالانکہ وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ لوگ دین سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے کہ تیر شکار (کے جسم) سے پار نکل جاتا ہے (راوی کہتا ہے) میں گمان کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ بھی کہا کہ اگر میں اس قوم کو پا لوں تو میں انہیں قوم ثمود کی طرح قتل کر دوں۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپؐ کے اہل بیتؑ کیلئے صدقہ حلال نہیں۔

515: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ بن علیؓ نے ایک صدقہ کی کھجور لیکر اپنے منہ میں ڈالی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تھو تھو! اس کو پھینک دے کیا

تو نہیں جانتا کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

باب: صدقات کی وصولی پر آل نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مقرر کرنے کی کراہت۔

516: عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث کہتے ہیں کہ ربیعہؓ بن حارث اور عباسؓ بن عبدالمطلب دونوں جمع ہوئے اور کہا کہ اللہ کی قسم ہم ان دونوں لڑکوں (یعنی مجھے اور فضل بن عباس) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بھیج دیں، اور یہ دونوں جا کر عرض کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کو زکوٰۃ پر تحصیلدار بنا دیں۔ اور یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو لا کر ادا کر دیں جیسے اور لوگ ادا کرتے ہیں اور ان کو کچھ مل جائے جیسے اور لوگوں کو ملتا ہے۔ غرض یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سیدنا علیؓ بن ابی طالبؓ بھی آ کر ان کے پاس کھڑے ہو گئے تو ان دونوں نے سیدنا علیؓ سے اس کا ذکر کیا۔ سیدنا علیؓ نے کہا کہ انہیں مت بھیجو، کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایسا نہیں کریں گے۔ (اس لئے کہ آپ کو معلوم تھا کہ زکوٰۃ سیدوں کو حرام ہے) پس ربیعہ بن حارث سیدنا علیؓ کو بُرا کہنے لگے اور کہا کہ اللہ کی قسم تم ہمارے ساتھ حسد سے ایسا کرتے ہو۔ اور اللہ کی قسم کہ تم نے جو شرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دامادی کا پایا ہے تو اس کا ہم تو تم سے کچھ حسد نہیں کرتے۔ تب سیدنا علیؓ نے کہا کہ اچھا ان دونوں کو بھیج دو۔ تو ہم دونوں گئے اور سیدنا علیؓ لیٹ رہے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظہر کی نماز پڑھ چکے تو ہم دونوں جلدی سے حجرے میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پہلے جا پہنچے اور حجرے کے پاس کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور ہم دونوں کے کان پکڑے (یہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفقت اور

ملاعبت تھی کہ لڑکے اس سے خوش ہوتے ہیں) اور فرمایا کہ ظاہر کرو جو تم دل میں چھپا کر لائے ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی حجرے میں گئے اور ہم بھی، اور اس دن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ پھر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم بیان کرو۔ غرض ایک نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے اور قرابت داروں سے سب سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں، اور ہم نکاح (کی عمر) کو پہنچ گئے ہیں۔ پھر ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں ان زکوتوں پر عامل بنا دیں کہ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تحصیل لا دیں جیسے اور لوگ لاتے ہیں اور ہمیں بھی کچھ مل جائے جیسے اوروں کو مل جاتا ہے۔ (تا کہ ہمارے نکاح کا خرچ نکل آئے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بڑی دیر تک چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ پھر کچھ کہیں، اور اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تھیں کہ اب کچھ نہ کہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ آلِ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے لائق نہیں یہ تو لوگوں کا میل ہے۔ (شاید یہ مثل یہیں سے ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتھوں کی میل ہے) تم میرے پاس محمیہؓ (یہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خزانچی کا نام تھا) جو خمس پر مقرر تھے اور نوفل صبن حارث بن عبدالمطلب کو بلا لاؤ۔ راوی نے کہا کہ پھر یہ دونوں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے محمیہ سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو تو انہوں نے اپنی لڑکی ان سے بیاہ دی۔ اور نوفل بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے (یعنی عبدالمطلب بن ربیعہ سے، جو راوی حدیث ہیں) بیاہ دو تو انہوں نے اپنی لڑکی میرے نکاح میں دے دی۔ اور محمیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کا مہر خمس سے اتنا اتنا ادا کر دو۔ زہری نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبداللہ بن عبداللہ

نے مہر کی تعداد بیان نہیں کی۔

باب: جو صدقہ کے مال سے بطور ہدیہ آل نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے بھیجا جائے، وہ مباح ہے۔

517: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کچھ گوشت ہدیہ دیا جو کہ اس کو کسی نے صدقہ میں دیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لے لیا اور فرمایا کہ ان کیلئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

518: سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے صدقہ کی ایک بکری بھیجی تو میں نے اس میں سے تھوڑا گوشت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں مگر نسیبہ (یعنی اُمّ عطیہ) نے ہمارے پاس اس بکری میں سے گوشت بھیجا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے پاس بطور صدقہ کے بھیجی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنی جگہ پہنچ گئی۔ (یعنی ان کے لئے صدقہ تھا اب ہمارے لئے ہدیہ ہے)۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہدیہ قبول کرنا اور صدقہ واپس کر دینا۔

519: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کھانا آتا تو پوچھ لیتے، اگر ہدیہ ہوتا تو کھاتے اور اگر صدقہ ہوتا تو نہ کھاتے۔

صدقہء فطر کا بیان

باب: مسلمانوں پر کھجور یا ''جو'' سے صدقہ فطر ادا کرنے کا بیان۔

520: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت پر جو مسلمان ہو۔

باب: صدقہ فطر، کھانے، پنیر اور منقہ (خشک انگور) سے ادا کرنے کا بیان۔

521: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع گندم یا ایک صاع پنیر یا 'جو' یا کھجور یا انگور نکالتے تھے پھر جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو یا عمرہ کو آئے تو لوگوں سے منبر پر (کھڑے ہو کر) وعظ کیا اور اس میں کہا میرا خیال ہے کہ شام کی گندم کے دو مُد (یعنی نصف صاع) ایک صاع کھجور کے برابر ہوتا ہے۔ (یعنی قیمت میں) سو لوگوں نے اس کو لے لیا۔ اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو وہی نکالتا رہوں گا جو نکالتا تھا (یعنی ایک صاع) جب تک جیوں گا۔ (سبحان اللہ یہ اتباع تھا حدیث کا اور نفرت تھی رائے اور قیاس سے)۔

باب: نماز (عید) سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم۔

522: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے نماز (عید) کو نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔

باب: صدقہ کرنے میں ترغیب دلانا۔

523: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ آرزو نہیں ہے کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لئے سونا ہو جائے اور تین دن سے زیادہ

میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہے مگر یہ کہ وہ دینار اپنے کسی قرض خواہ کو دینے کیلئے بچا رکھوں۔

524: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ دو اور استغفار کرو، کیونکہ میں نے دیکھا کہ جہنم میں زیادہ تعداد میں عورتیں ہیں۔ ایک عقلمند عورت بولی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا سبب ہے، عورتیں کیوں زیادہ جہنم میں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لعنت بہت کرتی ہیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ میں نے عقل اور دین میں کم اور عقلمند کو بے عقل کرنے والی تم سے زیادہ کسی کو نہ دیکھا۔ وہ عورت بولی کہ ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ عقل کی کمی تو اس سے معلوم ہوتی ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے۔ اور دین میں کمی یہ ہے کہ عورت کئی دن تک (ہر مہینے میں حیض کی وجہ سے) نماز نہیں پڑھتی اور رمضان میں (حیض کے دنوں میں) روزے نہیں رکھتی۔

باب: (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے پر شوق دلانا۔

525: سیدنا ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! خرچ کر کہ میں بھی تیرے اوپر خرچ کروں اور (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے) فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔

باب: قبل اس کے کہ کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے، صدقہ کی ادائیگی میں رغبت دلانا۔

526: سیدنا حارثہ بن وھبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو

سنا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ صدقہ دو۔قریب ہے کہ ایسا وقت آ جائے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر نکلے گا اور جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا کہ اگر تم کل لاتے تو میں لے لیتا مگر آج تو مجھے ضرورت نہیں ہے۔غرض کوئی نہ ملے گا جو اسے قبول کر لے۔

527: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: صلی اللہ علیہ والہ وسلم قیامت کے قریب] زمین اپنے جگر پاروں کو باہر ڈال دے گی جیسے بڑے بڑے ستون ہوتے ہیں، سونے سے اور چاندی سے۔پھر قاتل آئے گا اور کہے گا کہ اسی کیلئے میں نے خون کیا تھا۔اور رشتہ داری کاٹنے والا آئے گا اور کہے گا کہ اسی کیلئے میں نے اپنی رشتے داری توڑلی۔اور چور آئے گا اور کہے گا اسی کے واسطے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔پھر سب کے سب اسے چھوڑ دیں گے اور کوئی اس میں سے کچھ نہ لے گا۔

باب: خاوند اور اولاد پر صدقہ کرنا۔

528: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! صدقہ دو اگر چاہے زیور سے ہو۔انہوں نے کہا کہ پھر میں اپنے شوہر عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئی اور میں نے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دیں، سو تم جا کر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھو کہ اگر میں تم کو دیدوں اور صدقہ ادا ہو جائے تو خیر ورنہ اور کسی کو دیدوں گی۔تو عبداللہؓ نے کہا کہ تم ہی جا کر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھو۔پھر میں آئی اور ایک انصاری عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دروازے پر کھڑی تھی، اس کا بھی یہی کام تھا جو میرا تھا۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا رُعب بہت تھا۔سیدنا بلالؓ نکلے

تو ہم نے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان کو خبر دو کہ دو عورتیں دروازے پر پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے شوہروں اور ان یتیموں کو دیں جن کو وہ پالتے ہیں، کو صدقہ دیں تو ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ نہ بتانا کہ ہم لوگ کون ہیں۔ سیدہ زینب نے کہا کہ سیدنا بلالؓ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کون ہیں؟ تو سیدنا بلالؓ نے عرض کیا کہ ایک انصار کی عورت ہے اور دوسری زینب رضی اللہ عنہا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کون سی زینب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ عبداللہؓ کی بیوی۔ تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا بلالؓ سے فرمایا کہ ان کو اس میں دوگنا ثواب ہے۔ ایک تو قرابت والوں سے سلوک کرنے کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

باب: قریبی رشتہ داروں میں خرچ کرنا۔

529: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ انصاریؓ مدینہ میں بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال ان کا بیرحاء ایک باغ تھا، جو مسجد نبوی کے آگے تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس میں جاتے اور اس کا میٹھا پانی پیتے تھے۔ سیدنا انسؓ نے کہا کہ جب یہ آیت اتری کہ ”نہ پہنچو گے تم نیکی کی حد کو جب تک کہ نہ خرچ کرو گے اپنی محبوب چیزوں کو اللہ کی راہ میں“ تو سیدنا ابوطلحہؓ نے کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”تم نیکی کی حد کو نہ پہنچو گے جب تک اپنے محبوب مال نہ خرچ کرو“ اور میرے سب مالوں سے زیادہ محبوب بیرحاء ہے، وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور میں اللہ سے اس کے ثواب اور آخرت میں اس کے ذخیرہ ہو جانے کا امیدوار ہوں۔ سو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کو جہاں چاہیں رکھ دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بڑے نفع کا

مال ہے۔ یہ تو بڑے نفع کا مال ہے۔ میں نے سنا جو تم نے کہا اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دو۔ پھر اس کو سیدنا ابوطلحہؓ نے اپنے عزیزوں اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔

باب: ماموؤں پر صدقہ کرنا۔

530: سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ میں ایک لونڈی آزاد کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسے اپنے ماموں کو دیدیتیں تو تمہارے لئے زیادہ اجر کا باعث بنتا۔

باب: مشرکہ ماں سے صلہ رحمی کرنا۔

531: سیدہ اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ وہ مشرکہ ہے) تو کیا میں اس سے سلوک اور احسان کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔

باب: فوت شدہ والدہ کی طرف سے صدقہ کرنا۔

532: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں فوراً مر گئی اور وصیت نہ کرنے پائی، اگر بولتی تو صدقہ دیتی۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو اسے ثواب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

باب: ضرورت مندوں پر صدقہ کرنے کی ترغیب اور اچھا طریقہ جاری کرنے والے کا ثواب۔

533: سیدنا جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ دن کے شروع حصہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس تھے۔ کچھ لوگ آئے جو ننگے پیر، ننگے بدن، گلے میں چمڑے کی چادریں پہنی ہوئیں، اپنی تلواریں لٹکائی ہوئیں، اکثر بلکہ سب ان میں قبیلہ مضر کے لوگ تھے۔ ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرہ مبارک بدل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اندر آگئے پھر باہر آئے۔ (یعنی پریشان ہو گئے، سبحان اللہ کیا شفقت تھی اور کیسی ہمدردی تھی) اور سیدنا بلالؓ کو حکم فرمایا کہ اذان کہو پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا اور یہ آیت پڑھی کہ اے لوگو! اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے بنایا (اس لئے پڑھی کہ معلوم ہو کہ سارے بنی آدم آپس میں بھائی بھائی ہیں) .... آخر آیت تک۔ پھر سورۂ حشر کی یہ آیت پڑھی کہ ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور غور کرو کہ تم نے اپنی جانوں کیلئے آگے کیا بھیج رکھا ہے جو کل (قیامت کے دن تمہارے) کام آئے۔ (پھر صدقات کا بازار گرم ہو گیا) کسی نے اشرفی دی، کسی نے درہم کسی نے ایک صاع گیہوں اور کسی نے ایک صاع کھجور دینا شروع کی، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ٹکڑا بھی کھجور کا ہو (تو وہ بھی بطور صدقہ کے لاؤ)۔ پھر انصار میں سے ایک شخص تھیلی لایا کہ اس کا ہاتھ تھکا جاتا تھا بلکہ تھک گیا تھا۔ پھر تو لوگوں نے تار باندھ لیا یہاں تک کہ میں نے دو ڈھیر دیکھے کھانے اور کپڑے کے یہاں تک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرہ مبارک کو میں دیکھتا تھا کہ چمکنے لگا تھا گویا کہ سونے کا ہو گیا ہو جیسے کندن۔ پھر رسول اللہ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کی نیک کام کی ابتداء کرے (یعنی کتاب و سنت کی بات) اس کیلئے اپنے عمل کا بھی ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد عمل کریں (اس کی دیکھا دیکھی) ان کا بھی ثواب ہے بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا کچھ ثواب گھٹے۔ اور جس نے اسلام میں آ کر بُری چال ڈالی (یعنی جس سے کتاب و سنت نے روکا ہے) تو اسکے اوپر اس کے عمل کا بھی بار ہے اور ان لوگوں کا بھی جو اس کے بعد عمل کریں بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا کچھ بار گھٹے۔

باب: مسکینوں اور مسافروں پر صدقہ کرنے کے بارے میں۔

534: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے میدان میں بادل میں سے یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلا دے۔ (اس آواز کے بعد) بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا۔ ایک نالی وہاں کی نالیوں میں سے بالکل لبالب ہوگئی۔ سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا، اچانک ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے اِدھر اُدھر کرتا ہے۔ اس نے باغ والے مرد سے کہا کہ اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا فلاں نام ہے، وہی نام جو بادل میں سنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا کہ اے اللہ کے بندے! تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا کہ میں نے بادل میں سے ایک آواز سنی، کوئی کہہ رہا تھا کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلا دے، صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور اس کہنے والے نے] تیرا نام لیا۔ سو تو اس باغ میں اللہ تعالیٰ کے احسان کی کیا شکر گزاری کرتا ہے؟ باغ والے نے کہا کہ جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں بیان کرتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں جو اس باغ سے آمدنی ہوتی ہے، اس کا ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں اور ایک تہائی میرے بیوی بچے کھاتے ہیں اور ایک تہائی باغ پر لگاتا ہوں۔ (حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی

حصہ اللہ کی راہ میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پانی برساتے ہیں ایک ہی مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم برستا ہے)۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں، سائلوں اور مسافروں میں صرف کرتا ہوں۔

باب: (صدقہ کر کے) دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کرو۔

535: سیدنا عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جہنم کا ذکر فرمایا اور ناپسندیدگی سے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ پھر فرمایا کہ آگ (جہنم کی آگ) سے بچو۔ پھر ناپسندیدگی سے منہ پھیر لیا، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس (نارِ جہنم) کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے بچو (اگر جہنم سے بچنے کیلئے کوئی اور چیز نہ ہو تو) کھجور کے دانے کا ایک حصہ ہی ہو (وہی صدقہ کر کے بھی بچنا پڑے تو بچ جاؤ)۔ اگر کسی کو یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات ہی کہہ کر (ہی جہنم کی آگ سے بچو)۔

باب: دودھ والا جانور عاریۃً (صدقہ) تحفہ دینے کی ترغیب۔

(نوٹ:۔ امام منذری رحمہ اللہ نے صدقہ کا باب باندھا ہے جبکہ حدیث میں دودھ والا جانور عاریتاً تحفہ دینا مراد ہے۔ جب تک جانور دودھ دیتا ہے لینے والا اسے چارہ ڈالے بعد میں جانور واپس کر دے)۔

536: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک جو کسی گھر والوں کو ایسی اونٹنی دیتا ہے جو صبح اور شام ایک بڑا پیالہ بھر دودھ دیتی ہے تو اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

باب: پوشیدہ صدقہ کرنے کی فضیلت۔

537: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سات قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا (یعنی عرش کے نیچے) جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ایک تو حاکم منصف (جو کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کوتوال ہو)، دوسرے وہ جوان جو اللہ کی عبادت کیساتھ بڑھا ہو، تیسرے وہ شخص جسکا دل مسجد ہی میں لگا رہے، چوتھے وہ دو شخص جو آپس میں اللہ کے واسطے محبت کریں اور اسی کیلئے ملیں اور اسی کیلئے جدا ہوں، پانچویں وہ شخص (جو مرد ایسا متقی ہو) کہ اسے کوئی حسب نسب والی مالدار عورت زنا کیلئے بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (اور زنا سے باز رہے)، چھٹے وہ شخص جو صدقہ ایسے چھپا کر دے کہ دائیں کو خبر نہ ہو کہ بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا (اس عبارت میں اضطراب ہے۔صحیح یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے) ساتویں جو اللہ کو اکیلے میں یاد کرے اور اسکے آنسو ٹپک پڑیں (اللہ کی محبت یا خوف کی وجہ سے)

باب: تندرست اور حریص ہونے کی صورت میں صدقہ کرنے کی فضیلت۔

538: سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! افضل اور ثواب میں بڑا صدقہ کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو صدقہ دے اور تو تندرست اور حریص ہو محتاجی کا خوف کرتا ہو اور امیری کی امید رکھتا ہو۔اور تو یہاں تک صدقہ دینے میں دیر نہ کرے کہ جب جان (حلق یعنی) گلے میں آجائے تو کہنے لگے کہ یہ فلاں کا ہے، یہ مال فلاں کو دو اور وہ تو خود اب فلاں کا ہو چکا (یعنی تیرے مرتے ہی

وارث لوگ لے لیں گے)۔

باب: پاکیزہ کمائی سے صدقہ کی قبولیت اور اس کے بڑھنے کے بارے میں

539: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی پاکیزہ (حلال) کمائی سے ایک کھجور بھی صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر اس کی اس طرح تربیت کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچھڑے یا جوان اونٹنی کو پالتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ (ایک کھجور کا صدقہ) پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے یا اس سے بھی بڑھ جاتا ہے

540: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے (یعنی صفات حدوث اور صفات نقص و زوال سے) اور نہیں قبول کرتا مگر پاک مال (یعنی حلال کو) اور اللہ پاک نے مومنوں کو وہی حکم کیا جو مرسلین کو حکم کیا اور فرمایا کہ ”اے رسولوں کی جماعت! کھاؤ پاکیزہ چیزیں اور نیک عمل کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں“ اور فرمایا کہ ”اے ایمان والو کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تمہیں دیں“ پھر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لمبے لمبے سفر کرتا ہے، پراگندہ حال ہے، گرد و غبار میں بھرا ہے اور پھر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے رب، اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اور اس کی غذا حرام ہے پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو؟

باب: تھوڑے صدقہ کو حقیر نہ جاننے کا بیان۔

541: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی تم میں سے اپنے ہمسائے کو حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کا ایک کھر ہی دے۔ (یعنی نہ لینے والا اس کو حقیر سمجھ کر انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہو کر

دینے سے باز رہے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول ﴿الذین یلمزون المطوعین﴾ کے بیان میں

542: سیدنا ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہمیں صدقہ کا حکم دیا گیا، اور ہم بوجھ ڈھویا کرتے تھے۔ سیدنا ابو عقیلؓ نے آدھا صاع صدقہ دیا (یعنی سوا سیر)، اور ایک شخص نے اس سے زیادہ دیا۔ تو منافق کہنے لگے کہ اللہ کو اس کے صدقہ کی کچھ پرواہ نہیں ہے اور اس دوسرے نے تو صرف دکھانے کو ہی صدقہ دیا ہے۔ پھر یہ آیت اتری کہ ''جو لوگ طعن کرتے ہیں خوشی سے صدقہ دینے والے مومنوں کو اور ان لوگوں کو جو نہیں پاتے ہیں مگر اپنی مزدوری''۔

باب: جس نے صدقہ اور دیگر نیکی کے اعمال کو اکٹھا کر لیا۔

543: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک جوڑا خرچ کیا (یعنی دو پیسے یا دو روپیہ یا دو اشرفی) تو جنت میں اسے پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہاں آ تیرے لئے یہاں خیر و خوبی ہے۔ پھر جو نماز کا عادی ہے وہ نماز کے دروازہ سے پکارا جائے گا، اور جو جہاد کا عادی ہے وہ جہاد کے دروازہ سے پکارا جائے گا، اور جو صدقہ کا عادی ہے وہ صدقہ کے دروازہ سے پکارا جائے گا اور جو روزہ کا عادی ہے وہ روزہ کے دروازہ سے پکارا جائے گا۔ تو سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کسی کے تمام دروازوں سے پکارے جانے کی ضرورت تو نہیں ہے، پھر بھی کیا کوئی ایسا ہو گا جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اور میں (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہو گے۔

543م: سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ تم میں سے کون شخص آج روزہ دار ہے؟ سیدنا ابو بکرؓ نے کہا کہ میں ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ آج جنازہ کے ساتھ کون گیا ہے؟ سیدنا ابو بکرؓ نے کہا کہ میں گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ سیدنا ابو بکرؓ نے کہا کہ میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کون آج مریض کی عیادت کو گیا تھا؟ سیدنا ابو بکرؓ نے کہا کہ میں گیا تھا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سب کام ایک شخص میں جب جمع ہوتے ہیں تو وہ ضرور جنت میں جاتا ہے۔

باب: ہر نیکی صدقہ ہے۔

544: سیدنا حذیفہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

باب: سبحان اللہ کہنا، لا الہ الا اللہ کہنا اور دیگر نیکی کے کام، صدقہ ہیں۔

545: سیدنا ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ چند اصحاب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مال والے تو اجر و ثواب مال لوٹ لے گئے۔ اس لئے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور اپنے زائد مالوں میں سے صدقہ دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لئے بھی تو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحمید (یعنی الحمدللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، اچھی بات سکھانا صدقہ ہے، بُری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے حق زوجیت ادا

کرنے میں صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم میں سے کوئی اپنی شہوت سے حق زوجیت ادا کرے (یعنی اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے) تو کیا اس میں بھی ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں؟ دیکھو تو اگر اسے حرام میں صرف کرلے تو گناہ ہوگا کہ نہیں؟ اسی طرح جب حلال میں صرف کرتا ہے تو ثواب ہوتا ہے۔

باب: ہر جوڑ پر صدقہ کے وجوب کا بیان۔

546: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہر آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ سو جس نے اللہ اکبر کہا، الحمدللہ کہا، لا الٰہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا، استغفر اللہ کہا، پتھر لوگوں کی راہ سے ہٹا دیا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راہ سے ہٹا دی یا اچھی بات سکھائی یا اس کا حکم دیا، یا بُری بات سے روکا تو یہ تین سو ساٹھ جوڑوں کی گنتی کے برابر ہے (یعنی شکر ادا کرنے کے برابر ہے) اور اس دن وہ اس حال میں چل رہا ہوتا ہے کہ وہ اپنی جان کو جہنم سے آزاد کروا چکا ہوتا ہے۔ ابو توبہ نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ وہ اسی حال میں شام کرتا ہے (کہ وہ جہنم سے آزاد ہوتا ہے)۔

باب: وہ صدقہ جو بے جا واقع ہو اس کی قبولیت کے بیان میں۔

547: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے کہا کہ میں آج کی رات کچھ صدقہ دوں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا (یہ صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لے کر نکلا) اور ایک زنا کار عورت کے ہاتھ میں دیدیا۔ پھر صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص زنا کار عورت کے ہاتھ صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ! سب

خوبیاں تیرے لئے ہیں کہ میرا صدقہ زنا کار کو جا پڑا۔ پھر اس نے کہا کہ آج اور صدقہ دوں گا۔ پھر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا۔ اور لوگ صبح کو چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ! سب خوبیاں تیرے لئے ہیں میرا صدقہ مالدار کے ہاتھ جا پڑا۔ تیسرے دن پھر اس نے کہا کہ میں صدقہ دوں گا۔ اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتھ میں دیدیا۔ صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ! تسب خوبیاں تیرے ہی لئے ہیں کہ میرا صدقہ زنا کار عورت، مالدار شخص اور چور کے ہاتھ میں جا پڑا۔ پھر اس کے پاس ایک شخص آیا (یعنی فرشتہ یا اس زمانہ کے نبی علیہ السلام) اور اس سے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہو گئے۔ زنا کار کا تو اس لئے کہ شاید وہ اس زنا سے باز رہی ہو (اس لئے کہ پیٹ کیلئے زنا کرتی تھی) رہا غنی تو اس کا اس لئے قبول ہوا کہ شاید اسے شرم آئے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہیں تو میں بھی دوں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرے۔ اور چور کا اس لئے کہ شاید وہ چوری سے باز آ جائے (اس لئے کہ آج کا خرچ تو آ گیا)۔

باب: خیرات کرنے والے اور بخیل کے بیان میں۔

548: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی کہ جن پر لوہے کی زرہیں ہوں۔ پھر جب سخی نے چاہا صدقہ دے تو اس کی زرہ کشادہ ہو گئی، یہاں تک کہ اس کے قدموں کا اثر مٹانے لگی۔ اور جب بخیل نے چاہا کہ صدقہ دے تو وہ تنگ ہو گئی اور اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس گئے اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقے میں گھس گیا۔ راوی حدیث (سیدنا ابو ہریرہ ص) نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ پھر وہ کوشش کرتا ہے کہ

کشادہ ہو مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

باب: (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور نہ کرنیوالے کے بیان میں

549: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہر روز دو فرشتے اترتے ہیں۔ ایک تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور دے اور دوسرا یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! بخیل کے مال کو تباہ کر۔

باب: امانت دار خازن صدقہ کرنیوالوں میں سے ایک ہے۔

550: سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مسلمان امانت دار خزانچی، جو خرچ کرتا ہو۔ اور کبھی فرماتے کہ وہ دیتا ہو جس کا (اسے) حکم ہوا ہو اور پوری رقم دیتا ہو (یعنی تحریر شدہ رشوت نہ کاٹتا ہو) اور پوری خیرات دیتا ہو، اپنے دل کی خوشی کے ساتھ۔ اور جس کو حکم ہوا اس کو پہنچائے (تو) وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے۔

باب: خرچ کرو۔ نہ شمار کرو اور نہ یاد رکھو۔

551: سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس کچھ ہے ہی نہیں ماسوا اس کے جو زبیرؓ مجھے دیتے ہیں۔ اگر میں اس میں سے کچھ صدقہ کردوں تو مجھے گناہ تو نہیں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا تم دے سکو دیدو، سینت کر نہ رکھو اور دے کر یاد نہ رکھو ورنہ اللہ بھی سینت کر رکھے گا۔

باب: جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ (خیرات) کرے۔

552: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر کے اناج سے بغیر فساد کے خرچ کرے (یعنی

جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو ٹکڑا یا سائل کو ایک مٹھی جس میں شوہر کی رضا عادت سے معلوم ہوتی ہے) تو اس کو اس کے خرچ کرنے کا ثواب ہوتا ہے، اور شوہر کو اس کے کمانے کا۔ اور خزانچی کو بھی اسی کی مثل کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹے گا (یعنی ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ایک ثواب دے گا نہ کہ ایک کے ثواب میں دوسرے کو شریک کر دیگا)۔

باب: جو غلام (نوکر) اپنے مالک کے مال سے خرچ کرے، اس کا بیان۔

553: سیدنا عمیر جو سیدنا ابی اللحمؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں، کہتے ہیں کہ مجھے میرے مالک (ابی اللحم) نے مجھے گوشت سکھانے کا حکم دیا۔ ایک فقیر آ گیا تو میں نے اسے کھانے کے موافق دیدیا۔ جب مالک کو خبر ہوئی تو انہوں نے مجھے مارا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کیا (سبحان اللہ آپ یتیموں اور بیواؤں اور مظلوموں کی امان تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ تو نے اسے کیوں مارا؟ انہوں نے کہا کہ یہ میرا کھانا میرے حکم کے بغیر دیدیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (اس خیرات کا) تم دونوں کو ثواب ہے۔

554: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت (نفل) روزہ نہ رکھے جبکہ اس کا شوہر گھر میں موجود ہو مگر اس کی اجازت سے (رکھے) اور نہ اس کے گھر میں کسی (اپنے محرم) کو آنے دے جب وہ گھر پر ہو مگر اس کی اجازت سے (پھر جب وہ حاضر نہ ہو تو بدرجہ اولیٰ اس کے حکم اور رضا کے جو پہلے سے معلوم ہو چکی ہو، کسی کو آنے نہ دینا چاہئیے) اور اس کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر جو کچھ خرچ کرتی ہے تو اس میں بھی اس کے مرد کو آدھا ثواب ہے (یعنی مرد کو کمانے کا اور عورت کو دینے کا)۔

باب: سوال سے بچنے اور صبر کرنے کے بیان میں۔

555: سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انصار کے چند لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں دیا۔ انہوں نے پھر مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھر دیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس تھا، جب ختم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے بچا کر نہیں رکھتا۔ اور جو شخص سوال سے بچے اللہ تعالیٰ اسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو مستغنی بے پرواہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی (بے پرواہ) کر دیتا ہے۔ اور جو صبر کی عادت ڈالے، اللہ تعالیٰ اس پر صبر آسان کر دیتا ہے۔ اور کوئی عطائے الٰہی صبر سے زیادہ بہتر اور کشادگی والی نہیں ہے۔

باب: ضرورت کے مطابق رزق دیئے جانے اور قناعت کے بیان میں۔

556: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک (دنیا و آخرت میں) کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اسلام لایا اور ضرورت کے موافق رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اسے دیا اس پر قانع کر دیا

باب: سوال سے بچنا۔

557: سیدنا معاویہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم سوال میں چمٹنے سے بچو۔ اس لئے کہ اللہ کی قسم جو مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے اور اس کے سوال کے سبب سے میرے پاس سے چیز خرچ ہوتی ہے اور میں اس کو بُرا جانتا ہوں (یعنی ناخوشی سے دوں) تو اس میں برکت کیسے ہوگی؟۔

باب: لوگوں سے سوال کرنا مکروہ ہے۔

558: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہمیشہ ایک آدمی مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ سے ملے گا اور اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

559: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر کوئی صبح کو جا کر لکڑی کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر لادے اور اس سے صدقہ دے اور اپنا کام بھی نکالے کہ لوگوں کا محتاج نہ ہو، یہ اس کیلئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے کہ وہ دیں یا نہ دیں اور بلاشبہ اوپر کا (دینے والا) ہاتھ نیچے (لینے) والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے صدقہ اس کو دے جس کا خرچ تیرے ذمہ ہے۔

باب: اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نچلے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔

560: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (اس وقت) منبر پر صدقہ کا اور کسی سے سوال نہ کرنے کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

561: سیدنا حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مال مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے دیا، میں نے پھر مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھر دیا، میں نے پھر مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھر دیا، پھر فرمایا کہ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ پس جس نے اس کو بغیر مانگے لیا یا دینے

والے کی خوشی سے لیا (نہ کہ آپ زبردستی تقاضا کر کے لیا) تو اس میں برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کر کے (یعنی سوال کر کے یا چمٹ کر) لیا تو اس میں برکت نہیں ہوتی اور اس کا مال ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص کھاتا تو ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے عمدہ ہے۔

باب: (اصل) مسکین وہ ہے جو ضرورت کے مطابق نہیں پاتا اور لوگوں سے سوال بھی نہیں کرتا۔

562: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو گھومتا رہتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور لے کر لوٹ جاتا ہے۔ صحابہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! پھر مسکین کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اتنا خرچ نہیں ملتا جو اسکی ضرورت بشری کی کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اسے مسکین جانتے ہیں کہ اس کو صدقہ دیں اور نہ وہ لوگوں سے کچھ مانگتا ہے۔

باب: امیر وہ نہیں جس کے پاس سامان زیادہ ہو۔

563: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امیری سامان بہت ہونے سے نہیں ہے بلکہ امیری دل کی بے نیازی ہے۔

باب: دنیا کی حرص مکروہ ہے۔

564: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم (انسان) تو بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس میں دو چیزیں جوان ہوتی رہتی ہیں۔ ایک (مال کی) حرص اور دوسری (لمبی) عمر کی حرص۔

باب: اگر ابن آدم کو دو میدان مال کے مل جائیں تو تیسرے کی ضرور خواہش کرے گا۔

565: سیدنا ابوالاسود نے کہا کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ نے بصرہ کے قاریوں کو بلوایا تو وہ سب تین سو قاری ان کے پاس آئے جو قرآن پڑھ چکے تھے۔ سیدنا ابوموسیؓ نے ان سے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگوں سے بہتر ہو اور وہاں کے قاری ہو، پس قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گزر جانے سے سست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں جیسے تم سے پہلوں کے دل سخت ہو گئے اور ہم ایک سورت پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سخت وعیدوں میں ''برأت'' کے برابر تھی۔ پھر میں اسے بھلا دیا گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے لئے مال کے دو میدان ہوتے ہیں تب بھی تیسرا ڈھونڈتا رہتا ہے اور آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا مگر مٹی سے۔ اور ہم ایک سورت اور پڑھتے تھے اور اس کو مسبحات میں سے ایک سورت کے برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا مگر اس میں سے یہ آیت یاد ہے کہ ''اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں'' (جو ایسی بات کہتے ہو جو خود نہیں کرتے تو) وہ تمہاری گردنوں میں لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اس کا تم سے قیامت کے دن سوال ہو گا۔

باب: دنیا کی زینت سے نکلنے کا بیان۔

566: سیدنا ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھڑے ہو کر لوگوں میں وعظ کیا اور فرمایا کہ اے لوگو! اللہ کی قسم، میں تمہارے لئے کسی اور چیز سے نہیں ڈرتا ہوں مگر اس سے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے دینا کی زینت نکالتا ہے۔ تو ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے؟ (یعنی دنیا کی دولت اور حکومت کا ہونا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہے، اس کا

نتیجہ بُرا کیونکر ہوگا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تھوڑی دیر چپ ہو رہے۔ پھر فرمایا کہ تم نے کیا کہا؟ (پھر اس کے سوال کو پوچھ لیا کہ کہیں بھول نہ گیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کیساتھ اس کی سمجھ میں نہ آئے) اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں خیر کا نتیجہ تو خیر ہی ہوتا ہے۔ کیا یہ خیر ہے؟ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مقصود یہ تھا کہ یہ تو امتحان اور آزمائش ہے اور امتحان اور آزمائش میں خیر کہاں ہوتی ہے۔ پھر مثال دے کر سمجھایا کہ) موسم بہار میں جو سبزہ اگتا ہے، وہ سبزہ جانور کو ہلاک کر دیتا ہے سوا اُن جانوروں کے جو صرف سبزہ (ضرورت کے مطابق) کھاتے ہیں۔ وہ اس قدر کھا لیتے ہیں یہاں تک کہ ان کی کوکھیں پھول جاتی ہیں۔ پھر دھوپ میں آ کر لید یا پیشاب کرتے ہیں، جگالی کرتے ہیں اور پھر جا کر چرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پس جو شخص تو مال حق کیساتھ لیتا ہے، تو اس میں اس کیلئے برکت ڈال دی جاتی ہے۔ اور جو شخص ناحق لے گا، اس کی مثال اس جانور کی مثال ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا (اور اپنی ہلاکت کا ساماں پیدا کر لیتا ہے)۔

باب: جس آدمی کو بغیر سوال اور لالچ کے مال ملے، تو لے لینے کا جواز۔

567: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، سیدنا عمر بن خطابؓ کو کچھ مال دیا کرتے تھے تو جناب عمرؓ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھ سے زیادہ احتیاج رکھنے والے کو عنایت کیجئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال لے لو اور خواہ اپنے پاس رکھو، خواہ صدقہ دے دو۔ اور جو اس قسم کے مال سے تمہارے پاس آئے اور تم نے اس کی خواہش نہیں کی اور نہ سوال کیا ہو تو اس کو لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ ہو، اس کے پیچھے اپنے نفس کو مت لگاؤ۔ سالم نے کہا کہ اسی وجہ سے عبداللہ بن عمرؓ کسی سے کچھ نہ

مانگتے تھے اور اگر کوئی دیتا تھا تو رد نہ کرتے تھے۔

باب: کس کیلئے سوال کرنا حلال ہے۔

568: سیدنا قبیصہ بن مخارق ہلالیؓ کہتے ہیں کہ میں ایک بڑی رقم کا قرضدار ہو گیا (یعنی دو قبیلوں کی اصلاح وغیرہ کیلئے یا کسی اور امر خیر کے واسطے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم ٹھہرو کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آئے گا تو ہم اس میں سے تمہیں کچھ دینے کا حکم دیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال حلال نہیں مگر تین شخصوں کو۔ ایک تو وہ جو قرضدار ہو جائے (کسی امر خیر میں) تو اس کو سوال حلال ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو اتنا مال مل جائے کہ اس کی گزران درست ہو جائے، پھر سوال سے باز رہے۔ دوسرے وہ شخص کہ اس کے مال میں آفت پہنچی ہو کہ اس کا مال ضائع ہو گیا ہو تو اس کو سوال حلال ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کو اتنی رقم مل جائے کہ اس کی گزران درست ہو جائے۔ (یا لفظ ''سِداداً'' فرمایا) تیسرا وہ شخص کہ اس کو فاقہ پہنچا ہو اور اس کی قوم کے تین عقلمند شخص گواہی دیں کہ بیشک اس کو فاقہ پہنچا ہے تو اس کو بھی سوال جائز ہے جب تک کہ اپنی گزران درست ہونے کے موافق نہ پائے۔ اور سوا ان لوگوں کے اے قبیصہ! سوال حرام ہے (اور ان کے سوا جو سوال کرنے والا ہے) وہ حرام کھاتا ہے۔

باب: جو شخص سختی سے مانگے، اسے دینے کا بیان۔

569: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ چلا جا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک نجران (نامی شہر) کی چادر اوڑھی ہوئی تھی جس کا کنارہ موٹا تھا۔ اچانک ایک بدوی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کو چادر سمیت اس زور سے کھینچا یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گردن کے موہرے پر چادر (کے کھینچنے) کا نشان دیکھا۔ پھر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میرے لئے اس مال میں سے کچھ دینے کا حکم کرو جو اللہ کا دیا آپ کے پاس ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور ہنسے اور اس کو کچھ دینے کا حکم کیا۔

570: سیدنا مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چادریں تقسیم کیں اور سیدنا مخرمہ ؓ کو کوئی نہ دی۔ تب سیدنا مخرمہ ؓ نے کہا کہ اے میرے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک میرے ساتھ چلو۔ پس میں ان کے ساتھ گیا اور انہوں نے کہا کہ تم گھر میں جا کر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بلاؤ۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بلایا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نکلے اور ان (چادروں) میں سے ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے، اور فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے واسطے رکھ چھوڑی تھی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا مخرمہ خوش ہو گئے۔

روزہ کے مسائل

باب: روزے کی فضیلت۔

571: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”بنی آدم کا ہر عمل اس کیلئے ہے سوائے روزے کے، کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ (گناہوں سے) سپر (ڈھال) ہے۔ پھر جب کسی کا روزہ ہو تو اس دن گالیاں نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پھر اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑنے کو آئے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی جان ہے کہ بیشک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ ایک تو وہ اپنے افطار سے خوش ہوتا ہے اور دوسرا وہ اس وقت خوش ہو گا جب وہ اپنے روزے کے سبب اپنے پروردگار سے ملے گا۔

باب: ماہِ رمضان کی فضیلت۔

572: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں کس (کر باندھ) دیئے جاتے ہیں۔

باب: ماہ رمضان سے پہلے ایک دو روزے (پیشگی کے) نہ رکھو۔

573: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: رمضان سے پیشگی ایک یا دو روزے مت رکھو سوائے اس شخص کے جو ہمیشہ ایک

(مقررہ) دن میں روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی دن آ گیا تو وہ اپنے مقررہ دن میں روزہ رکھ لے۔ (مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور انتیس اور تیس تاریخ میں شعبان کے وہی دن آ گئے تو وہ روزہ رکھ لے)۔

باب: روزہ چاند دیکھنے پر ہے۔

574: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چاند کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو۔ اور جب تم اس کو دیکھو تب ہی افطار کرو۔ پھر اگر بادل آ جائیں تو تیس روزے پورے رکھ لو (اس کے بعد عید کرو)۔

باب: مہینہ انتیس (29) کا بھی ہوتا ہے۔

575: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قسم اٹھائی کہ وہ اپنی بیویوں کے پاس ایک مہینہ تک نہ جائیں گے (لیکن) جب انتیس (29) دن گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صبح یا شام کے وقت اپنی بیویوں کے پاس گئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا گیا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ نے تو قسم اٹھائی تھی کہ آپ ہم پر ایک مہینہ تک داخل نہ ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

576: سیدنا ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہم لوگ اُمّی (ان پڑھ) ہیں، نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں۔ مہینہ تو ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے۔ اور تیسری بار انگوٹھا بند کر لیا اور مہینہ ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے۔ یعنی تیس دن پورے ہوتے ہیں۔

باب: بیشک اللہ نے اسے لمبا کر دیا ہے (یعنی چاند کو دیکھنے کیلئے لمبا کر دیا ہے)

577: سیدنا ابوالبختریؒ کہتے ہیں کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب (مقامِ) نخلہ کے درمیان میں پہنچے تو سب نے چاند دیکھنا شروع کر دیا اور بعضوں نے دیکھ کر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے (یعنی بڑا ہونے کی وجہ سے) اور بعضوں نے کہا کہ دو رات کا ہے۔ پھر ہم سیدنا ابن عباس ﷜ اور ان سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند کو دیکھا اور کسی نے کہا کہ تین رات کا ہے اور کسی نے کہا دو رات کا ہے۔ تب ابن عباسؓ نے پوچھا کہ تم نے کونسی رات میں دیکھا؟ تو ہم نے کہا کہ فلاں فلاں رات میں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دیکھنے کیلئے بڑھا دیا۔ وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا۔

باب: ہر شہر (ملک) کیلئے ان لوگوں کی رؤیت ہے۔

578: کریب کہتے ہیں کہ سیدہ اُمّ فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں سیدنا معاویہؓ کے پاس (ملک) شام بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ میں شام گیا اور ان کا کام کر دیا اور میں نے جمعہ (یعنی پنجشنبہ کی شام) کی شب کو رمضان کا چاند دیکھا۔ پھر مہینے کے آخر میں مدینہ آیا۔ اور سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے پوچھا اور چاند کا ذکر کیا کہ تم نے کب دیکھا؟ میں نے کہا کہ جمعہ کی شب کو۔ انہوں نے کہا کہ تم نے خود دیکھا؟ میں نے کہا ہاں اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا سیدنا معاویہؓ نے اور لوگوں نے بھی، تو سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ ہم نے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے رکھیں گے یا چاند دیکھ لیں گے۔ تو میں نے کہا کہ آپ سیدنا معاویہؓ کا (چاند) دیکھنا اور ان کا روزہ رکھنا کافی نہیں جانتے؟ انہوں نے کہا کہ

نہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا ہے۔ اور یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ حدیث میں "نکلفی" کا لفظ ہے یا "تکلفی" کا۔

باب: عید کے مہینے (اجر و ثواب کے اعتبار سے) کم نہیں ہوتے۔

579: سیدنا ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عیدوں کے دو ماہ ناقص نہیں ہوتے ایک رمضان شریف اور دوسرا ذی الحجہ۔

باب: روزہ کیلئے سحری کا بیان۔

580: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

باب: سحری میں تاخیر کا بیان۔

581: سیدنا زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ سحری کی، پھر صبح کی نماز کیلئے کھڑے ہوئے۔ میں (راوی) نے کہا کہ (سحری اور نماز) دونوں کے درمیان کتنی دیر ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ پچاس آیات کے موافق۔ (سحری سے فراغت اور نماز کی تکبیر کے درمیان تقریباً دس منٹ کا فاصلہ تھا)۔

باب: اس فجر کا بیان جو روزے دار پر کھانا حرام کر دیتی ہے۔

582: سیدنا سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تمہیں سحری سے بلالؓ کی اذان اور آسمان کی لمبی سفیدی دھوکا میں نہ ڈال دے جب تک کہ وہ اس طرح چوڑی نہ ہو جائے۔ اور (راوی حدیث) حماد نے اپنے ہاتھوں کو اس طرح (دائیں بائیں) پھیلا کر دکھایا۔

باب: اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿حتی یتبین لکم الخیط الابیض من

الخیط الاسود ﷺ کے بارے میں۔

583: سیدنا سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری کہ ''کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے''،صلی اللہ علیہ والہ وسلم البقرۃ: 178] تو آدمی جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو دھاگے اپنے پیر میں باندھ لیتا، ایک سفید اور دوسرا سیاہ اور کھاتا پیتا رہتا یہاں تک کہ اس کو دیکھنے میں کالے اور سفید کا فرق معلوم ہونے لگتا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد ''فجر سے'' کا لفظ اتارا تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ دھاگوں سے مراد رات اور دن ہے۔

باب: بیشک بلالؓ رات کو اذان دیتے ہیں، پس تم کھاؤ اور پیو۔

584: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دو مؤذن تھے۔ ایک سیدنا بلالؓ اور دوسرے سیدنا ابن اُمّ مکتومؓ جو کہ نابینا تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں، پس تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن اُمّ مکتوم اذان دیں۔ راوی نے کہا کہ ان دونوں کی اذان میں کچھ (زیادہ) دیر نہ ہوتی تھی اتنا ہی وقت تھا کہ یہ اترے اور وہ چڑھے۔

باب: اس آدمی کے روزے کا بیان جس نے جنابت کی حالت میں صبح کی۔

585: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بغیر احتلام کے، جماع کی وجہ سے صبح ہو جاتی تھی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزہ رکھتے تھے۔

586: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دروازے کی اوٹ سے سنتی تھیں۔ غرض اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی

اللہ علیہ والہ وسلم ! مجھے نماز کا وقت آ جاتا ہے اور میں جنبی ہوتا ہوں، تو کیا میں روزہ رکھوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی نماز کا وقت آ جاتا ہے اور میں جنبی ہوتا ہوں، پھر میں روزہ رکھتا ہوں۔ اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! آپ اور ہم برابر نہیں ہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں امید رکھتا ہوں کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کا جاننے والا ہوں جن سے بچنا ضروری ہے۔ (غرض اس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ خاص ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حکم مجھے اور تم سب کو برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت میں تکلیفِ شرعی اور لوازمِ عبدیت سے باہر نہیں ہوسکتا اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ''میں امید رکھتا ہوں'' یہ کمال عبدیت ہے ورنہ حقیقت میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ سارے جہاں سے اعلم و اتقی ہیں)۔

باب: اس روزہ دار کا بیان جو بھول کر کھا پی لے۔

587: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو روزہ دار بھول کر کھا لے یا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کر لے۔ اس لئے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلا پلا دیا۔

باب: روزہ دار کو جب کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

588: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب

کسی روزہ دار کو کھانے کیلئے بلایا جائے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

باب: جو شخص رمضان میں اپنی عورت سے جماع کر بیٹھے، اس کے کفارہ کا بیان۔

589: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں ہلاک ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے کس چیز نے ہلاک کیا؟ اس نے کہا کہ میں رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ دو مہینے کے روزے لگاتار رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ (سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) پھر وہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جا یہ مسکینوں کو صدقہ دے دے۔ اس نے کہا کہ مدینہ کے دونوں کنکریلی کالے پتھروں والی زمینوں کے درمیان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی مسکین ہے؟ بلکہ اس علاقہ میں کوئی گھر والا مجھ سے بڑھ کر محتاج نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہنس پڑے (قربانت شوم وفدایتگرم درگردسرت گردم) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک دانت ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو لے اور اپنے گھر والوں کو کھلا۔

590: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں جل گیا۔ آپ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں؟ اس نے کہا کہ میں رمضان شریف میں دن کے وقت اپنی عورت سے جماع کر بیٹھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دے، صدقہ دے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ موجود نہیں ہے۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس دو ٹوکرے (غلہ یا کھجور) کھانے کے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ لے یہ صدقہ کر دے۔

باب: روزہ دار کے بوسہ دینے (کے جواز) کے متعلق۔

591: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزے کی حالت میں (اپنی ازواج کو) بوسہ دیتے اور مباشرت کر لیتے (یعنی ساتھ چمٹا لیتے) تھے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے۔

باب: جب رات آ جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کر لے

592: سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سفر میں تھے۔ پھر جب آفتاب غروب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے فلاں! اترو اور ہمارے لئے ستو گھول دو۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ابھی تو دن ہے (یعنی ان صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب غروب کے بعد جو سرخی ہے وہ جاتی ہے جب رات آتی ہے حالانکہ یہ غلط ہے) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھر فرمایا کہ اترو (یعنی اونٹ پر سے) اور ہمارے لئے ستو گھولو۔ پھر وہ اترے اور ستو گھول کر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لائے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نوش فرمائے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ جب سورج اس طرف غروب ہو جائے (یعنی مغرب میں) اور اس

طرف (یعنی مشرق سے) رات آ جائے تو روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہیئے۔

باب: افطار میں جلدی کرنے کا بیان۔

593: سیدنا سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک افطاری میں جلدی کرینگے۔

594: ابو عطیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اور مسروق اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور مسروق نے ان سے کہا کہ اے اُمّ المؤمنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص ایسے ہیں جو نیکی اور بھلائی میں کمی نہیں کرتے، ان میں سے ایک تو اوّل وقت افطار کرتے ہیں اور اوّل وقت ہی نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر کرتے ہیں۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ کون ہیں جو اوّل افطار کرتے ہیں اور اوّل وقت نماز پڑھتے ہیں؟ تو ہم نے کہا کہ وہ عبداللہ (بن مسعودؓ) ہیں تو اُمّ المؤمنین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

باب: صومِ وصال (یعنی پے در پے روزے رکھنے) سے ممانعت۔

595: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وصال سے منع کیا تو ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ تو وصال کر لیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون میرے برابر ہے؟ میں تو رات کو رہتا ہوں کہ مجھے میرا پروردگار کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ پھر بھی لوگ وصال سے باز نہ آئے، (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب کی کمال محبت اور اطاعت تھی اور انہوں نے اس نہی کو براہِ شفقت سمجھا) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک روز وصال کیا، پھر دوسرے روز (بھی

وصال کیا) پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ وصال کرتا (اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمانا زجر و توبیخ کی راہ سے تھا، جب وہ لوگ وصال سے باز نہ رہے)۔

باب: سفر میں روزہ اور افطار (دونوں کی اجازت)۔

596: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رمضان میں سفر کیا اور روزہ رکھا یہاں تک کہ عسفان کے مقام پر پہنچے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک پیالہ منگوایا، اس میں پینے کی کوئی چیز تھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو دن میں پیا تاکہ سب لوگ دیکھیں۔ مکہ میں پہنچنے تک افطار کرتے رہے۔ سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا، پس جس کا جی چاہے وہ روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے افطار کرے۔

597: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف نکلے اور روزہ رکھا، یہاں تک کہ جب (مقامِ) کراع غمیم تک پہنچے اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور اس کو بلند کیا، یہاں تک کہ لوگوں نے ان کی طرف دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پی لیا۔ (اس کے بعد لوگوں نے بھی پی لیا) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ بعض لوگ ابھی تک روزہ رکھے ہوئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہی نافرمان ہیں وہی نافرمان ہیں۔

باب: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

598: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ ایک شخص پر لوگوں کی بھیڑ دیکھی اور لوگ اس پر سایہ کئے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ایک روزہ دار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

باب: (سفر میں) روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔

599: سیدنا ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ رمضان کی سولہ تاریخ کو جہاد کیا تو کوئی ہم میں سے روزہ دار تھا، اور کوئی افطار کئے ہوئے (بے روزہ دار) تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر۔

باب: اس افطار کرنے والے کے اجر کا بیان جو سفر میں کام کرے۔

600: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ہم میں سے کوئی روزہ دار تھا اور کوئی بے روزہ دار۔ سخت گرمی کے وقت ایک منزل میں اترے۔ اور ہم میں سے سب سے زیادہ سائے میں وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور کتنے تو ایسے تھے کہ ہاتھ ہی سے دھوپ روکے ہوئے تھے۔ روزہ دار جتنے تھے، سب منزل پر جا کر پڑ رہے اور جن لوگوں کا روزہ نہیں تھا انہوں نے کھڑے ہو کر خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ افطار کرنے والے آج بہت سا ثواب لے گئے۔

باب: دشمن کے مقابلہ میں طاقت حاصل کرنے کیلئے افطار (روزہ نہ رکھنے) کا بیان۔

601: قزعہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابوسعید خدریؓ کے پاس آیا اور ان پر لوگوں کا ہجوم تھا۔ پھر جب بھیڑ چھٹ گئی تو میں نے کہا کہ میں آپ سے وہ بات نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور میں نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مکہ کا سفر کیا اور ہم روزہ دار تھے۔ پھر ایک منزل میں اترے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اب دشمن سے قریب ہو گئے ہو اور افطار میں تمہاری قوت بہت زیادہ ہو گی۔ پس روزہ نہ رکھنے کی رخصت مل گئی۔ تب بعض ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعض بے روزہ دار۔ پھر آگے کی منزل میں اترے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم صبح کو اپنے دشمن سے ملنے والے ہو اور افطار تمہاری قوت بڑھا دے گا۔ پس تم سب افطار کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمانا قطعی طور پر حکم تھا، پھر ہم سب لوگوں نے افطار کیا۔ اس کے بعد (یعنی دشمن سے مقابلہ کے بعد) ہم نے اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سفر میں روزہ رکھتے تھے۔

باب: سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے۔

602: سیدنا حمزہ بن عمرو اسلمیؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں اپنے آپ میں سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں، تو اگر میں (سفر میں) روزہ رکھوں تو کیا کچھ گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے۔ پس جس نے اس کو لیا، اس نے اچھا کیا اور جس نے روزہ رکھنا چاہا تو اس پر گناہ نہیں۔

603: سیدنا ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ ہم رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی کی حالت میں نکلے، یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی گرمی کی سختی کی وجہ سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھا اور ہم میں سے کوئی روزہ دار نہ تھا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سیدنا عبداللہ بن رواحہؓ کے۔

باب: رمضان کے روزوں کی قضاء شعبان میں۔

604: سیدنا ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ کہتی تھیں کہ مجھ پر جو رمضان کے روزے قضا ہوتے تھے، تو میں ان کو قضا نہ کرسکتی تھی مگر شعبان میں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں مشغول ہوتی تھی (اور فرصت نہ پاتی تھی)۔

باب: میت کے روزے کی قضاء۔

605: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر روزے (کی قضا) ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے۔

606: سیدنا بریدہؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا کہ میں نے ایک لونڈی خیرات میں اپنی ماں کو دی تھی اور اب میری ماں فوت ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور پھر وہ لونڈی میراث کی وجہ سے تیرے پاس آ گئی۔ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میری ماں پر ایک ماہ کے روزے (قضا) تھے، کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اس کی طرف سے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا کہ میری ماں نے

حج نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی طرف سے حج بھی کرو۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وعلى الذين يطيقونه فدية﴾ کے متعلق۔

607: سیدنا سلمہ بن اکوعؓ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت ”جن لوگوں کو روزے کی طاقت نہیں ہے وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دیں“ (البقرہ: 184) نازل ہوئی تو جو شخص روزہ چھوڑنا چاہتا تو چھوڑ کر فدیہ دے دیتا، حتیٰ کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی جس سے یہ منسوخ ہو گئی۔ (یعنی اگر استطاعت ہو تو پھر فدیہ دے کر افطار نہیں کر سکتا)۔

باب: دیگر مہینوں میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان۔

608: سیدنا عبداللہ بن شقیقؒ کہتے ہیں کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی ماہ کے پورے دنوں کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رمضان کے سوا کسی مہینہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ کوئی پورا مہینہ افطار کیا بلکہ ہر مہینہ میں سے کچھ نہ کچھ روزے ضرور رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے (اللہ تعالیٰ کا سلام اور رحمت ان پر)۔

باب: اللہ کی راہ (جہاد) میں روزہ رکھنے کی فضیلت۔

609: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ تک دُور کرتا ہے۔

باب: ماہِ محرم کے روزے کی فضیلت۔

610: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے روزوں کے بعد سب روزوں میں سے افضل محرم کے روزے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات (تہجد) کی نماز ہے۔

باب: یومِ عاشورہ کے روزے کا بیان۔

611: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورے (دس محرم) کے دن روزہ رکھتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی اس (دن) کے روزے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہے اس دن (عاشورہ) کا روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

باب: عاشورہ کے کونسے دن روزہ رکھے؟

612: حکم بن اعرج سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں سیدنا ابن عباسؓ کے پاس پہنچا اور وہ اپنی چادر پر زمزم کے کنارے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ پس میں نے کہا کہ مجھے عاشورہ کے روزے کے بارے میں بتایئے تو انہوں نے کہا کہ جب تم محرم کا چاند دیکھو تو تاریخیں گنتے رہو۔ پھر جب نو (9) تاریخ ہو تو اس دن روزہ رکھو۔ میں نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

باب: عاشورہ کے دن کے روزے کی فضیلت۔

613: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں تو آپ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم یہ روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ ؑ اور بنی اسرائیل کو (فرعون سے) نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا، اس لئے موسیٰ ؑ نے شکرانے کا روزہ رکھا اور ہم بھی رکھتے ہیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ موسیٰ ؑ کے دوست اور قریب ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

614: عبید اللہ بن ابی یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس ؓ سے سنا۔ ان سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی دن کا روزہ رکھا ہو اور دنوں میں سے اس دن کی بزرگی ڈھونڈنے کو، سوا اس دن کے اور کسی مہینے کا سوا رمضان کے مہینے کے (یعنی دنوں میں عاشورہ کا دن اور مہینوں میں رمضان کو بزرگ جانتے ہیں)۔

باب: جس نے یوم عاشورہ کو کچھ کھالیا، وہ بقیہ دن (کھانے پینے سے) باز رہے۔

615: سیدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو مدینہ کے گرد انصار کی بستیوں میں حکم بھیجا کہ جس نے روزہ رکھا وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن (روزہ) پورا کرے (یعنی اب کچھ نہ کھائے)۔ پھر اس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی اللہ چاہتا روزہ رکھواتے تھے اور مسجد میں چلے جاتے اور بچوں کیلئے روئی کی گڑیاں بناتے تھے۔ پھر جب کوئی (بچہ) روٹی کیلئے رونے لگتا تھا

تو اس کو وہی (گڑیا) کھیلنے کو دیدیتے تھے یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا تھا۔

باب: شعبان کا روزہ۔

616: سیدنا ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اتنے روزے رکھتے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بہت افطار کیا۔ اور میں نے ان کو جتنا شعبان میں روزے رکھتے دیکھا، اتنا اور کسی ماہ میں نہیں دیکھا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم شعبان کا پورا مہینہ روزے رکھتے تھے۔ آپ چند دنوں کے سوا پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے۔

باب: شعبان کے پہلے پندرہ دنوں میں روزہ رکھنے کے متعلق۔

617: سیدنا عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے یا کسی دوسرے سے فرمایا کہ کیا تم نے شعبان کے شروع میں کچھ روزے رکھے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم افطار کر لو تو دو دن روزہ رکھو۔ (یعنی جب رمضان کے مہینے سے فارغ ہو جاؤ تو دو روزے رکھنا)

باب: رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا۔

618: سیدنا ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو رمضان کے روزے رکھے اور اس کیساتھ شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ سارا سال روزہ رکھنے کی مثل ہے۔

باب: ذوالحجہ کے دس دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا بیان۔

619: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزے سے نہیں دیکھا۔

باب: عرفہ کے دن کے روزے کا بیان۔

620: سیدنا ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیسے روزہ رکھتے ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم غصہ ہو گئے (اس لئے کہ یہ سوال بے موقع تھا اس کو لازم تھا کہ یوں پوچھتا کہ میں روزہ کیسے رکھوں) پھر جب سیدنا عمرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا غصہ دیکھا تو عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے، اسلام کے دین ہونے، اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوئے اور ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غصہ سے پناہ مانگتے ہیں۔ غرض سیدنا عمرؓ بار بار ان کلمات کو کہتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا غصہ تھم گیا۔ پھر سیدنا عمرؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔ پھر کہا کہ جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی طاقت کس کو ہے۔ پھر پوچھا کہ جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے، وہ کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ روزہ داؤد علیہ السلام کا ہے۔ پھر پوچھا کہ جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں آرزو رکھتا ہوں کہ مجھے اتنی طاقت ہو (یعنی یہ بھی خوب ہے اگر طاقت ہو)۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ماہ تین

روزے اور رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک، یہ ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنی ثواب میں)۔ اور عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور عاشورہ کے روزہ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال پہلے کا کفارہ ہو جائے۔

باب: میدان عرفات میں حاجیوں کو عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

621: سیدہ اُمّ فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے پاس چند لوگوں نے عرفہ کے دن (عرفات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا۔ کسی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزے سے ہیں اور کسی نے کہا کہ نہیں۔ تب اُمّ الفضل نے دودھ کا ایک پیالہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عرفات میں اپنے اونٹ پر ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے پی لیا۔

باب: عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت۔

622: ابوعبید مولیٰ ابن ازہر سے روایت ہے کہ میں عید میں سیدنا عمر بن خطابؓ کیساتھ حاضر ہوا، آپ آئے اور نماز پڑھی۔ پھر فارغ ہوئے اور لوگوں پر خطبہ پڑھا اور کہا کہ یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان (دونوں دنوں) میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ ایک دن رمضان کے بعد تمہارے افطار کا ہے اور دوسرا وہ دن جس میں اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

باب: ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی کراہت۔

623: سیدنا نبیشہ ھذلیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایام تشریق (گیارہ بارہ تیرہ ذوالحجہ کے دن) کھانے پینے کے دن ہیں۔ اور ایک

روایت میں ہے کہ ...... اور اللہ تعالیٰ کو (گوشت) سے یاد کرنے کے۔

باب: پیر کے دن کا روزہ۔

624: سیدنا ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دوشنبہ (پیر) کے روزہ کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں اسی دن پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی اتری۔

باب: صرف جمعہ کے دن کے روزہ کی ممانعت۔

625: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص صرف جمعہ کے دن کا روزہ (خاص کر کے) نہ رکھے، مگر یہ کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی روزہ رکھے۔

626: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص جمعہ کی رات کو سب راتوں میں جاگنے اور نماز کیساتھ خاص کرے اور نہ اس کے دن (یعنی جمعہ) کو سب دنوں میں سے روزے کیلئے خاص کرے مگر یہ کہ وہ ہمیشہ (کسی خاص تاریخ میں مثلاً ہر ماہ کی پہلی یا آخری تاریخ وغیرہ میں) روزہ رکھتا ہو اور اس میں جمعہ آ جائے۔

باب: ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کا بیان۔

627: سیدہ معاذہ العدویہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر پوچھا کہ کن دنوں میں (روزے رکھتے تھے؟) انہوں نے کہا کہ کچھ پرواہ نہ کرتے، کسی بھی دن روزہ رکھ لیتے تھے۔

باب: لگا تار روزہ رکھنے کی کراہت۔

628: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ میں لگا تار (مسلسل) روزے رکھتا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی کو میرے پاس بھیجا یا میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم لگا تار روزے رکھتے ہو درمیان میں افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو، ایسا مت کرو۔ اس لئے کہ تمہاری آنکھوں کا بھی کچھ حصہ ہے اور تمہاری ذات کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا بھی۔ پس تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور نماز (نفلی) بھی پڑھو اور نیند بھی کرو اور ہر دس دن میں ایک روزہ رکھ لیا کرو کہ تمہیں اس سے (باقی) نو دن (روزہ رکھنے) کا ثواب بھی ملے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے آپ میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم داؤد 6 کا روزہ رکھو۔ میں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ان کا روزہ کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو کبھی (جہاد سے) نہ بھاگتے تھے۔ سیدنا عبداللہؓ نے کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہ دشمن سے نہ بھاگنا مجھے کہاں نصیب ہو سکتا ہے (یعنی یہ بڑی قوت وشجاعت کی بات ہے)۔ عطا (راوی حدیث) نے کہا کہ پھر میں نہیں جانتا کہ ہمیشہ روزوں کا ذکر کیسے آیا، اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا (یعنی مطلق ثواب نہ پایا) جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا۔

باب: سب روزوں سے افضل روزہ داؤد ؑ کا روزہ ہے کہ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

629: سیدنا عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزہ سیدنا داؤد ؑ کا روزہ، اور سب سے پسندیدہ نماز داؤد ؑ کی ہے۔ (سیدنا داؤد ؑ) آدھی رات تک سوتے تھے اور تہائی حصہ قیام کرکے (یعنی تہجد پڑھ کر) رات کے چھٹے حصہ میں پھر سو جاتے تھے۔ اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

باب: جس نے نفلی روزہ کی نیت سے صبح کی پھر افطار کر لیا۔

630: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ (کھانے کیلئے) ہے؟ ہم نے کہا کہ کچھ نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تب میں روزے سے ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے پاس کسی اور دن آئے تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہمارے پاس ہدیہ میں حیس آیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ اور میں صبح سے روزے سے تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھایا۔

اعتکاف کے مسائل

باب: جو شخص اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہو وہ جائے اعتکاف میں کب داخل ہو؟

631: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے۔ اور ایک بار آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (مسجد میں) اپنا خیمہ لگانے کا حکم فرمایا۔ وہ لگا دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رمضان کے عشرۂ اخیر میں اعتکاف کا ارادہ کیا تھا تو اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے لئے خیمہ لگانے کا کہا تو ان کیلئے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ پھر دوسری امہات المؤمنین نے کہا تو ان کے خیمے بھی لگا دیئے گئے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا کہ ان لوگوں نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ (اس میں بوئے ریا پائی جاتی ہے) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا خیمہ کھولنے کا حکم دیا تو اسے کھول دیا گیا اور آپ نے رمضان میں اعتکاف ترک کر دیا یہاں تک کہ پھر شوال کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا۔

باب: پہلے عشرے اور درمیانی عشرے کا اعتکاف۔

632: سیدنا ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا پھر درمیانی عشرہ میں ایک ترکی خیمہ میں کہ جس کے دروازے پر چٹائی لٹکی ہوئی تھی، اعتکاف کیا۔ (تیسرے عشرہ کے شروع میں) (سیدنا ابو سعید خدریؓ) بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے چٹائی کو پکڑ کر خیمے کے ایک کونے میں کر دیا اور اپنا سر باہر نکال کر لوگوں سے مخاطب ہوئے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قریب ہو گئے

تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں نے رات (لیلۃ القدر) کی تلاش میں پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا، پھر درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، پھر میرے پاس کوئی (فرشتہ) آیا اور میری طرف یہ وحی کی گئی کہ (لیلۃ القدر کی) یہ رات آخری عشرہ میں ہے۔ تم میں سے جو شخص اعتکاف کرنا چاہے تو وہ اعتکاف کرے۔ چنانچہ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ اعتکاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا کہ مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق راتوں میں ہے اور میں اس کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اکیسویں شب کی صبح ہوئی اور اس رات آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صبح تک نماز پڑھتے رہے۔ اور بارش ہوئی تو مسجد ٹپکی اور میں نے مٹی اور پانی کو دیکھا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیشانی اور ناک کی چوٹی پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور وہ آخری عشرہ رمضان کی اکیسویں رات تھی۔

باب: رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف۔

633: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیشہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات پائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے اعتکاف کیا۔

باب: آخری عشرہ میں (عبادت و ریاضت میں) محنت و کوشش۔

634: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات بھر جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے، (عبادت میں) نہایت کوشش

کرتے نا اور کمر، ہمت باندھ لیتے تھے۔

باب: لیلۃ القدر اور اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرنے کا بیان۔

635: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں ڈھونڈھو پھر اگر کوئی کمزوری دکھائے یا عاجز ہو جائے تو آخر کی سات راتوں میں سست نہ ہو۔

باب: لیلۃ القدر اکیسویں رات ہو سکتی ہے۔

اس باب کے بارے میں سیدنا ابو سعید خدریؓ کی حدیث گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 632)۔

باب: لیلۃ القدر تیئس کی رات ہو سکتی ہے۔

636: سیدنا عبداللہ بن انیسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی پھر بھلا دی گئی۔ اور میں نے (خواب میں) دیکھا کہ اس رات کی صبح کو میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ راوی نے کہا کہ ہم پر تیسویں شب کو بارش برسی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پڑھ کر پھرے (یعنی صبح کی) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر پانی اور کیچڑ کا اثر تھا۔ اور سیدنا عبداللہ بن انیسؓ تیسویں رات کو شبِ قدر کہا کرتے تھے۔

باب: (لیلۃ القدر کو) 21ویں، 23ویں اور 25ویں رات میں تلاش کرو۔

637: سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، جس میں آپ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم لیلۃ القدر کا عالم دیئے جانے سے قبل اسے ڈھونڈھتے تھے۔ جب درمیانی عشرہ گزر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خیمہ کھولنے کا حکم دیا تو وہ کھول دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو معلوم کروا دیا گیا کہ یہ آخری عشرہ میں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خیمہ لگانے کا حکم کیا تو دوبارہ لگا دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صحابہ کے پاس آئے تو فرمایا: اے لوگو! مجھے لیلۃ القدر کا علم دے دیا گیا تھا اور میں تمہیں بتانے کیلئے نکلا تھا کہ دو آدمی لڑتے ہوئے آئے جن کیساتھ شیطان بھی تھا، تو (اس کی تعیین) مجھے بھلا دی گئی۔ اب تم اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو (آخری عشرے کی) نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوسعید خدریؓ سے کہا کہ اس عدد کے بارے میں تم ہم سے زیادہ علم رکھتے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں! ہم اس کے تم سے زیادہ حقدار ہیں۔ راوی کہتے ہیں، میں نے کہا کہ نویں، ساتویں اور پانچویں سے کونسی راتیں مراد ہیں؟ (انہوں نے) کہا کہ جب اکیسویں رات گزر جائے کہ جس کے بعد بائیسویں رات آتی ہے، یہی نویں سے مراد ہے۔ اور جب تئیسویں گزر جائے تو اس کے بعد والی آتی ہے، یہی ساتویں سے مراد ہے اور جب پچیسویں رات گزر جائے تو جو اس کے بعد والی ہے، یہی مراد ہے پانچویں سے۔

باب: لیلۃ القدر ستائیسویں کی رات بھی ہو سکتی ہے۔

638: سیدنا زِرّ بن حبیشؓ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابی بن کعبؓ سے پوچھا کہ تمہارے بھائی عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو سال بھر تک جاگے گا، اس کو شبِ قدر ملے گی تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، یہ کہنے سے ان کی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں (بلکہ ہمیشہ عبادت میں مشغول رہیں) ورنہ وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں، آخری عشرہ میں ہے اور وہ

ستائیسویں رات ہے۔ پھر انہوں نے بغیر ان شاء اللہ کہے قسم اٹھا کر کہا کہ کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو منذر! تم یہ دعویٰ کس بنا پر کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ایک نشانی یا علامت کی وجہ سے جس کی خبر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دی ہے، وہ یہ کہ اس کی صبح کو آفتاب جو نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی (مگر یہ علامت اس رات کے ختم ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے)۔

منذر! تم یہ دعویٰ کس بنا پر کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ایک نشانی یا علامت کی وجہ سے جس کی خبر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دی ہے، وہ یہ کہ اس کی صبح کو آفتاب جو نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی (مگر یہ علامت اس رات کے ختم ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے)۔

حج کے مسائل

باب: حج زندگی میں (صرف) ایک بار فرض ہے۔

639: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہم پر خطبہ پڑھا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض ہوا ہے، پس حج کرو۔ ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا ہر سال (حج کرنا ضروری ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خاموش ہو رہے۔ اس شخص نے تین بار یہی عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا اور پھر تم سے نہ ہو سکتا۔ پس تم مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو کہ جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں۔ اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں کہ انہوں نے اپنے نبیوں سے بہت سوال کئے اور ان سے بہت اختلاف کرتے رہے۔ پس جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں تو اس میں سے جتنا ہو سکے عمل کرو اور جب کسی بات سے منع کروں تو اسکو چھوڑ دو۔

باب: حج اور عمرہ کا ثواب۔

640: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ کفارہ ہو جاتا ہے درمیان کے گناہوں کا اور مقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

641: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس گھر (بیت اللہ) میں آیا اور بیہودہ، شہوت رانی کی باتیں کیں اور نہ گناہ کیا، وہ ایسا پھرا کہ گویا اسے ماں نے ابھی جنا (یعنی گناہوں سے پاک ہو گیا)۔

باب: حج اکبر کے دن کے متعلق۔

642: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو بکرؓ نے اس حج میں کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو حجۃ الوداع سے پہلے امیر بنا کر بھیجا تھا، مجھے اس جماعت میں روانہ کیا کہ جو نحر کے دن یہ پکارتے تھے کہ اس سال کے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔ (جیسے ایام جاہلیت میں کرتے تھے)۔ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ نے کہا کہ عبدالرحمٰن کے بیٹے حمید بھی سیدنا ابی ہریرہؓ کی اسی حدیث کے سبب سے یہ کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے۔

باب: عرفہ کے دن کی فضیلت۔

643: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندوں کو آگ سے اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں کے) قریب ہوتا ہے اور بندوں کا حال دیکھ کر فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادہ سے جمع ہوئے ہیں؟

باب: جب حج وغیرہ کے سفر میں سوار ہو تو کیا کہے؟۔

644: سیدنا علی ازدیؒ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمرؓ نے انہیں سکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہیں سفر میں جانے کیلئے اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اللہ اکبر فرماتے، پھر یہ دعا پڑھتے ”پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم اس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں [الزخرف: 14,13]۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور

پرہیز گاری مانگتے ہیں اور ایسے کام کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت کو ہم پر تھوڑا کر دے۔ اے اللہ تو ہی سفر میں رفیق سفر اور گھر میں نگران ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور رنج و غم سے اور اپنے مال اور گھر والوں میں بُرے حال میں لوٹ کر آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (یہ تو جاتے وقت پڑھتے) اور جب لوٹ کر آتے تو بھی یہی دعا پڑھتے مگر اس میں اتنا زیادہ کرتے کہ ''ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، خاص اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اسی کی تعریف کرنے والے ہیں''۔

باب: عورت کا سفر حج ذی محرم کے ساتھ ہونا چاہیئے۔

645: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، اسے یہ جائز نہیں ہے کہ تین دن کا زیادہ کا سفر کرے مگر جب اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بیٹا ہو یا شوہر یا بھائی یا کوئی اور رشتہ دار جس سے پردہ نہ ہو۔

646: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عورت کو ایک دن کا سفر (اکیلے) کرنے سے منع فرمایا مگر جب اس کیساتھ (اس کا شوہر یا) کوئی اور محرم رشتہ دار موجود ہو۔

647: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ اکیلا نہ ہو مگر اس صورت میں کہ اس کا محرم اس کیساتھ ہو۔ اور نہ عورت (اکیلے) سفر کرے مگر کسی محرم رشتہ دار کیساتھ۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میری بیوی نے حج کو جانے کا ارادہ کیا ہے اور میرا نام فلاں لشکر میں لکھا گیا ہے (یعنی مجاہدین میں میرا نام لکھا گیا ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو جا اور

اپنی بیوی کیساتھ حج ادا کر

باب: بچے کا حج اور اس کا اجر اسے حج کرانے والے کیلئے ہے۔

648: سیدنا ابن عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اونٹوں پر سوار کچھ لوگ (مقامِ) روحاء میں ملے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا کہ مسلمان۔تب ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔پھر ایک عورت نے ایک بچے کو ہاتھوں سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اس کا حج صحیح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہاں صحیح ہے اور اسکا ثواب تم کو ہے (یعنی ماں باپ کو)

باب: جو آدمی سوار نہ ہوسکتا ہو اس کی طرف سے حج کرنے کا بیان۔

649: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ سیدنا فضل بن عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے سوار تھے پس خثعم قبیلہ کی ایک عورت آئی اور وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پوچھنے لگی اور سیدنا فضل اس کی طرف دیکھنے لگے،تو وہ فضل کو دیکھنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فضلؓ کا منہ دوسری طرف پھیر دیا۔غرض اس عورت نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، اور میرا باپ (اتنا) بوڑھا ہے کہ سواری پر سوار نہیں ہوسکتا۔کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا ذکر ہے۔

باب: حائضہ اور نفاس والی کے احرام کا بیان۔

650: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسماء بنت عمیس کو محمد بن

ابی بکر کے پیدا ہونے کا نفاس ذوالحلیفہ کے سفر میں شروع ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا ابوبکرؓ کو حکم کیا کہ ان سے کہیں کہ نہائیں اور لبیک پکاریں۔

باب: حج اور عمرہ کے میقات کا بیان۔

651: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اہل مدینہ کیلئے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کیلئے جحفہ اور اہل نجد کیلئے قرن المنازل اور اہل یمن کیلئے یلملم کو میقات فرمایا۔ اور یہ سب میقاتیں ان لوگوں کیلئے بھی ہیں جو ان ملکوں میں رہتے ہیں اور ان کیلئے بھی جو اور ملکوں سے حج یا عمرہ کی نیت سے وہاں آئیں۔ پھر جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہوں یعنی مکہ سے قریب تو وہ وہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ سے ہی لبیک پکاریں۔

652: سیدنا ابوزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے سنا (جب) ان سے احرام باندھنے کی جگہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا اور میرے خیال میں انہوں نے یہ مرفوعاً بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ والوں کیلئے اہلال (احرام باندھنے کی جگہ) ذوالحلیفہ ہے اور دوسرا رستہ جحفہ ہے اور عراق والوں کیلئے احرام باندھنے کی جگہ ذات العرق ہے اور نجد والوں کیلئے قرن ہے اور یمن والوں کی یلملم ہے۔

باب: احرام باندھنے سے پہلے محرم کیلئے خوشبو۔

653: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ان کے احرام کیلئے خوشبو لگائی، جب احرام باندھا (احرام باندھنے

سے پہلے)اور ان کے حلال ہونے کیلئے طوافِ افاضہ سے پہلے۔

654: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ گویا میں مشک کی چمک آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مانگ میں دیکھتی ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (اس وقت)احرام میں تھے۔

باب: کستوری سب سے اچھی خوشبو ہے۔

655: سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا ذکر کیا، جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھری تھی اور مشک تو بہت عمدہ خوشبو ہے۔

باب: عود اور کافور کا بیان۔

656: نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمرؓ جب خوشبو کی دھونی لیتے تو عود کی لیتے جس میں اور کچھ نہ ملا ہوتا، یا کافور کی (دھونی) لیتے اور اس کے ساتھ عود ڈالتے اور پھر کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی اسی طرح خوشبو لیتے تھے۔

باب: ریحان (خوشبودار پھول) کے بارے میں۔

657: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس کو خوشبودار گھاس دی جائے یا خوشبودار پھول دیا جائے تو وہ اس کو ردّ نہ کرے (یعنی لینے سے انکار نہ کرے)اس لئے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے۔

باب: مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سے احرام باندھنا۔

658: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ بیداء تمہارا وہی مقام ہے جہاں تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لبیک نہیں پکاری

مگر مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک ہے۔

باب: جب سے سواری اٹھے، اس وقت سے تلبیہ پکارنا۔

659: سیدنا عبید بن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے تمہیں چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو تمہارے ساتھیوں میں سے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ اے جریج کے بیٹے! وہ کونسے کام ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اوّل یہ کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم کعبہ کے کونوں میں سے (طواف کے وقت) ہاتھ نہیں لگاتے ہو مگر دو کونوں کو جو یمن کی طرف ہیں۔ دوسرے یہ کہ تم سبتی جوتے پہنتے ہو۔ تیسرے یہ کہ (زعفران و ورس وغیرہ سے داڑھی) رنگتے ہو۔ چوتھے یہ کہ جب تم مکہ میں ہوتے تھے، تو لوگوں نے چاند دیکھتے ہی لبیک پکارنا شروع کر دی تھی مگر آپ نے آٹھ ذی الحجہ کو پکاری۔ پس سیدنا عبداللہؓ نے جواب دیا کہ (سنو!) ارکان تو میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کو چھوتے ہوں سوا ان کے جو یمن کی طرف ہیں اور سبتی جوتے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بھی ایسے جوتے پہنتے تھے جس میں بال نہ ہوں اور اسی میں وضو کرتے تھے (یعنی وضو کر کے گیلے پیر میں اس کو پہن لیتے تھے) پس میں بھی اس کو دوست رکھتا ہوں کہ میں بھی اسی کو پہنوں۔ رہی زردی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ بھی اس سے رنگتے تھے (یعنی بالوں کو یا کپڑوں کو) تو میں بھی پسند کرتا ہوں کہ اس سے رنگوں اور لبیک، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لبیک پکارا ہو مگر جب اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سوار کر کے اٹھی (یعنی مسجد ذوالحلیفہ کے پاس)۔

باب: حج کا تلبیہ مکہ سے پکارنے کا بیان۔

660: سیدنا جابرؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوئے حج مفرد کو آئے، (شاید ان کا اور بعض صحابہ' کا احرام ایسا ہی ہو اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو قارن تھے) اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عمرہ کے احرام کیساتھ آئیں، یہاں تک کہ جب (مقامِ) سرف میں پہنچے تو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں۔ پھر جب ہم مکہ میں آئے اور کعبہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی، تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم کیا کہ جس کیساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے (یعنی حلال ہو جائے) تو ہم نے کہا کہ کیسا حل؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مکمل حلال ہو جانا، تو پھر ہم نے احرام بالکل کھول دیا۔ راوی نے کہا کہ پھر ہم نے اپنی عورتوں سے جماع کیا، خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے اور اس وقت ہمارے اور عرفہ میں چار راتوں کا فرق باقی تھا۔ پھر ترویہ کے دن (یعنی ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ) کو (حج کیلئے) احرام باندھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انہیں روتے ہوئے پایا، تو پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہو گئی ہوں اور لوگ احرام کھول چکے ہیں، اور میں نہ تو احرام کھول سکی، نہ طواف کر سکی، اب لوگ حج کو جا رہے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی سب بیٹیوں پر لکھ دی ہے، پس تم غسل کرو (یعنی احرام کیلئے) اور حج کا احرام باندھ لو تو انہوں نے ایسا ہی کیا اور وقوف کی جگہوں میں وقوف کیا، یہاں تک کہ جب پاک ہوئیں تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہو گئیں تو انہوں نے کہا کہ یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں اپنے دل میں ایک بات پاتی ہوں کہ میں نے طواف (یعنی طوافِ قدوم) نہیں کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن ص (بن ابی بکر ص)! ان کو تنعیم میں لے جا کر عمرہ کرا لاؤ۔ یہ معاملہ اس شب کو ہوا جب محصب میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

باب: تلبیہ کا بیان۔

661: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب اونٹنی پر سوار ہوئے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک سیدھی کھڑی ہو گئی، تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لبیک فرمائی یعنی "میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بیشک سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے، ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں"۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تلبیہ ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ اس میں یہ کلمات زیادہ پڑھتے تھے کہ "میں حاضر ہوں (تیری خدمت میں) میں حاضر ہوں، (تیری خدمت میں) میں حاضر ہوں اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ میں حاضر ہوں اور تیری ہی طرف رغبت کرتا ہوں اور عمل تیرے ہی لئے ہے"۔

باب: حج اور عمرہ کے تلبیہ کا بیان۔

662: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج اور عمرہ (دونوں) کا احرام باندھا اور فرمایا "لبیک عمرۃ وحجاً" یعنی (اے اللہ) میں حاضر ہوں عمرہ اور حج کی نیت سے۔ حاضر ہوں عمرہ اور حج کی

نیت ہے۔

663: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جان ہے، ابن مریم 6 ضرور لبیک پکاریں گے "رَوْحا" گھاٹی میں۔ یا تو وہ حج کر رہے ہوں گے یا عمرہ کر رہے ہوں گے، یا پھر حج اور عمرہ دونوں ادا کر رہے ہوں گے۔

باب: صرف حج مفرد کے بیان میں۔

664: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ حج مفرد کی لبیک پکاری۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج مفرد کی لبیک پکاری۔

665: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج افراد کیا (یعنی صرف حج کیا)۔

باب: حج اور عمرہ کو ملانے (حج قران) کا بیان۔

666: سیدنا بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ سیدنا انسؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکارتے ہوئے سنا۔ بکر نے کہا کہ میں نے یہی حدیث سیدنا ابن عمرؓ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صرف حج کی لبیک پکاری۔ پس میں سیدنا انسؓ سے ملا اور ان سے کہا کہ سیدنا ابن عمرؓ تو یوں کہتے ہیں تو سیدنا انسؓ نے کہا کہ تم لوگ ہمیں بچہ سمجھتے ہو، میں نے بخوبی سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے، لبیک ہے عمرہ کی اور حج کی۔

باب: حج تمتع کا بیان۔

667: سیدنا عمران بن حصین ؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ حج تمتع کیا اور اسکے بارے میں قرآن نہیں اترا (یعنی اس سے نہی میں) جس شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

(مراد سیدنا عمرؓ ہیں کہ وہ حج تمتع سے منع کرتے تھے)۔[مقام غور ہے کہ سیدنا عمرؓ جیسے صحابی کی بات جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بات کے خلاف تھی تو صحابہ کرام نے سیدنا عمرؓ کی بات کا انکار کر دیا، اور آج ہم اور ہمارے علماء (منہ سے بھلے اقرار نہ کریں لیکن عملاً) اماموں کی بات کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بات (احادیث) چھوڑ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سیدھا رستہ دکھائے آمین]

668: سیدنا عمران بن حصینؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا۔

669: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ آئے اور ہم حج کی لبیک پکارتے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس احرامِ حج کو احرامِ عمرہ کر ڈالیں۔

باب: جس نے حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو۔

670: موسیٰ بن نافع کہتے ہیں کہ میں حج کیساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھانے (حج تمتع) کی غرض سے یومِ ترویہ سے چار روز قبل مکہ آیا تو لوگوں نے مجھے کہا کہ تیرا حج تو اہل مکہ کا حج ہے۔ تب میں نے عطاء بن ابی رباح کے پاس آیا اور ان سے مسئلہ دریافت کیا تو عطاء نے کہا کہ مجھ سے سیدنا جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ حج کیا جس سال آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ ہدی

تھی (یعنی حجۃ الوداع میں اس لئے کہ ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک ہی حج کیا ہے) اور بعض لوگوں نے صرف حج مفرد کا احرام باندھا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم احرام کھول ڈالو اور بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کی سعی کرو اور بال کم کرا لو اور حلال رہو، یہاں تک کہ جب ترویہ کا دن ہو (یعنی آٹھ ذوالحجہ) تو حج کی لبیک پکارو اور تم جو احرام لے کر آئے ہو اس کو حج تمتع کر ڈالو (یعنی اگرچہ وہ احرام حج کا ہے مگر عمرہ کر کے کھول لو اور پھر حج کر لینا تو یہ حج تمتع ہو جائے گا) لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اسے تمتع کیسے بنائیں، حالانکہ ہم نے حج کا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہی کرو جس کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ اس لئے کہ میں اگر قربانی کو ساتھ نہ لاتا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسا تم کو حکم دیتا ہوں مگر یہ کہ میرا احرام کھل نہیں سکتا جب تک کہ قربانی اپنے محل (یعنی ذبح خانہ) تک نہ پہنچ جائے۔ پھر لوگوں نے اسی طرح کیا (جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا تھا)۔

باب: (عمرہ کا) احرام کھول دینے کا حکم منسوخ ہے اور حج عمرہ کو پورا کرنے کا حکم۔

671: سیدنا ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ کی کنکریلی زمین میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے (یعنی وہاں منزل کی ہوئی تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جس نیت سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ تم قربانی ساتھ لائے ہو؟ میں نے کہا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ اور

صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالو۔ پس میں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی، پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا (یہ ان کی محرم تھی) تو اس نے میرے سر میں کنگھی کی اور میرا سر دھو دیا۔ پھر میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں لوگوں کو یہی فتویٰ دینے لگا۔ (یعنی جو بغیر قربانی کے حج پر آئے تو وہ عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دے، پھر یوم الترویہ 8۔ ذوالحج کو دوبارہ حج کا احرام باندھے لیکن) ایک مرتبہ میں حج کے مقام پر کھڑا تھا کہ اچانک ایک شخص آیا، اس نے کہا کہ (تو تو احرام کھولنے کا فتویٰ دیتا ہے) آپ جانتے ہیں کہ امیر المؤمنین سیدنا عمرؓ نے قربانی کے متعلق نیا کام شروع کر دیا۔ (یعنی عمرؓ کا کہنا تھا کہ عمرہ کر کے احرام کو کھولنا نہیں چاہیئے) تو میں نے کہا اے لوگو! ہم نے جس کو اس مسئلے کا فتویٰ دیا ہے اس کو رک جانا چاہیئے۔ کیونکہ امیر المؤمنین سیدنا عمرؓ آنے والے ہیں لہٰذا ان کی پیروی کرو۔ جب سیدنا عمرؓ آئے تو میں نے کہا، امیر المؤمنین آپ نے قربانی کے متعلق یہ کیا نیا مسئلہ بتایا ہے؟ تو سیدنا عمرؓ نے فرمایا: اگر آپ اللہ کی کتاب قرآن پر عمل کریں تو قرآن کہتا ہے: ﴿واتموا الحج والعمرۃ للہ﴾ یعنی حج اور عمرہ کو اللہ کیلئے پورا کرو (یعنی احرام نہ کھولو) اور اگر آپ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت پر عمل کریں تو ان کا اپنا طریقہ یہ تھا کہ انہوں نے احرام اس وقت تک نہ کھولا جب تک قربانی نہ کر لی۔

672: سیدنا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ حج تمتع نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ' کیلئے خاص تھا۔ (سیدنا ابوذرؓ کا اپنا قول ہے، حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہیں)۔

باب: حج قران میں قربانی کرنا۔

673: نافع سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ ایام فتنہ میں عمرے کو نکلے اور کہا کہ اگر میں بیت اللہ سے روکا گیا، تو ویسا ہی کریں گے جیسا کہ ہم نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ میں کیا تھا۔ پھر عمرہ کا احرام کر کے نکل کر چلے یہاں تک کہ (مقامِ) بیداء پر پہنچے (جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی لبیک اکثر صحابہ' نے حجۃ الوداع میں سنی تھی) تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونوں سے اہلال کر سکتے ہیں تو میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ اور چلے یہاں تک کہ بیت اللہ پہنچ کر طواف کیساتھ سات چکر لگائے۔ اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کی، اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا اور اسی کو کافی سمجھا اور قربانی کی۔

باب: حج تمتع میں قربانی کا بیان۔

674: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج کیساتھ عمرہ ملا کر حج تمتع کیا اور قربانی کی اور قربانی کے جانور ذی الحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے اور شروع میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عمرہ کی لبیک پکاری پھر حج کی لبیک پکاری، اور اسی طرح لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ حج کیساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھایا اور لوگوں میں سے کسی کے پاس قربانی تھی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھ لائے تھے، اور کسی کے پاس قربانی نہیں تھی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ میں پہنچے تو لوگوں سے فرمایا: جو قربانی لایا ہو وہ جن چیزوں سے احرام کی وجہ سے دور ہے، حج سے فارغ ہونے تک کسی چیز سے بھی حلال نہ ہو۔ اور جو قربانی نہ لایا ہو تو وہ بیت اللہ کا طواف، اور صفا و مروہ کی سعی کر کے اپنے بال کتر ڈالے اور احرام کھول ڈالے۔ پھر (آٹھ ذوالحجہ کو) حج کی لبیک پکارے اور چاہیے کہ (حج کے بعد) قربانی کرے اور جس کو قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے جب اپنے گھر پہنچے تب رکھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب مکہ میں آئے تو

پہلے پہل حجرِ اسود کو بوسہ دیا پھر سات میں سے تین چکر دوڑ کر لگائے اور (جسے رمل کہتے ہیں) اور چار بار چل کر طواف کیا (جیسے عادت کے موافق چلتے ہیں) پھر جب طواف سے فارغ ہو چکے تو مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعتیں ادا کیں۔ پھر سلام پھیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوئے اور صفا اور مروہ کے بیچ میں سات بار سعی کی اور پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا ان چیزوں میں سے جن کو بہ سبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہاں تک کہ حج سے بالکل فارغ ہو گئے اور اپنی قربانی یوم النحر یعنی ذوالحجہ کی دس تاریخ کو ذبح کی اور مکہ آ کر بیت اللہ کا طوافِ افاضہ کیا، پھر ہر چیز کو اپنے اوپر حلال کر لیا جن کو احرام میں حرام کیا تھا۔ اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے، انہوں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیا تھا۔

باب: (کسی عذر کی بنا پر) عمرہ چھوڑ کر حج کو اختیار کر لینا۔

675: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ حجۃ الوداع میں نکلے اور کسی نے عمرہ کا اور کسی نے حج کا احرام باندھا۔ جب مکہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور قربانی نہیں لایا، وہ احرام کھول ڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی لایا ہے، وہ نہ کھولے جب تک قربانی ذبح نہ کر لے اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے وہ حج پورا کرے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں حائضہ ہو گئی اور عرفہ کے دن تک حائضہ رہی۔ اور میں صرف نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھنے کا حکم دیا۔ کہتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب حج کر چکے تو میرے ساتھ عبدالرحمٰن (بن ابی بکرؓ) کو بھیجا کہ میں تنعیم سے (احرام باندھ کر) عمرہ کر

آؤں، وہ عمرہ جس کو میں نے پورا نہیں کیا تھا اور اس کا احرام کھولنے سے قبل حج کا احرام باندھ لیا تھا۔

باب: حج اور عمرہ میں شرط کرنا۔

676: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضباعہ رضی اللہ عنہا بنتِ زبیر بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ میں بھاری، بوجھل عورت ہوں اور میں نے حج کا ارادہ کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ حج کا احرام باندھ لو اور یہ شرط کرو کہ اے اللہ! میرا احرام کھولنا وہیں ہے جہاں تو مجھے روک دے۔ (راویٔ حدیث ابن عباسؓ نے) کہا کہ انہوں نے حج پا لیا (احرام کھولنے کی ضرورت نہیں پڑی)۔

باب: جو اس حالت میں احرام باندھے کہ اس پر جبہ اور خوشبو کا اثر باقی ہو، اس کو کیا کرنا چاہیئے؟۔

677: یعلیٰ بن منیہؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جعرانہ میں تھے اور وہ شخص ایک جبہ پہنے ہوئے تھا جس پر کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی یا یہ کہا کہ زردی کا کچھ اثر تھا۔ اس نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے عمرے کے (طریقے کے) متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی اترنے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایک کپڑا اوڑھا دیا گیا۔ یعلیٰؓ کہتے ہیں کہ مجھے آرزو تھی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی اترتی ہو۔ پھر کہتے ہیں کہ سیدنا عمرؓ نے کہا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ نبی صلی اللہ

علیہ والہ وسلم کو دیکھو جبکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی اترتی ہو؟ پھر سیدنا عمرؓ نے کپڑے کا کونہ اٹھا دیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس طرح ہانپتے اور خراٹے لیتے تھے راوی نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا جیسے جوان اونٹ ہانپتا ہو۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے وحی تمام ہو چکی تو فرمایا کہ عمرہ کے بارے میں پوچھنے والا سائل کہاں ہے؟ (اور فرمایا کہ) اپنے کپڑے وغیرہ سے زردی کا یا فرمایا کہ خوشبو وغیرہ کا اثر دھوڈالو اور اپنا کرتہ اتار ڈالو اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔

باب: محرم کون سے لباس سے اجتناب کرے؟

678: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کپڑوں کی قسم میں سے کیا (کونسے کپڑے) پہنے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نہ کرتے پہنو نہ عمامے باندھو، نہ پاجامے پہنو، نہ باران کوٹ اوڑھو اور نہ موزے پہنو مگر جو چپل نہ پائے وہ موزے اس صورت میں پہن لے کہ ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ ایسے کپڑے پہنو جس میں زعفران لگا ہو یا ''ورس'' میں رنگا ہوا ہو۔

679: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ پاجامہ اس (محرم) کیلئے ہے جو تہبند نہ پائے اور موزہ اس (محرم) کیلئے ہے جو نعلین نہ پائے۔

باب: محرم کیلئے شکار کا بیان۔

680: سیدنا صعب بن جثامہ اللیثیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایک جنگلی گدھے کا گوشت ہدیہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(مقامِ) ابواء یا ودّان میں تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے واپس کر دیا۔ کہتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرے چہرے پر ملال دیکھا تو فرمایا: ہم نے کسی اور وجہ سے واپس نہیں کیا، فقط اتنا ہے کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

681: طاؤس سیدنا ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ زید بن ارقمؓ آئے تو سیدنا عبداللہؓ نے ان کو یاد دلا کر کہا کہ تم نے شکار کے گوشت کی خبر کیسے دی تھی جو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایک عضو شکار کے گوشت کا ہدیہ دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں، اس لئے ہم نہیں کھاتے۔

باب: محرم کیلئے شکار کے گوشت کا حکم ہے جسے کسی حلال آدمی نے شکار کیا ہو

682: سیدنا ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم حج کیلئے نکلے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ تھے۔ سیدنا ابوقتادہؓ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا، جن میں ابوقتادہ بھی تھے کہ تم ساحل بحر کی راہ لو یہاں تک کہ مجھ سے ملو۔ پھر ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی۔ پھر جب وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف پھرے تو ان تمام لوگوں نے احرام باندھ لیا سوائے سیدنا ابوقتادہؓ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندھا۔ غرض وہ راہ میں چلے جاتے تھے کہ انہوں نے چند وحشی گدھوں کو دیکھا اور سیدنا ابوقتادہؓ نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک گدھی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ پھر ان کے سب ساتھی اترے اور اس کا گوشت کھایا۔ سیدنا ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے (شکار کا) گوشت کھایا اور ہم محرم تھے۔ کہتے ہیں پھر باقی کا گوشت ساتھ لے لیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کے پاس پہنچے تو عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم نے احرام باندھ لیا تھا، اور ابوقتادہؓ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہم نے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابوقتادہ نے ان پر حملہ کر کے ان میں سے ایک کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو ہم اترے اور ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اور پھر خیال آیا کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں اور احرام باندھے ہوئے ہیں؟ تو اس کا باقی گوشت ہم لیتے آئے ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس کا حکم کیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ ابوقتادہ کہتے ہیں! تو انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پس اس کا جو گوشت باقی ہے وہ کھاؤ (اور کچھ حرج نہیں)۔

باب: محرم کونسے جانور کو قتل کر سکتا ہے؟

683: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور موذی ہیں کہ حرم کی حدود سے باہر اور حرم کی حدود کے اندر مارے جائیں۔ ان میں سانپ، چتکبرا کوا، چوہا، پاگل کتا اور چیل شامل ہیں۔

684: سیدنا ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ ان کو حرم میں اور احرام کی حالت میں قتل کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے، وہ جانور یہ ہیں: 1۔ چوہا۔ 2۔ بچھو۔ 3۔ کوا۔ 4۔ چیل۔ 5۔ پاگل کتا۔

باب: محرم کیلئے پچھنے لگوانے کا بیان۔

685: سیدنا ابن بحینہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مکہ کی راہ میں اپنے سر کے درمیانی حصہ میں پچھنے لگوائے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم احرام کی

حالت میں تھے۔

باب: محرم انسان اپنی آنکھوں میں دوا ڈال سکتا ہے۔

686: نبیہ بن وھب کہتے ہیں کہ ہم ابان بن عثمان کے ساتھ نکلے اور جب (مقامِ) ملل (جو کہ مکہ کی راہ میں مدینہ سے اٹھائیس میل پر ہے) میں پہنچے تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ اور جب روحاء (مقام) پر پہنچے اور درد شدید ہو گیا تو انہوں نے ابان بن عثمان سے (علاج کا) پوچھنے کیلئے آدمی بھیجا۔ انہوں نے کہا ایلوے کا لیپ کرو، اس لئے کہ سیدنا عثمانؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کہ جب مرد کی آنکھیں دکھنے لگیں اور وہ احرام باندھے ہوئے ہو تو ان پر ایلوے کا لیپ کرے۔

باب: محرم اپنے سر کو دھو سکتا ہے۔

687: سیدنا عبداللہ بن حنین نے سیدنا عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہؓ سے روایت کی کہ ان دونوں میں (مقامِ) ابواء میں تکرار ہوئی۔ (اس بات میں کہ) سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ محرم سر دھو سکتا ہے اور سیدنا مسورؓ نے کہا کہ نہیں (دھو سکتا) چنانچہ عبداللہ بن حنین نے کہا کہ مجھے سیدنا ابن عباسؓ نے سیدنا ابو ایوبؓ کے پاس یہ پوچھنے کیلئے بھیجا تو میں نے ان کو پایا کہ وہ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں نہا رہے تھے اور وہ ایک کپڑے کی آڑ میں تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں اور مجھے عبداللہ بن عباسؓ نے تمہاری طرف یہ پوچھنے کیلئے بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم احرام میں سر کیسے دھوتے تھے۔ پس سیدنا ابو ایوبؓ نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑے پر رکھے اور اسے تھوڑا سا جھکا دیا یہاں تک کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا۔ اور اس آدمی

ہے، جوان کے سر پر پانی ڈال رہا تھا، پانی ڈالنے کا حکم دیا تو اس نے آپ (کے سر) پر پانی ڈالا۔ پھر وہ اپنے سر کو ہلاتے تھے اور اپنے ہاتھ سے آگے اور پیچھے ملتے تھے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایسے ہی (سر دھوتے) دیکھا ہے۔

باب: محرم پر فدیہ کے بیان میں۔

688: سیدنا عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ میں سیدنا کعبؓ کے پاس مسجد میں بیٹھا تھا۔ میں اس آیت ﴿ففدیۃ من صیام او صدقۃ اونسک﴾ کے متعلق پوچھا تو سیدنا کعبؓ نے کہا کہ یہ میرے بارے میں اتری تھی۔ (پھر سارا قصہ بیان کیا کہ) میرے سر میں تکلیف تھی تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس اس حال میں لے جایا گیا کہ میرے سر سے میرے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ گمان تک نہ تھا کہ تجھے اتنی تکلیف ہوگی۔ اچھا! تمہارے پاس بکری ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿ففدیۃ من صیام او صدقۃ اونسک﴾ (یعنی حج کے موقعہ پر احرام کی حالت میں اپنے بال اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک قربانی نہ کرلو، البتہ کسی کو سر میں تکلیف ہو تو وہ سر منڈوالے لیکن اس کے ساتھ کفارہ ادا کرے یا تو روزے رکھے یا صدقہ یا قربانی کرے)۔ (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے) فرمایا کہ یا تو تین روزے رکھنے ہوں گے یا چھ مساکین کو کھانا کھلانا ہوگا، یا نصف صاع (یعنی سوا کلو کھانا) گندم وغیرہ فی کس چھ مساکین کو دینی ہوگی۔ اور (کعبؓ نے) فرمایا کہ یہ آیت نزول کے لحاظ سے تو میرے ساتھ خاص ہے لیکن عمل کے لحاظ سے تمام لوگوں کیلئے عام ہے۔

باب: جو شخص احرام کی حالت میں فوت ہو جائے، اس کیساتھ کیا کیا جائے؟۔

689: سیدنا ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اونٹ سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی جس سے وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو اسی کے دو کپڑوں (یعنی احرام کی چادروں) میں کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اٹھائے گا۔

باب: ذی طویٰ میں رات گذارنا اور مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا۔

690: نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمرؓ مکہ میں جاتے ہوئے ذی طویٰ میں رات گزارتے، پھر صبح غسل کرتے اور پھر دن کے وقت مکہ میں داخل ہوتے تھے اور ذکر کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

باب: مکہ و مدینہ میں ایک راستے سے داخل ہو اور دوسرے راستے سے نکلے۔

691: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب (مدینہ سے) نکلتے تو شجرہ کی راہ سے نکلتے اور معرس کی راہ سے داخل ہوتے (معرس مدینہ سے چھ میل پر ایک مقام ہے) اور جب مکہ میں داخل ہوتے تو اوپر کے ٹیلے سے داخل ہوتے اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے نکلتے۔

باب: حاجیوں کے مکہ مکرمہ میں اترنے کے بیان میں۔

692: سیدنا اسامہ بن زید بن حارثہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر رہائش فرمائیں گے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر یا چاردیواری چھوڑی ہے؟ (کہ وہاں رہائش کرینگے) کیونکہ ابو طالب کے وارث تو عقیل اور

طالب ہوئے تھے اور سیدنا علیؓ اور سیدنا جعفرؓ کسی چیز کے وارث نہیں ہوئے تھے۔ کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور عقیل اور طالب مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ (اس وجہ سے مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے)۔

باب: طواف اور سعی میں رمل کرنا (یعنی تیز چلنا یا دوڑنا)۔

693: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب حج یا عمرہ میں پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے، پھر چار بار چلتے، پھر دو رکعت نماز پڑھتے پھر صفا اور مروہ کی سعی کرتے۔

694: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں دوڑتے ہوئے طواف کیا۔

695: سیدنا ابوالطفیل کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباسؓ سے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے طواف میں تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا سنت ہے؟ اس لئے کہ تمہارے لوگ کہتے ہیں کہ وہ سنت ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ سچے بھی جھوٹے بھی ہیں۔ میں نے پوچھا اس کا کیا مطلب کہ انہوں نے سچ بولا اور جھوٹ کہا؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا، کہ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب بیت اللہ شریف کا طواف ضعف اور لاغری و کمزوری کے سبب نہیں کر سکتے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حسد رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا کہ تین بار رمل کریں اور چار بار عادت کے موافق چلیں (غرض یہ ہے کہ انہوں نے اس فعل کو جو سنت مؤکدہ مقصودہ سمجھا، یہ ان کا جھوٹ تھا باقی بات سچ تھی) پھر میں نے کہا کہ ہمیں صفا اور مروہ کے درمیان میں سوار ہو کر سعی کرنے کے بارے میں بتائیے کہ کیا یہ سنت

ہے؟ کیونکہ آپ کے لوگ اسے سنت کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی۔ میں نے کہا کہ اس کا کیا مطلب؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو لوگوں کی بھیڑ ایسی ہوئی کہ کنواری عورتیں تک باہر نکل آئیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ہیں یہ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے (یعنی ہٹو بچو، جیسے امرائے دنیا کے واسطے ہوتی ہے، ویسی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے نہ ہوتی تھی) پھر جب لوگوں کی بڑی بھیڑ ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوار ہو گئے اور پیدل سعی کرنا افضل ہے (یعنی اتنا جھوٹ ہوا کہ جو چیز بضرورت ہوتی تھی اس کو بلاضرورت سنت کہا باقی سچ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سوار ہو کر سعی کی)۔

باب: طواف کے دوران حجر اسود کا بوسہ۔

696: عبداللہ بن سرجس کہتے ہیں کہ میں نے اصلع (یعنی جس کے سر پر بال نہ ہوں، اس سے مراد سیدنا عمرؓ ہیں) کو دیکھا (اس سے معلوم ہوا کہ کسی کا لقب اگر مشہور ہو جائے اور وہ اس سے بُرا نہ مانے تو اس لقب سے اسے یاد کرنا درست ہے اگرچہ دوسرا شخص بُرا مانے) اور وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا (اس قول سے بت پرستوں اور گور (قبر) پرستوں اور چلہ پرستوں کی نانی مر گئی جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مرادیں دیں گے اس لئے کہ جب حجر اسود جو یمین اللہ ہے اس کا بوسہ بھی اتباع رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سبب سے ہے نہ

اس خیال سے کہ ضرر رساں یا نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزیں جن کا بوسہ کہیں ثابت نہیں بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا؟)۔

باب: طواف میں رکنین یمانیین (حجر اسود اور رکن یمانی) کا استلام۔

697: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے، تب سے میں نے (بھی ان کا استلام) نہیں چھوڑا نہ سختی میں نہ آرام میں (یعنی کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا)۔

698: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو رکنین یمانیین (حجر اسود اور رکن یمانی) کے علاوہ استلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (یعنی دوسرے دو ارکان کا استلام نہیں کیا)۔

باب: سوار ہو کر طواف کرنا۔

699: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے۔ (سوار اس لئے ہوئے) تا کہ لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ اونچے ہو جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مسائل پوچھیں، اس لئے کہ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بہت گھیرا ہوا تھا۔

باب: عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا۔

700: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اپنے بیمار ہونے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں کے پیچھے سے سوار ہو کر طواف کر لو۔ پس انہوں نے کہا کہ میں

طواف کرتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیت اللہ کی ایک طرف نماز پڑھ رہے تھے جس میں سورۂ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

باب: صفا مروہ کے درمیان طواف اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ان الصفا والمروۃ من شعائر اللّٰہ﴾ کے بیان میں۔

701: عروہ کہتے ہیں کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اگر میں صفا مروہ کی سعی نہ کروں تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے پوچھا کیوں؟ عروہ نے کہا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پھر جو کوئی حج یا عمرہ کرے اور ان کا طواف کرے تو گناہ نہیں" [البقرۃ: 158]۔ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر یہ بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہیں۔ اور یہ بات تو انصار کے لوگوں کے بارے میں اتری کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو زمانہ جاہلیت میں مناۃ کے نام سے لبیک پکارا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیں صفا اور مروہ میں سعی کرنا درست نہیں۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ حج کو آئے تو انہوں نے اس بات کا ذکر کیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ پس مجھے اپنی جان کی قسم ہے اس کا حج پورا نہ ہوگا جو صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کسی کا حج اور عمرہ پورا نہیں ہوتا، جب تک صفا اور مروہ کا طواف (یعنی سعی) نہ کرے۔

باب: صفا مروہ کے درمیان سعی (سات چکر) صرف ایک بار ہے۔

702: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف ایک دفعہ سعی کی

ہے۔ (یعنی مکہ میں جاتے ہی طواف کے بعد۔ پھر طواف افاضہ کے وقت نہیں کی)۔

باب: اس آدمی پر کیا لازم آتا ہے جو حج کا احرام باندھے اور مکہ مکرمہ میں طواف اور سعی کرنے کیلئے آئے۔

703: وبرہ (یعنی ابن عبدالرحمن) کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ مجھے عرفات میں جانے سے پہلے طواف کرنا صحیح ہے؟ سیدنا ابن عمرؓ نے کہا کہ ہاں تو اس نے کہا کہ سیدنا ابن عباسؓ تو کہتے ہیں کہ عرفات میں جانے سے پہلے طواف نہ کرو۔ سیدنا ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج کیا اور عرفات میں جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا۔ تو اگر تو (اپنے ایمان میں) سچا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا قول لینا بہتر ہے یا سیدنا ابن عباسؓ کا؟ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقامِ عبرت ہے کہ سیدنا ابن عباس جیسے جلیل القدر فقیہ صحابی کی بات جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بات کے خلاف ہو تو اُن کی بات کی طرف دیکھنے کی بھی اجازت نہیں ہے چہ جائیکہ آج کی طرح ائمہ یا پیر و مرشد کی باتوں پر بلا چوں چرا اس عمل کو دین سمجھ لیا جائے]۔ ایک دوسری روایت میں ہے، سیدنا ابن عمرؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی۔

704: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے سیدنا ابن عمرؓ سے پوچھا کہ ایک شخص عمرہ کیلئے آیا اور بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد صفا مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بی بی سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ میں آئے

اور سات چکروں میں بیت اللہ کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا اور مروہ کے درمیان سات بار سعی کی اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اسوۂ حسنہ ہے۔

باب: کعبہ شریف میں داخل ہونے، اس میں نماز پڑھنے اور دعا مانگنے کا بیان

705: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فتح مکہ کے دن آئے اور کعبہ کے صحن میں اترے۔ اور (کعبہ کے کلید بردار) عثمان بن طلحہؓ کے پاس کہلا بھیجا تو وہ چابی لائے اور دروازہ کھولا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سیدنا بلال اور سیدنا اسامہ اور عثمان بن طلحہ 'اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کرنے کا حکم دیا تو دروازہ بند کر دیا گیا۔ (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرام ') تھوڑی دیر ٹھہرے پھر دروازہ کھول دیا گیا تو میں سب لوگوں سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کعبہ کے باہر ملا اور سیدنا بلالؓ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے تھے۔ پس میں نے سیدنا بلالؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کہ کہاں؟ انہوں نے کہا کہ اپنے سامنے کے دوستونوں کے درمیان۔ اور میں بھول گیا کہ پوچھوں کتنی رکعتیں پڑھیں؟

706: ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ کیا تو نے سیدنا ابن عباسؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ تمہیں طواف کا حکم ہوا ہے اور کعبہ کے اندر جانے کا حکم نہیں ہوا۔ عطاء نے کہا کہ وہ اس کے اندر جانے سے منع نہیں کرتے، مگر میں نے ان کو سنا کہتے تھے کہ مجھے سیدنا اسامہ بن زیدؓ نے خبر دی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تو اس میں ہر طرف دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔ پھر جب نکلے تو قبلہ کے آگے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اس کے کناروں کا کیا حکم ہے اور اس کے کونوں میں نماز کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ

بیت اللہ شریف کے ہر طرف قبلہ ہے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حج کا بیان۔

707: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سیدنا جابر بن عبداللہؓ کے گھر گئے تو انہوں نے سب لوگوں کا (حال) پوچھا یہاں تک کہ جب میری باری آئی تو میں نے کہا کہ میں محمد بن علی ہوں سیدنا حسینؓ کا پوتا تو انہوں نے میری طرف (شفقت سے) ہاتھ بڑھایا اور میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے اوپر کا بٹن کھولا، پھر نیچے کا بٹن کھولا (یعنی شلوکے وغیرہ کے) اور پھر اپنی ہتھیلی میرے سینے پر دونوں چھاتیوں کے درمیان میں رکھی، میں ان دنوں نوجوان لڑکا تھا۔ پھر کہا کہ شاباش خوش آمدید، اے میرے بھتیجے! مجھ سے جو چاہو پوچھو پھر میں نے ان سے پوچھا اور وہ نابینا تھے اور اتنے میں نماز کا وقت آ گیا تو وہ ایک چادر اوڑھ کر کھڑے ہوئے کہ جب اس کے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر رکھتے تھے تو وہ اس چادر کے چھوٹے ہونے کے سبب سے نیچے گر جاتے تھے اور ان کی بڑی چادر ایک طرف تپائی پر رکھی ہوئی تھی۔ پھر انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی (یعنی امامت کی) پھر میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حج کے بارے میں خبر دیجئے (یعنی حجۃ الوداع سے) تو سیدنا جابرؓ نے اپنے ہاتھ سے نو 9 کا اشارہ کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نو برس تک مدینہ منورہ میں رہے اور حج نہیں کیا پھر لوگوں میں دسویں سال اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حج کو جانے والے ہیں تو مدینہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی چاہتے تھے اور ویسا ہی کام کریں (حج کرنے میں) جیسے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کریں۔ غرض ہم لوگ سب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکرؓ کو جنا۔ اور

انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ (نفاس کی حالت میں) اب کیا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ غسل کر کے ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسجد میں دو رکعت پڑھیں اور قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے، یہاں تک کہ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو لے کر سیدھی ہوئی (مقامِ) بیداء پر تو میں نے آگے کی طرف دیکھا کہ جہاں تک میری نظر گئی سوار اور پیدل لوگ ہی لوگ نظر آتے تھے اور اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف اور پیچھے بھی لوگوں کی ایسی ہی بھیڑ تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر قرآن شریف اترتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی اس کی حقیقت کو خوب جانتے تھے۔ اور جو کام آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیا وہی ہم نے بھی کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے توحید کیساتھ لبیک پکاری اور لوگوں نے بھی وہی لبیک پکاری جو اب لوگ پکارتے ہیں (یعنی نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی لبیک میں کچھ لفظ بڑھا کر پکارے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو روکا نہیں) اور پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسلسل لبیک ہی پکارتے ہی رہے۔ اور سیدنا جابرؓ نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہیں رکھتے اور عمرہ کو پہچانتے ہی نہ تھے بلکہ ایام حج میں عمرہ بجا لانا ایام جاہلیت سے برا جانتے تھے یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ میں آپ کیساتھ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رکن (یعنی حجر اسود) کو چھوا اور طواف میں تین بار رمل کیا (یعنی اچھل اچھل کر چھوٹے چھوٹے ڈگ رکھ کر اور شانے اچھال اچھال کر چلے) اور چار بار عادت کے موافق چلتے ہوئے طواف پورا کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی کہ ”مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرو“ اور مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان میں کیا پھر میرے باپ کہتے تھے اور میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ذکر کیا ہو

(اپنی طرف سے) مگر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ہی ذکر کیا ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں سورۃ ''اخلاص'' اور سورۃ ''کافرون'' پڑھیں۔ پھر حجر اسود کے پاس لوٹ کر گئے اور اس کو بوسہ دیا اور اس دروازہ سے نکلے جو صفا کی طرف ہے پھر جب صفا کے قریب پہنچے (صفا ایک پہاڑی کا نام ہے جو کعبہ کے دروازے سے بیس پچیس قدم پر ہے) تو یہ آیت پڑھی کہ ''صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں'' اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہم شروع کرتے ہیں جس سے اللہ نے شروع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صفا پر چڑھے، یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی بڑائی بیان کی (یعنی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا) اور کہا کہ ''کوئی معبود لائق عبادت نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا (یعنی دین کے پھیلانے کا اوا پنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مدد کا) اور اس نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی مدد کی اور اس اکیلے نے سب لشکروں کو شکست دی پھر اس کے بعد دعا کی، پھر ایسا ہی کہا، پھر دعا کی۔ غرض تین بار ایسا ہی کیا۔ پھر اترے اور مروہ کی طرف چلے، یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدم میدان کے بیچ میں اترے تو دوڑے یہاں تک کہ مروہ پر پہنچے۔ مروہ پر بھی ویسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر کیا تھا یعنی وہ کلمات کہے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا کی یہاں تک کہ جب مروہ پر آخری چکر مکمل ہو گیا (یعنی سات چکر ہو چکے) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے پہلے سے اپنا کام معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا (اور مکہ ہی میں خرید لیتا) اور اپنے اس احرامِ حج کو عمرہ کر ڈالتا۔ پس تم میں سے جس کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے (یعنی طواف وسعی ہو چکی اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے) اور اسکو عمرہ کر لے۔ (یہ سن کر) سراقہ بن جعشم

کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہمارے اسی سال کیلئے خاص ہے یا ہمیشہ کیلئے اس کی اجازت ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالیں اور دو مرتبہ فرمایا کہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اجازت ہے۔ اور سیدنا علیؓ یمن سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اونٹ لے کر آئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ ان میں سے ہیں جنہوں نے احرام کھول ڈالا تھا اور وہ رنگین کپڑے پہنے ہوئی تھیں اور سرمہ لگائے ہوئے تھیں۔ سیدنا علیؓ نے بُرا مانا تو انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے اس کا حکم فرمایا ہے۔ راوی نے کہا کہ سیدنا علیؓ عراق میں کہتے تھے کہ میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اس احرام کے کھولنے کے سبب سے غصہ کرتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گیا۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے اس کو بُرا جانا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا (یعنی میں نے ہی ان کو احرام کھولنے کا حکم دیا ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے حج کا ارادہ کرتے ہوئے کیا نیت کی تھی؟ تو میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا کہ اے اللہ! میں اسی کا احرام باندھتا ہوں جس کا تیرے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے باندھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ساتھ قربانی ہے (اس لئے میں نے احرام نہیں کھولا) اب تم بھی احرام نہ کھولو۔ سیدنا جابرؓ نے کہا کہ پھر وہ اونٹ جو سیدنا علیؓ یمن سے لائے تھے اور وہ جو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے ساتھ لائے تھے سب مل کر سو اونٹ ہو گئے۔ سیدنا جابرؓ نے کہا کہ پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اور جن کے ساتھ قربانی تھی (محرم ہی رہے) پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنی ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ) تو سب لوگ منیٰ کو چلے اور حج کی لبیک پکاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور فجر (پانچ نمازیں) پڑھیں۔ پھر تھوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے، وہ خیمہ جو بالوں کا بنا ہوا تھا (مقامِ) نمرہ میں لگانے کا حکم دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چلے اور قریش یقین کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مشعر الحرام میں وقوف کریں گے جیسے سب قریش کے لوگوں کی ایام جاہلیت میں عادت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہاں سے آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ عرفات پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا خیمہ نمرہ میں لگا ہوا پایا تو اس میں اترے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم سے قصواء اونٹنی تیار کی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وادی کے درمیان میں پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لوگوں پر خطبہ پڑھا۔ فرمایا: تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر (ایسے) حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے اور زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے دونوں پیروں کے نیچے رکھ دی گئی (یعنی ان چیزوں کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہو گئے اور پہلا خون جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور اس کو ہذیل نے قتل کر ڈالا (غرض میں اس کا بدلہ نہیں لیتا) اور اسی طرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا گیا (یعنی اس وقت کا چڑھا سود کوئی نہ لے) اور پہلے جو سود ہم اپنے یہاں کے سود میں سے چھوڑتے ہیں (اور طلب نہیں کرتے) وہ عباس ؓ بن عبد المطلب کا سود ہے اس لئے کہ وہ سب چھوڑ دیا گیا اور تم لوگ عورتوں کے بارہ میں اللہ سے ڈرو اس لئے کہ ان کو تم نے اللہ تعالیٰ کی امان سے لیا ہے اور تم نے ان کے ستر کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے حلال کیا ہے۔ اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں (یعنی تمہارے گھر

میں) جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو پھر اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسا مارو کہ ان کو سخت چوٹ نہ لگے (یعنی ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے، کوئی عضو ضائع نہ ہو، حسن صورت میں فرق نہ آئے کہ تمہاری کھیتی اجڑ جائے) اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ ان کی روٹی اور ان کا کپڑا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے اور میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے (وہ ہے) اللہ تعالیٰ کی کتاب ۔اور تم سے (قیامت میں) میرے بارہ میں سوال ہوگا تو پھر تم کیا کہو گے؟ ان سب نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی انگشت شہادت (شہادت کی انگلی) آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور لوگوں کی طرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اللہ ! گواہ رہنا، اے اللہ ! گواہ رہنا، اے اللہ ! گواہ رہنا۔تین بار (یہی فرمایا اور یونہی اشارہ کیا) پھر اذان اور تکبیر ہوئی تو ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑھائی اور ان دونوں کے درمیان میں کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنت و نفل وغیرہ) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوار کر موقف میں آئے اونٹنی کا پیٹ پتھروں کی طرف کر دیا اور پگڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور غروبِ آفتاب تک وہیں ٹھہرے رہے ۔زردی تھوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی تب (سوار ہوئے) سیدنا اسامہ ؓ کو پیچھے بٹھا لیا اور واپس (مزدلفہ کی طرف) لوٹے اور قصواء کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوہ کے آ (اگلے حصے) مورک سے لگ گیا تھا (مورک وہ جگہ ہے جہاں سوار بعض وقت تھک کر اپنا پیر جو لٹکا ہوا ہوتا ہے اس جگہ رکھتا ہے) اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیدھے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کہ اے لوگو! آہستہ آہستہ آرام سے چلو اور جب کسی ریت کی ڈھیری پر آ جاتے (جہاں

بھیڑ کم پاتے) تو ذرا مہار ڈھیلی کردیتے یہاں تک کہ اونٹنی چڑھ جاتی (آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو تکبیروں سے پڑھیں اور ان دونوں فرضوں کے بیچ میں نفل کچھ نہیں پڑھے (یعنی سنت وغیرہ نہیں پڑھی) پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیٹ رہے۔(سبحان اللہ کیسے کیسے خادم ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کہ دن رات آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سونے بیٹھنے، اٹھنے جاگنے، کھانے پینے پر نظر ہے اور ہر فعل مبارک کی یاد داشت وحفاظت ہے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے) یہاں تک کہ صبح ہوئی جب فجر ظاہر ہوگئی تو اذان اور تکبیر کیساتھ نمازِ فجر پڑھی پھر قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ مشعر الحرام میں آئے اور وہاں قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور اس کی توحید پکاری اور وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ بخوبی روشنی ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہاں سے طلوع آفتاب سے قبل لوٹے اور سیدنا فضل بن عباس ؓ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فضل ؓ ایک نوجوان اچھے بالوں والا گورا چٹا خوبصورت جوان تھا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چلے تو عورتوں کا ایک ایسا گروہ چلا جاتا تھا کہ ایک اونٹ پر ایک عورت سوار تھی اور سب چلی جاتی تھیں اور سیدنا فضل صان کی طرف دیکھنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فضل ؓکے چہرے پر ہاتھ رکھ دیا (اور زبان سے کچھ نہ فرمایا۔ سبحان اللہ یہ اخلاق کی بات تھی اور نہی عن المنکر کس خوبی سے ادا کیا) اور فضل ؓ نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا اور دیکھنے لگے (یہ ان کے کمال اطمینان کی وجہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اخلاق پر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھر اپنا ہاتھ ادھر پھیر کر ان کے منہ پر رکھ دیا تو فضل دوسری طرف منہ پھیر کر پھر دیکھنے لگے یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچے تب اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور بیچ کی راہ لی جو جمرہ کبریٰ پر جا نکلتی ہے، یہاں تک کہ

اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے (اور اسی کو جمرہ عقبہ کہتے ہیں) اور سات کنکریاں اس کو ماریں۔ ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے، ایسی کنکریاں جو چٹکی سے ماری جاتی ہیں (اور دانہ باقلا کے برابر ہوں) اور وادی کے بیچ میں کھڑے ہو کر ماریں (کہ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ داہنی طرف اور مکہ بائیں طرف رہا) پھر نحر کی جگہ آئے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر (یعنی قربان) کیئے، باقی سیدنا علیؓ کو دیئے کہ انہوں نے نحر کئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو اپنی قربانی میں شریک کیا اور پھر ہر اونٹ سے گوشت ایک ٹکڑا لینے کا حکم فرمایا۔ (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کے مطابق لے کر) ایک ہانڈی میں ڈالا اور پکایا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اور سیدنا علیؓ دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور اس کا شوربا پیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ میں پڑھی۔ پھر بنی عبدالمطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پانی بھرو اے عبدالمطلب کی اولاد! اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بھیڑ کر کے تمہیں پانی نہ بھرنے دیں گے تو میں بھی تمہارا شریک ہو کر پانی بھرتا (یعنی جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھرتے تو سنت ہو جاتا تو پھر ساری امت بھرنے لگتی اور ان کی سقایت جاتی رہتی) پھر ان لوگوں نے ایک ڈول آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس میں سے پیا۔

باب: منیٰ سے عرفات چلتے وقت تلبیہ اور تکبیر کا بیان۔

708: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب ہم صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے عرفات کی طرف چلے تو ہم میں سے کوئی لبیک پکارتا تھا اور کوئی تکبیر کہتا تھا۔

709: سیدنا محمد بن ابی بکر ثقفیؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا انس بن مالکؓ سے پوچھا اور وہ دونوں منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے کہ تم لوگ آج کے دن نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ سیدنا انسؓ نے کہا کہ کوئی ہم میں سے لا الٰہ الا اللہ کہتا تھا تو اس کو کوئی منع نہ کرتا تھا اور کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا تھا تو اس کو بھی کوئی منع نہ کرتا تھا۔

باب: عرفات میں وقوف اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ثم افیضوا من حیث افاض الناس﴾ کے متعلق۔

710: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ قریش اور وہ لوگ جو قریش کے دین پر تھے، مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور اپنے کو حُمس کہتے تھے (ابوالہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام قریش کا ہے اور ان کی اولاد کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اس لئے کہ وہ اپنے دین میں حمس رکھتے تھے یعنی تشدد اور سختی کرتے تھے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آئیں اور وہاں وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں۔ اور یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ ”وہیں سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں“۔

711: سیدنا جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ میرا ایک اونٹ کھو گیا، میں عرفہ کے دن اس کی تلاش میں نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوگوں کے ساتھ عرفات میں کھڑے ہیں تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو حمس کے لوگ ہیں یہ یہاں تک کیسے آ گئے؟ (یعنی قریش تو مزدلفہ سے آگے نہیں آتے تھے) اور قریش حمس میں شمار کئے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نہ جاتے تھے)۔

باب: عرفات سے لوٹنے اور مزدلفہ میں نماز کا بیان۔

712: کریب سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا اسامہ بن زیدؓ سے پوچھا کہ جب تم عرفہ کی شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے سوار تھے تو تم نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے جہاں لوگ نمازِ مغرب کیلئے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اونٹنی کو بٹھایا اترے اور پیشاب کیا۔ اور پانی بہانے کا ذکر سیدنا اسامہؓ نے نہیں کیا۔ پھر وضو کا پانی مانگا اور ہلکا سا وضو کیا، پورا نہیں (یعنی ایک ایک بار اعضاء دھوئے) اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! نماز؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب کی نماز کی تکبیر ہوئی اور لوگوں نے اونٹ بٹھائے اور کھولے نہیں یہاں تک کہ عشاء کی تکبیر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نمازِ عشاء پڑھائی پھر اونٹ کھول دیئے۔ میں نے کہا کہ پھر تم نے صبح کو کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ پھر سیدنا فضل بن عباسؓ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور میں قریش کے پہلے چلنے والوں کے ساتھ پیدل چلا۔

باب: عرفہ سے واپسی میں چلنے کی کیفیت کا بیان۔

713: عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میرے سامنے کسی نے سیدنا اسامہ بن زیدؓ سے پوچھا (یا انہوں نے کہا کہ میں نے خود سیدنا اسامہؓ سے پوچھا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو عرفات سے اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیسے چلتے تھے؟ (یعنی اونٹنی کو کس چال سے لئے جاتے تھے) تو انہوں نے کہا کہ میٹھی (آہستگی سے) چال چلاتے تھے پھر جب ذرا کھلی

جگہ پاتے یعنی جہاں بھیڑ کم ہوتی تو اس جگہ ذرا تیز کر دیتے۔

باب: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کا بیان۔

714: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھی اور ان دونوں (نمازوں) کے درمیان ایک رکعت بھی نہیں پڑھی اور مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں اور سیدنا عبداللہؓ بھی اسی طرح (مغرب اور عشاء) جمع کر کے پڑھتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے مل گئے۔

باب: مزدلفہ میں نماز مغرب اور عشاء (کی جماعت) ایک تکبیر سے۔

715: سیدنا سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کیساتھ لوٹ کر مزدلفہ میں آئے تو وہاں انہوں نے ہمیں مغرب اور عشاء ایک تکبیر سے پڑھائی۔ پھر لوٹے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں اسی مقام پر اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

باب: مزدلفہ میں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنے کا بیان۔

716: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہمیشہ نماز وقت پر ہی پڑھتے دیکھا مگر دو نمازیں۔ ایک مغرب و عشاء کہ مزدلفہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ملا کر پڑھیں اور (دوسری) اس کی صبح کو نمازِ فجر اپنے (مقروف) وقت سے پہلے پڑھی۔

باب: بھاری عورت کیلئے مزدلفہ سے رات کے وقت واپسی کی اجازت۔

717: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اُمّ المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا نے مزدلفہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے

اجازت مانگی کہ آپ سے پہلے منیٰ کو لوٹ جائیں اور لوگوں کی بھیڑ بھاڑ سے آگے نکل جائیں اور وہ ذرا فربہ (یعنی بھاری) عورت تھیں۔ راوی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لوٹنے سے قبل روانہ ہوگئیں اور ہم لوگ رکے رہے یہاں تک کہ ہم نے صبح کی اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ لوٹے (اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) اگر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اجازت لے لیتی جیسے سودہ رضی اللہ عنہا نے لی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اجازت سے چلی جاتی تو خوب تھا اور اس سے بہتر تھا جس کے سبب سے میں خوش ہو رہی تھی۔

باب: وقت سے پہلے عورتوں کو مزدلفہ سے جانے کی اجازت۔

718: سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا اور وہ مزدلفہ دار کے پاس ٹھہری ہوئی تھیں کہ کیا چاند غروب ہوگیا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ تو انہوں نے تھوڑی دیر نماز پڑھی پھر مجھ سے کہا کہ اے میرے بچے! کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ روانہ ہو۔ پس ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے جمرہ کو کنکریاں ماریں پھر اپنی جائے قیام پر نماز پڑھی۔ میں نے کہا کہ ہم بہت صبح سویرے روانہ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اے میرے بیٹے! کچھ حرج نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عورتوں کو صبح سویرے روانہ ہونے کی اجازت دی ہے۔

باب: ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کر دینے کا حکم۔

719: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مزدلفہ سے سامان کیساتھ (یا یوں کہا کہ ضعیفوں کے ہمراہ) رات کو ہی بھیج دیا۔

720: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ (ان کے والد) سیدنا عبداللہ بن عمرؓ اپنے ساتھ کے ضعیف لوگوں کو آگے بھیج دیتے تھے کہ وہ المشعر الحرام میں، جو کہ مزدلفہ میں ہے، رات کو وقوف کر لیں اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہیں جب تک چاہیں۔ پھر امام کے وقوف کرنے سے پہلے لوٹ جائیں۔ سو ان میں سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہنچ جاتا تھا اور کوئی اس کے بعد پہنچتا۔ اور سیدنا ابن عمرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان ضعیفوں کو اس کی اجازت دی ہے۔

باب: جمرہ عقبہ کی رمی تک حاجی کا تلبیہ کہنا۔

721: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا فضل (بن عباسؓ) کو مزدلفہ سے اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا لیا تھا۔ (راوی نے) کہا کہ مجھے سیدنا ابن عباسؓ نے خبر دی اور انہیں سیدنا فضلؓ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک لبیک پکارتے رہے۔

722: عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ جب مزدلفہ سے لوٹے تو لبیک پکاری، تو لوگوں نے کہا کہ شاید یہ گاؤں کا کوئی آدمی ہے؟ (یعنی جواب لبیک پکارتا ہے) تو سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا، کیا لوگ بھول گئے (یعنی سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم) یا گمراہ ہو گئے؟ میں نے خود ان سے سنا ہے جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے) کہ وہ اس جگہ میں لبیک پکارتے تھے۔

باب بطن الوادی سے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے اور ہر کنکری کیساتھ تکبیر کہنے کا بیان۔

723: اعمش سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف سے خطبہ میں

کہتے ہوئے سنا: قرآن شریف کی وہی ترتیب رکھو کہ جو جبریل 6 نے رکھی ہے۔ وہ سورت پہلے ہو جس میں بقرہ کا ذکر ہے پھر وہ سورت جس میں نساء کا ذکر ہے۔ پھر وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر ہے۔ اعمش نے کہا کہ پھر میں ابراہیم سے ملا تو ان کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے اس کو برا بھلا کہا اور پھر کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید نے روایت کی کہ وہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کیساتھ تھے اور وہ جمرہ عقبہ پر آئے اور بطن الوادی میں، جمرہ کو سامنے رکھتے ہوئے کھڑے ہوئے اور اس کو سات کنکریاں نالہ کے پیچھے سے ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے۔ (راوی نے) کہا کہ میں نے ان سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! (یہ کنیت ہے سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کی) لوگ تو اوپر سے کھڑے ہو کر کنکریاں مارتے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ اس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، یہ جگہ اس کی ہے جس پر سورۂ بقرہ اتری ہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہیں سے کنکریاں ماری تھیں)۔

باب: قربانی کے دن سواری پر سوار ہو کر جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا۔

724: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ وہ جمرہ عقبہ کو قربانی کے دن اپنی اونٹنی پر سے کنکر مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ سے اپنے حج کے مناسک سیکھ لو، اس لئے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد حج کروں۔

باب: جمرہ کیلئے کنکریوں کا حجم (یعنی کنکری کتنی بڑی ہو)؟

725: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جمرہ کو وہ کنکریاں ماریں جو چٹکی سے پھینکی جاتی ہیں۔

باب: رمی کا وقت۔

726: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نحر کے دن چاشت کے وقت جمرہ کو کنکریاں ماریں اور بعد کے دنوں میں جب آفتاب ڈھل گیا۔

باب: جمروں کو کنکریاں مارنے کی تعداد طاق ہونی چاہیئے۔

727: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ استنجا کیلئے ڈھیلے لینا طاق ہیں اور جمرہ کی کنکریاں طاق ہیں اور صفا اور مروہ کی سعی طاق ہے اور کعبہ کا طواف طاق ہے (یعنی آخری تینوں سات سات ہیں) اور ضرور ہے کہ جو استنجے کیلئے پتھر لے تو طاق لے (یعنی تین یا پانچ جس میں طہارت خوب ہو جائے۔ یعنی اگر طہارت چار میں ہو جائے تو بھی ایک اور لے تا کہ طاق ہو جائیں اور بعض بے وقوف فقہاء نے جو یہ لکھا ہے کہ ڈھیلے کے تئیں طہارت کے وقت تین بار ٹھونک لے کہ تسبیح سے باز رہے، یہ بدعت، بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق ڈھیلے لینا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے)۔

باب: حج میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بال منڈوانا۔

728: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈوایا۔

باب: سر منڈوانے اور (بال) کتروانے کے بیان میں۔

729: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ" اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے"۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! بال کتروانے والوں کو بھی؟ پھر فرمایا کہ" اے اللہ!

سر منڈوانے والوں کو بخش دے''۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کتروانے والوں کو بھی (یعنی ان کی مغفرت کی بھی دعا کیجئے) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے''۔ پھر لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کتروانے والوں کی (مغفرت کی بھی دعا کیجئے) پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کتروانے والوں کی (بھی مغفرت فرما)۔

باب: (پہلے) کنکریاں مارنا، پھر قربانی کرنا، پھر بال منڈوالے اور بال منڈواتے وقت ابتداء داہنی طرف سے کرنا۔

730: سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کی پھر قربانی کے اونٹوں کے پاس آئے نحر کیا۔ اور حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے سر کی طرف اشارہ فرمایا۔ پس حجام نے داہنی طرف مونڈ دی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہ بال ان لوگوں میں تقسیم کر دیئے جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نزدیک تھے پھر فرمایا کہ اب دوسری جانب مونڈو! پس پوچھا کہ ابوطلحہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہاں ہیں؟ پھر وہ بال ان کو عنایت فرمائے۔

باب: جس نے قربانی سے پہلے بال منڈوا لئے یا کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی، اس کے متعلق۔

731: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مسائل پوچھنے لگے۔ پس ایک نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں نے

نہ جانا کہ رمی نحر سے پہلے ضروری ہے اور میں نے رمی سے پہلے نحر کر لیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اب رمی کر لو اور دوسرے نے کہا کہ میں نے نہ جانا کہ قربانی سر منڈوانے سے پہلے کرنی چاہیئے اور میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوالیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب نحر کر لو اور کچھ حرج نہیں۔ (راوی) نے کہا کہ میں نے سنا کہ اس دن جس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کوئی ایسا کام کہ جسے انسان بھول جاتا ہے اور آگے پیچھے کر لیتا ہے، اس کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کچھ حرج نہیں۔

732: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جمرہ عقبہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے کہ شخص آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب کنکریاں مارلو اور کچھ حرج نہیں اور دوسرا شخص آیا اور عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں۔ اور تیسرا شخص آیا اور عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے بیت اللہ کا طوافِ افاضہ کر لیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں۔ راوی نے کہا کہ اس دن نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جو چیز پوچھی گئی کہ آگے پیچھے ہوگئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب کر لو اور کچھ حرج نہیں ہے۔

باب: قربانی کے گلے میں ہار ڈالنے اور اس کی کوہان کو چیر (کر نشان بنا) نے کا بیان۔

733: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی اونٹنی منگوائی اور آپ نے اس کی کوہان کے دائیں پہلو میں اشعار کیا (برچھی وغیرہ سے زخم کر کے خون نکالنا تا کہ قربانی کے جانور کی نشانی ہو جائے) پھر اس خون کو ہاتھ سے مل دیا اور اونٹنی کے گلے میں دو جوتیوں کو لٹکا دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ جب وہ میدان میں سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج کا تلبیہ پڑھا۔ (تلبیہ "لبیک اللھم لبیک" کو کہتے ہیں)۔

باب: قربانی کا جانور بھیجنا اور اس کو ہار پہنانا جب کہ آدمی خود حلال ہو (یعنی احرام میں نہ ہو بلکہ گھر میں موجود ہو)۔

734: عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ابن زیاد نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ جس نے (بغیر حج وعمرہ کے گھر میں رہتے ہوئے) قربانی بھیجی، اس پر وہ چیزیں جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں جب تک کہ قربانی ذبح نہ ہو جائے، حرام ہوگئیں اور میں نے قربانی روانہ کی ہے پس جو حکم ہو مجھے بتا دیجئے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ابن عباسؓ نے جس طرح کہا ویسا نہیں ہے۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بٹے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے گلے میں ڈال کر میرے والد کیساتھ قربانی روانہ کر دی اور اس کے ذبح تک کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر حرام نہ ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر حلال کی

تھی۔

735: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دفعہ بیت اللہ کو بکریاں بھیجیں اوران کے گلے میں ہار ڈالا۔

باب: قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا۔

736: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ کھینچتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا۔اس نے عرض کیا کہ یہ قربانی کا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا۔اور دوسری یا تیسری بار فرمایا کہ تیرے لئے خرابی ہو۔

737: ابو زبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے سنا اوران سے قربانی کے جانور پر سواری کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تھا،تو انہوں نے کہا کہ جب تمہیں ضرورت ہو(اور سواری نہ ملے)اس پر اس طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو۔

باب: جو قربانی کا جانور (منیٰ میں) پہنچنے سے پہلے تھک جائے،اس کا بیان۔

738: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان سے ذویب ابو قبیصہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرے ساتھ قربانی کے اونٹ روانہ کرتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ اگر کوئی ان میں سے تھک جائے اور مرنے کا ڈر ہو تو اسکو نحر کر دینا اور اس کی جوتیاں خون میں ڈبو کر اسکے کوہان میں (چھاپا) مار دینا اور نہ تم کھانا اور نہ تمہارا کوئی رفیق اس میں سے کھائے۔

باب: قربانی کے جانور میں شرکت کا بیان۔

739: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم

میں سے سات سات آدمی اونٹ اور گائے میں شریک ہو جائیں۔

باب: گائے کی قربانی۔

740: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قربانی کے دن اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

باب: اونٹ کو کھڑا کر کے، ہاتھ پاؤں باندھ کر نحر کرنا چاہیئے۔

741: زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا ہے تو کہا کہ اس کو اٹھا کر، کھڑا کر کے پیر باندھ کر نحر کرو۔ یہی تمہارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے۔

باب: قربانی کا گوشت اور اس کی جُھلیں اور اس کے چمڑے کو خیرات کرنا چاہیئے۔

742: امیر المؤمنین سیدنا علیؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں اور ان کا گوشت، کھالیں اور جھولیں خیرات کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دوں۔ اور سیدنا علیؓ نے کہا کہ قصاب کی مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

باب: قربانی کے دن واپسی کا طواف۔

743: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قربانی کے دن طوافِ افاضہ کیا اور پھر واپس آ کر ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھی۔ نافع نے کہا کہ سیدنا ابن عمرؓ قربانی کے دن طوافِ افاضہ کر کے لوٹتے تھے اور نماز ظہر منیٰ میں پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

باب: جس نے بیت اللہ کا طواف کیا وہ حلال ہوگیا۔

744: ابن جریج سے روایت ہے کہ انہیں عطاء نے خبر دی کہ سیدنا ابن عباسؓ فتویٰ دیتے تھے کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کیا وہ حلال ہوگیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنی عمرہ کرنے والا ہو) میں نے عطاء سے کہا کہ وہ یہ بات کہاں سے لیتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ اس آیت سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "پھر جگہ اس قربانی کے پہنچنے کی بیت اللہ تک ہے" صلی اللہ علیہ والہ وسلم الحج:33] تو میں نے کہا کہ یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے تو انہوں نے کہا کہ سیدنا ابن عباسؓ کا قول یہ ہے (کہ محل اس کا) بیت اللہ ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا اس سے پہلے۔ اور وہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فعل مبارک سے نکالتے تھے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود حجۃ الوداع میں لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیتے تھے۔

باب: حج قران کرنے والے کو حج اور عمرہ (دونوں) کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے۔

745: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ (مقامِ) سرف میں حائضہ ہوگئیں اور عرفہ میں پاک ہوئیں (یعنی وقوف کیلئے غسل کیا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں صفا اور مروہ کا طواف، حج اور عمرہ دونوں کیلئے کافی ہے۔

باب: حج اور عمرہ کا احرام باندھنے والا احرام کب کھولے گا؟۔

746: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے۔ ہم میں سے کچھ لوگوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا، کچھ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا

اور کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا۔ اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا۔ (چنانچہ) جس نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو (طواف کرتے ہی) حلال ہو گیا لیکن جس نے حج کا یا حج اور عمرہ (دونوں) کا احرام باندھا تھا وہ یوم النحر (قربانی کے دن) تک حلال نہیں ہوئے۔

باب: یوم النفر (بارھویں ذوالحجہ) کو وادی محصب میں اترنا اور اس میں نماز ادا کرنا۔

747: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ابطح میں اترا کرتے تھے۔

748: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابطح (محصب) میں اترنا کوئی سنت (موکدہ) نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو صرف اس لئے وہاں اترے تھے کہ وہاں سے نکلنا آسان تھا جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (منیٰ سے مکہ کی طرف) نکلے۔

749: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم منیٰ میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہم سے فرمایا: کل ہم خیف بنی کنانہ میں اترنے والے ہیں، جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی۔ اور یہ کہ قریش اور بنی کنانہ نے قسم کھائی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے (یعنی ان کے قبیلوں سے) اس وقت تک نکاح نہ کریں گے، نہ خرید و فروخت کریں جب تک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اُن کے سپرد نہ کر دیں اور مراد خیف بنی کنانہ سے محصب ہے۔

باب: زمزم پلانے والوں کیلئے منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہنے کی اجازت کا بیان۔

750: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سیدنا عباس بن عبدالمطلبؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اجازت مانگی کہ منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہیں اس لئے کہ ان کو زمزم پلانے کی خدمت تھی ،تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔

751: بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباسؓ کے پاس کعبہ کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا کہ ایک گاؤں کا آدمی آیا اور اس نے کہا کہ کیا سبب ہے کہ میں تمہارے چچا کی اولاد کو دیکھتا ہوں کہ وہ شہد کا شربت اور دودھ پلاتے ہیں اور تم کھجور کا شربت پلاتے ہو ،تم نے محتاجی کے سبب سے اسے اختیار کیا ہے یا بخیلی کی وجہ سے؟ تو سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ الحمدللہ! نہ ہمیں محتاجی ہے نہ بخیلی۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی اونٹنی پر تشریف لائے اور ان کے پیچھے اسامہؓ تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پانی مانگا تو ہم ایک پیالہ میں کھجور کا شربت لائے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پیا اور اس میں سے جو بچا وہ سیدنا اسامہؓ کو پلایا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے خوب اچھا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو۔ پس جس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دے چکے ہیں ہم اس کو بدلنا نہیں چاہتے۔

باب: حج اور عمرہ مکمل کرنے کے بعد "مہاجر" کا مکہ میں رہنا۔

752: عبدالرحمٰن بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا وہ اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ تم نے مکہ میں رہائش کے بارے میں کیا

سنا ہے؟ تو سائب بن یزید نے کہا کہ میں نے علاءؓ (یا کہا کہ علاء بن حضرمی ص) سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مہاجر حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد تین روز تک مکہ میں ٹھہرے (مراد یہ تھی کہ اس سے زیادہ نہ رہے)۔[مکہ سے ہجرت کرنے والوں کے لئے ہجرت کرنے کے بعد مکہ میں اقامت کرنا یا مکہ کو وطن بنانا ممنوع کر دیا گیا تھا۔ البتہ حج اور عمرہ کے بعد تین دن کی اجازت اس حدیث میں ہے]۔

باب: طوافِ وداع کرنے سے پہلے کوئی (واپس) نہ چلے۔

753: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ لوگ ادھر اُدھر چل پھر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نہ کرے جب تک کہ چلتے وقت بیت اللہ کا طواف نہ کرلے۔

باب: طوافِ وداع سے پہلے جو عورت حیض والی ہوگئی۔

754: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اُمّ المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا طواف افاضہ کے بعد حیض سے ہوگئیں۔ تو میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ (اُمّ المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا) ہمیں مکہ میں روک دے گی؟ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! انہوں نے طواف افاضہ کرلیا تھا پھر بعد میں حیض سے ہوئیں ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ (ہمارے ساتھ) واپس چلے۔

755: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کو حکم کیا گیا ہے کہ آخر میں بیت اللہ کے پاس سے ہوکر (یعنی طواف کرکے) جائیں اور حائضہ پر تخفیف ہوگئی (یعنی طوافِ

وداع کیلئے)۔

باب: حج کے مہینوں میں عمرہ کے مباح ہونے کا بیان۔

756: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ لوگ جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) حج کے دنوں میں عمرہ کرنے کو زمین پر سب سے بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے مہینہ کو صفر کر دیا کرتے تھے۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس لئے کہ تین مہینے مسلسل ماہِ حرام آتے ہیں جو ذیقعدہ، ذی الحجہ اور محرم ہیں، تو وہ گھبرا جاتے اور لوٹ مار نہ کر سکتے کیونکہ مشرکین مکہ بھی حرمت والے مہینوں کا احترام کرتے تھے۔ (افسوس کی بات یہ ہے کہ آج مسلمانوں کو یہ بھی علم نہیں کہ حرمت والے مہینے کون کونسے ہیں، ان کا احترام تو دور کی بات ہے) اس لئے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہ صفر کو لکھ دیا اور خوب لوٹ مار کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کی طرح اس کا ادب کیا اور یہی نسی تھی جس کو قرآن میں اللہ تعالیٰ مشرکوں کی عادت فرماتا ہے] کہتے تھے کہ جب اونٹوں کی پیٹھیں اچھی ہو جائیں، (یعنی جو حج کے سفر کے سبب سے لگ گئی ہیں اور زخمی ہو گئی ہیں) اور راستوں سے حاجیوں کے اونٹوں کے نشان قدم مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ تمام ہو جائے تب عمرہ کرنے والے کو عمرہ جائز ہے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ 'چوتھی ذی الحجہ کو احرام باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بنا لیں (جیسے ابن قیم وغیرہ کا مذہب ہے) پس لوگوں کو یہ بڑی انوکھی بات لگی اور انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم کیسے حلال ہوں؟ (یعنی پورے یا ادھورے کہ بعض چیز سے بچتے رہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پورے حلال ہو (یعنی کسی چیز سے پرہیز کی ضرورت نہیں)۔

باب: ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت۔

757: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انصار میں سے ایک عورت سے، جس کو اُمّ سنان کہا جاتا تھا، فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ حج کو کیوں نہیں چلتی؟ تو اس نے کہا کہ ہمارے شوہر کے پاس دو ہی اونٹ تھے ایک پر وہ اور ان کا لڑکا حج کو گیا ہے اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی لاتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے (یا فرمایا کہ ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے)۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتنے حج کیے؟

758: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ارقمؓ سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ انہوں نے کہا کہ سترہ غزوات میں۔ اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انیس غزوات کئے اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ (راوی حدیث) ابواسحاق نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دوسرا حج مکہ میں (ہجرت سے پہلے) کیا تھا۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتنے عمرے کئے؟

759: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چار عمرے کئے اور جو حج کیساتھ کیا تھا، اس کے علاوہ سب ذوالقعدہ میں کئے۔ ایک عمرہ حدیبیہ سے یا حدیبیہ کے سال ذوالقعدہ میں، دوسرا اس کے بعد کے سال میں ذوالقعدہ میں، تیسرا عمرہ جو جعرانہ سے، جہاں غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا وہ بھی ذوالقعدہ میں کیا اور چوتھا عمرہ وہ جو حج کے ساتھ ہوا۔

760: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہیں سیدنا معاویہ بن سفیانؓ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے مروہ (پہاڑی) پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بال تیر کی بھال سے کترے۔ (یا یہ کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مروہ پر دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تیر کی بھال سے بال کتروا رہے ہیں)۔

باب: حیض والی عورت عمرہ کی قضاء کرے۔

761: اُمّ المؤمنین (عائشہ صدیقہ) رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! لوگ مکہ سے دو عبادتوں (یعنی حج اور عمرہ جدا گانہ) کے ساتھ لوٹیں گے اور میں ایک عبادت کے ساتھ لوٹوں گی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم ٹھہرو جب تم پاک ہو گی تو تنعیم کو جانا اور لبیک پکارنا اور پھر ہم سے فلاں فلاں مقام میں ملنا۔ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کل کے روز۔ اور تمہارے اس عمرہ کا ثواب تمہاری تکلیف اور خرچ کے موافق ہے۔

باب: جب حج وغیرہ کے سفر سے لوٹے تو کیا کہے۔

762: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب لشکروں سے یا لشکروں کی چھوٹی جماعت سے یا حج وعمرہ سے لوٹتے تو جب کسی ٹیلہ پر یا اونچی کنکریلی زمین پر پہنچ جاتے، تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر کہتے کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی سلطنت ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور ہم لوٹنے والے، رجوع ہونے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی خاص حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد

کی اور (کافروں کے) لشکروں کو اسی اکیلے نے شکست دی۔

باب: حج اور عمرہ سے واپسی پر ذی الحلیفہ میں رات گذارنا اور نماز پڑھنا۔

763: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی کنکریلی زمین میں اپنا اونٹ بٹھایا تھا اور وہاں نماز پڑھی تھی اور (خود سیدنا) عبداللہ ابن عمرؓ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

764: نافع سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ جب حج یا عمرہ سے واپس آتے تو ذوالحلیفہ کی کنکریلی زمین پر اپنا اونٹ بٹھا دیتے جہاں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا اونٹ بٹھاتے تھے۔

765: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آخر شب ذوالحلیفہ میں بطن الوادی میں آرام فرماتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس (فرشتہ) آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بطحاء مبارکہ میں ہیں۔ موسیٰ راوی کا کہنا ہے کہ سالم نے ہماری سواری کو وہاں بٹھایا جہاں مسجد کے پاس سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ بٹھایا کرتے تھے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رات گزارنے والی جگہ کو تلاش کرتے تھے اور وہ جگہ اس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے نشیب میں بنی ہوئی ہے اور جگہ مسجد اور قبلہ کے درمیان میں ہے۔

باب: مکہ شریف، اس کے شکار، اس کے درخت اور اس کی گری پڑی چیز کی حرمت کے بیان میں۔

766: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مکہ پر فتح دی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اصحابِ فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے

رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اور مومنوں کو اس پر مسلط فرما دیا۔ اور مجھ سے پہلے اس میں لڑنا کسی کو حلال نہیں ہوا اور میرے لئے دن کی ایک گھڑی کیلئے حلال کیا گیا۔ اور اب میرے بعد کبھی بھی کسی کیلئے حلال نہ ہوگا۔ پھر اس کا شکار نہ بھگایا جائے، اس کا کانٹا نہ توڑا جائے، اس کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ شخص اٹھائے جو بتاتا پھرے کہ جس کی ہو، اسے دیدے۔ اور جس کا کوئی شخص قتل کر دیا گیا تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے لے یعنی (خون بہا لے) اور خواہ قاتل کو قصاص میں مروا ڈالے۔ سیدنا عباسؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! سوائے اذخر کے (کہ اس کو حرام نہ کیجئے) کہ ہم اس کو اپنی قبروں میں ڈالتے ہیں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں (چھت میں استعمال ہوتا ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ خیر اذخر (یعنی گھاس کی اجازت ہے) توڑ لو۔ پھر یمن کا ابوشاہ نامی ایک شخص اٹھا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مجھے لکھ دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابوشاہ کو لکھ دو۔ ولید نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مجھے لکھ دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ یہی خطبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا (یعنی اس کو ابوشاہ نے لکھوا لیا کہ بڑے نفع کی بات تھی)۔

767: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ کسی کو حلال نہیں کہ مکہ میں ہتھیار اٹھائے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فتح مکہ کے دن بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا۔

768: سیدنا جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم مکہ میں داخل ہوئے (قتیبہ نے کہا کہ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے) اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر سیاہ عمامہ تھا (اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم)بغیر احرام کے (داخل ہوئے تھے)۔

769: سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جس سال مکہ فتح ہوا، نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سر پر خود پہنے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے ۔پھر جب خود اتارا تو ایک شخص نے آ کر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کو پکڑے (چھپا ہوا) ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو۔

باب: کعبہ کی حطیم اور اس کے دروازہ کے متعلق۔

770: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ کیا حطیم کی دیوار بیت اللہ میں داخل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں نے (پھر)عرض کیا کہ اس کو انہوں نے بیت اللہ میں کیوں نہ داخل کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔ (پھر) میں نے عرض کیا کہ اس کا دروازہ کیوں اتنا اونچا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تا کہ جس کو چاہیں اسے اس میں جانے دیں اور جس کو چاہیں نہ جانے دیں اور اگر تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہوتی اور مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ اس کو ناگوار سمجھیں گے تو میں ارادہ کرتا کہ حطیم کی دیواروں کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین کیساتھ لگا دیتا۔

باب: کعبہ شریف کے توڑنے اور اس کی بنیاد کے بیان میں۔

771: عطاء کہتے ہیں کہ جب یزید بن معاویہ کے دور میں اہل شام کی لڑائی میں

جب کعبہ جل گیا اور اس کا جو حال ہوا سو ہوا، تو ابن زبیرؓ نے کعبہ شریف کو ویسا ہی رہنے دیا یہاں تک کہ لوگ موسمِ حج میں جمع ہوئے اور ابن زبیرؓ کا ارادہ تھا کہ لوگوں کو خانہ کعبہ دکھا کر انہیں اہل شام کی لڑائی پر جرأت دلائیں یا انہیں اہل شام کے خلاف لڑائی کیلئے تیار کریں۔ پھر جب لوگ جانے لگے تو انہوں نے کہا کہ اے لوگو! مجھے خانہ کعبہ کے بارے میں مشورہ دو کہ میں اسے توڑ کر نئے سرے سے بناؤں یا اس میں سے جو حصہ خراب ہو گیا ہے اسے درست کروں؟ سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھے ایک رائے سوجھی اور وہ یہ ہے کہ تم ان میں سے جو خراب ہو گیا ہے صرف اس کی مرمت کر دو اور خانہ کعبہ کو ویسا ہی رہنے دو جیسا کہ ابتداءِ اسلام میں تھا اور انہی پتھروں کو رہنے دو جن پر لوگ مسلمان ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ سیدنا ابن زبیرؓ نے کہا کہ اگر تم میں سے کسی کا گھر جل جائے تو اس کا دل کبھی راضی نہ ہو گا جب تک نیا نہ بنائے پھر تمہارے رب کا گھر تو اس سے کہیں افضل ہے، اس کا کیا حال ہے؟ اور میں اپنے رب سے تین بار استخارہ کرتا ہوں پھر اپنے کام کا مصمم ارادہ کرتا ہوں پھر جب تین بار استخارہ کر چکے تو ان کی رائے میں آیا کہ خانہ کعبہ کو توڑ کر بنائیں اور لوگ خوف کرنے لگے کہ ایسا نہ ہو کہ جو شخص پہلے خانہ کعبہ کے اوپر توڑنے کو چڑھے اس پر کوئی بلائے آسمانی نازل ہو جائے، (اس سے معلوم ہوا کہ مالک اس گھر کا اوپر ہے اور تمام صحابہ' کا یہی عقیدہ تھا) یہاں تک کہ ایک شخص چڑھا اور اس میں سے ایک پتھر گرا دیا۔ پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی بلا نہیں اتری تو ایک دوسرے پر گرنے لگے اور خانہ مبارک کو ڈھا کر زمین تک پہنچا دیا اور سیدنا ابن زبیر نے چند ستون کھڑے کر کے ان پر پردہ ڈال دیا (تا کہ لوگ اسی پردہ کی طرف نماز پڑھتے رہیں اور مقام کعبہ کو جانتے رہیں اور وہ پردے پڑے رہے) یہاں تک کہ اس کی دیواریں اونچی ہو گئیں

اور ابن زبیرؓ نے کہا کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ وہ کہتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے ہوتے، اور میرے پاس بھی اتنا خرچ نہیں ہے کہ اس کو بنا سکوں ورنہ میں حطیم سے پانچ ہاتھ کعبہ میں داخل کر دیتا اور ایک دروازہ اس میں ایسا بنا دیتا کہ لوگ اس میں داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بناتا کہ لوگ اس سے باہر جاتے۔ پھر ابن زبیرؓ نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بھی رکھتے ہیں کہ اسے صرف کریں اور لوگوں کا خوف بھی نہیں۔ راوی نے کہا کہ پھر ابن زبیرؓ نے اس کی دیواریں حطیم کی جانب سے پانچ ہاتھ زیادہ کر دیں یہاں تک کہ وہاں پر ایک نیو (بنیاد) نکلی کہ لوگوں نے اسے اچھی طرح دیکھا (اور وہ بنیاد سیدنا ابراہیم 6 کی تھی) پھر اسی بنیاد پر سے دیوار اٹھانا شروع کی اور کعبہ کی لمبائی اٹھارہ ذراع تھی۔ پھر جب اس میں زیادہ کیا تو چھوٹا نظر آنے لگا (یعنی چوڑان زیادہ ہو گئی اور لمبان کم نظر آنے لگی) پس اس کی لمبان میں بھی دس ذراع زیادہ کر دیئے اور اس کے دو دروازے رکھے، ایک میں سے اندر جائیں اور دوسرے سے باہر آئیں۔ پھر جب عبداللہ بن زبیرؓ شہید ہو گئے تو حجاج نے عبدالملک بن مروان کو یہ خبر لکھ بھیجی کہ ابن زبیرؓ نے جو بنیاد رکھی ہے وہ انہی بنیادوں پر رکھی ہے جس کو مکہ کے معتبر لوگ دیکھ چکے ہیں، (یعنی سیدنا ابراہیم 6 کی بنیاد پر بنیاد رکھی)۔ عبدالملک نے اس کو جواب لکھا کہ ہمیں ابن زبیرؓ کی تغیر و تبدل سے کچھ کام نہیں، (تم ایسا کرو کہ) جو انہوں نے طول میں زیادہ کر دیا ہے وہ رہنے دو اور جو حطیم کی طرف سے زیادہ کیا ہے اس کو نکال ڈالو اور پھر حالتِ اُولیٰ پر بنا دو اور وہ دروازہ بند کر دو جو کہ انہوں نے زیادہ کھولا ہے۔ غرض حجاج نے اسے توڑ کر بنائے (بنیادِ) اوّل پر بنا دیا۔

772: ابوقزعہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان بیت اللہ کا طواف کر رہا

تھا اور اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ابن زبیرؓ کو ہلاک کرے کہ وہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ باندھتا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر اس میں حجر (حطیم) کا اضافہ کر دیتا اس لئے کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی عمارت میں کمی کر دی ہے۔ (یہ سن کر) حارث نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! ایسا نہ کہیے، اس لئے کہ میں نے بھی اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ وہ یہ حدیث بیان کرتی تھیں تو عبدالملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرانے سے پہلے میں یہ حدیث سنتا تو ابن زبیرؓ ہی کی بنیاد کو قائم رکھتا۔

باب: حرمِ مدینہ اور اس کے شکار اور درخت کی حرمت اور اس کیلئے دعا کا بیان۔

773: سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سیدنا ابراہیمؑ نے مکہ کا حرم مقرر کیا (یعنی اس کی حرمت ظاہر کی ورنہ اس کی حرمت آسمان و زمین کے بننے کے دن سے تھی) اور اس کے لوگوں کیلئے دعا کی، اور میں مدینہ کو حرمت والا بناتا ہوں جیسے ابراہیمؑ نے مکہ کو حرمت والا کیا اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد کیلئے دعا کی، اس کی دو مثل جو ابراہیمؑ نے اہل مکہ کیلئے دعا کی تھی۔

774: فاتحِ ایران سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں دونوں کالے پتھروں کے درمیان کی جگہ کو حرم مقرر کرتا ہوں کہ وہاں کا کانٹے دار درخت نہ کاٹا جائے اور نہ وہاں شکار مارا جائے۔ اور فرمایا کہ مدینہ ان کیلئے بہتر ہے کاش وہ اس کو سمجھتے (یہ خطاب ہے ان لوگوں کو جو مدینہ چھوڑ کر اور

جگہ چلے جاتے ہیں یا تمام مسلمانوں کو) اور کوئی مدینہ کی سکونت اعراض کر کے نہیں چھوڑتا مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کوئی آدمی اس میں بھیج دیتا ہے اور نہیں کوئی صبر کرتا اس کی بھوک پیاس اور محنت و مشقت پر مگر میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا۔

775: عامر بن سعد سے روایت ہے کہ سیدنا سعدؓ اپنے مکان کو چلے جو عقیق میں تھا کہ (راستے میں) ایک غلام کو دیکھا جو ایک درخت کاٹ رہا تھا یا پتے توڑ رہا تھا تو اس کا سامان چھین لیا۔ جب سیدنا سعد واپس آئے تو اس کے گھر والے آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ وہ اس کو پھیر دیجئے یا ہمیں عنایت کیجئے تو انہوں نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ کہ میں وہ چیز پھیر دوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بطریق انعام عنایت کی ہے۔ اور انہوں نے اس کا سامان واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

776: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکت دے۔

777: ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم پر سیدنا علی بن ابی طالبؓ نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ جو کوئی دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس (یعنی اہل بیت کے پاس) کتاب اللہ اور اس صحیفہ، راوی نے کہا کہ صحیفہ ان کی تلوار کے میان میں لٹکا ہوا تھا، کے سوا کوئی اور چیز ہے تو اس نے جھوٹ کہا اور اس صحیفہ میں اونٹوں کی عمروں (زکوٰۃ کے متعلقات) اور کچھ زخموں کا بیان ہے (یعنی قصاص اور دیتوں کا بیان) اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کا جبل عیر سے جبل ثور تک کا علاقہ حرم ہے۔ پس جو شخص مدینہ میں کوئی نئی بات ☆ یعنی بدعت نکالے یا نئی بات نکالنے والے کو یعنی بدعتی کو جگہ دے تو اس

پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی بھی۔ اللہ تعالیٰ اس کا نہ کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ سنت۔ اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ ادنیٰ مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار کیا جاتا ہے۔ اور جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند ٹھہرایا، یا اپنے آقاؤں کے سوا کسی دوسرے کا غلام اپنے آپ کو قرار دیا تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ کوئی سنت۔

[☆ یہاں ''حدث'' سے مراد کوئی بھی جرم ہے اور اس میں یہ (بات یعنی بدعت) بھی شامل ہے]۔

778: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس پہلا پھل آتا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دعا کرتے کہ اے اللہ! ہمارے شہر میں اور ہمارے پھلوں میں اور ہمارے مدینہ میں اور ہمارے مد اور صاع میں برکت در برکت فرما۔ پھر وہ پھل، (مجلس میں) موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔

مدینہ طیبہ

باب: مدینہ طیبہ کی سکونت اور اس کی بھوک پر صبر کرنے کی ترغیب۔

779: ابوسعید مولیٰ مہری سے روایت ہے کہ وہ سیدنا ابوسعید خدریؓ کے پاس حرہ کی راتوں میں آئے (یعنی جن دنوں مدینہ طیبہ میں ایک فتنہ مشہور ہوا تھا اور ظالموں نے مدینہ کو لوٹا تھا) اور ان سے مشورہ کیا کہ مدینہ سے کہیں اور چلے جائیں اور ان سے وہاں کی گرانی نرخ (مہنگائی) اور کثرتِ عیال کی شکایت کی اور خبر دی کہ مجھے مدینہ کی محنت اور بھوک پر صبر نہیں آ سکتا تو سیدنا ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ تیری خرابی ہو میں تجھے اس کا مشورہ نہیں دوں گا (کیونکہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ کوئی شخص یہاں کی تکلیفوں پر صبر نہیں کرتا اور پھر مر جاتا ہے، مگر یہ کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا اگر وہ مسلمان ہو۔

780: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ہم مدینہ میں (ہجرت کر کے) آئے تو وہاں وبائی بخار پھیلا ہوا تھا۔ اور سیدنا ابوبکرؓ اور سیدنا بلالؓ بیمار ہو گئے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے مدینہ کو ہمارے لئے دوست کر دے جیسے تو نے مکہ کو دوست کیا تھا یا اس سے بھی زیادہ اور اس کو صحت کی جگہ بنا دے اور ہمیں اس کے "صاع" اور "مد" میں برکت دے اور اس کے بخار کو جُحفہ کی طرف پھیر دے۔

باب: مدینہ طیبہ میں طاعون اور دجال نہیں آ سکتا۔

781: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مدینہ کے ناکوں پر فرشتے مقرر ہیں، اس میں طاعون اور دجال نہیں آ سکتا۔

باب: مدینہ طیبہ اپنے "میل" کو نکال دے گا۔

782: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک وقت لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے اور اپنے قرابت والے کو پکارے گا کہ خوشحالی کے ملک میں خوشحالی کے ملک میں چلو، حالانکہ مدینہ ان کیلئے بہتر ہوگا کاش کہ وہ جانتے ہوتے۔ اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہو کر نہیں نکلتا مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر دوسرا شخص مدینہ میں بھیج دیتا ہے۔ آگاہ رہو کہ مدینہ لوہار کی بھٹی کی مانند ہے کہ وہ میل کو نکال دیتا ہے اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ اپنے شریر لوگوں کو نکال نہ دے گا جیسے کہ بھٹی لوہے کی میل کو نکال دیتی ہے۔

783: سیدنا جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جل جلالہ نے مدینہ کا نام طابہ (طیبہ) رکھا ہے۔

باب: جو اہل مدینہ کی برائی کے متعلق ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گھلا دیتا ہے۔

784: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس شہر (یعنی مدینہ) والوں کی بُرائی کا ارادہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا گھلا دیتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

باب: شہروں کی فتح کے وقت مدینہ طیبہ میں رہنے کی ترغیب۔

785: سیدنا سفیان بن ابی زہیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ مدینہ سے اپنے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اپنے گھر والوں اور خدام کیساتھ نکلیں گے حالانکہ مدینہ ان کیلئے بہتر ہوگا، کاش وہ جانتے ہوتے۔ پھر شام فتح ہوگا اور مدینہ کی ایک قوم

اپنے گھر والوں اور خدام کیساتھ، اونٹوں کو ہانکتے ہوئے نکلے گی اور مدینہ ان کیلئے بہتر ہوگا، کاش وہ جانتے۔ پھر عراق فتح ہوگا اور مدینہ کی ایک قوم اپنے گھر والوں اور خدام کیساتھ اپنے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے نکلے گی حالانکہ مدینہ ان کے حق میں بہتر ہوگا، کاش وہ جانتے۔

باب: مدینہ طیبہ کے بارے میں، جب اس کے رہنے والے اس کو چھوڑ دیں گے۔

786: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ لوگ مدینہ کو اس کے خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے اور اس میں کوئی نہ رہے گا سوائے درندوں اور پرندوں کے۔ پھر قبیلہ مزینہ سے دو چرواہے اپنی بکریوں کو پکارتے ہوئے مدینہ (جانے) کا ارادہ کرتے ہوئے نکلیں گے اور وہ مدینہ کو ویران پائیں گے یہاں تک کہ جب ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔

باب: (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی) قبر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

787: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان میں جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

باب: احد پہاڑ، ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

788: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُحد (پہاڑ) کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اُحد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہمیں دوست رکھتا ہے اور

ہم اس کو دوست رکھتے ہیں۔

باب: (ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف۔

789: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جائیں (سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک میری یہ مسجد (یعنی جو مدینہ میں ہے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اور مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس)۔

باب: حرمین شریفین کی دونوں مساجد (کعبہ مکرمہ، مسجد نبوی) میں نماز کی فضیلت۔

790: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

باب: اس مسجد کا بیان جو تقویٰ کی بنیاد پر تعمیر کی گئی ہے۔

791: ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میرے پاس سے عبدالرحمٰن بن ابو سعید خدریؓ گزرے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد (سیدنا ابو سعید خدری ص) کو کیسے سنا جو وہ اس مسجد کے متعلق فرماتے تھے کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرے والدؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بیویوں میں سے کسی کے گھر میں داخل ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وہ کونسی مسجد ہے جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک مٹھی کنکر لے کر زمین پر مارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مدینہ کی مسجد ہے۔ (ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن) میں نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا

ہوں کہ میں نے بھی تمہارے والدؓ سے سنا ہے (کہ اس مسجد کا) ایسا ہی ذکر کیا کرتے تھے۔

باب: مسجد قباء کی فضیلت کے بیان میں۔

792: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد قباء کو پیدل بھی اور سوار بھی تشریف لایا کرتے تھے اور اس میں دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

793: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ (ابن عمر) ہر ہفتہ کے دن (مسجد) قبا میں آتے تھے اور کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہر ہفتہ کے دن قبا جاتے ہوئے دیکھا ہے۔

All rights reserved ©2002-2006

نکاح کے مسائل

باب: نکاح کرنے کی ترغیب میں۔

794: سیدنا علقمہؓ کہتے ہیں کہ میں عبداللہؓ کے ساتھ منیٰ میں چلا جاتا تھا کہ عبداللہؓ سے سیدنا عثمانؓ ملے اور ان سے کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے۔ پس سیدنا عثمانؓ نے ان سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! ہم تمہارا نکاح ایسی نوجوان لڑکی سے نہ کر دیں کہ وہ تمہیں تمہاری گزری ہوئی عمر میں سے کچھ یاد دلا دے؟ تو سیدنا عبداللہؓ نے ان سے کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے جوانوں کے گروہ! جو تم میں سے گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہو تو چاہیئے کہ نکاح کرے، اس لئے کہ وہ آنکھوں کو خوب نیچا کر دیتا ہے اور فرج کو (زنا وغیرہ سے) بچا دیتا ہے اور جو (اس کی) طاقت نہ رکھتا ہو تو روزے رکھے کہ یہ اس کیلئے گویا خصی کرنا ہے۔

795: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چند صحابہ' نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خفیہ عبادت کا حال پوچھا (یعنی جو عبادت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گھر میں کرتے تھے) اور پھر ان میں سے کسی نے کہا کہ میں کبھی عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا کسی نے کہا کہ میں کبھی گوشت نہ کھاؤں گا۔ کسی نے کہا کہ میں کبھی بچھونے پر نہ سوؤں گا۔ (جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف وثناء بیان کی اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسا ایسا کہتے ہیں؟ (اور میرا تو یہ حال ہے کہ رات کو) میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح

بھی کرتا ہوں۔ پس جو میرے طریقہ سے بے رغبتی کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔

796: فاتحِ ایران سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ عثمان بن مظعونؓ نے جب عورتوں سے الگ رہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے منع فرما دیا۔ اور اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہیں اجازت دیدیتے تو ہم (سب) خصی ہو جاتے۔

باب: دنیا کی بہترین متاع، نیک صالحہ عورت (بیوی) ہے۔

797: سیدنا عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: متاع دنیا کام نکالنے کی چیز ہے اور بہتر کام نکالنے کی چیز دنیا میں نیک عورت ہے۔

باب: دیندار عورت سے نکاح کرنے کے بیان میں۔

798: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عورت سے چار سبب سے نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال کیلئے، اس کے حسب ونسب، اس کے جمال وخوبصورتی کیلئے اور دین کیلئے۔ پس تو دیندار (سے نکاح کر کے) کامیابی حاصل کر، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

باب: کنواری عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے بیان میں۔

799: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ (جابرؓ کے والد) وفات پا گئے اور نو یا سات بیٹیاں (راوی کو شک ہے) چھوڑ گئے۔ تو میں نے ثیب عورت (جو مطلقہ ہو یا جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو) سے شادی کر لی۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے جابرؓ تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا

جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کنواری سے یا ثیبہ عورت سے؟ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ثیبہ سے ۔آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کنواری سے کیوں نہ کی کہ وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے یا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہا کہ وہ تجھ سے ہنسی مذاق کرتی اور تم اس سے کیا کرتے ؟ سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرے والد عبداللہؓ وفات پا گئے اور نو یا سات بیٹیاں چھوڑ گئے، اور میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ ان لڑکیوں جیسی ہی لڑکی لے آؤں ۔میں نے یہ اچھا سمجھا کہ (اپنے نکاح میں اور ان کی تربیت کیلئے) ایسی بیوی لاؤں جو ان کی نگرانی کرے ۔اور ان کی اصلاح کرے ۔تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے برکت کرے یا پھر کوئی اور بھلائی کی بات فرمائی۔

باب: اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دے۔

800: عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے سنا اور وہ اس وقت منبر پر کہہ رہے تھے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن مومن کا بھائی ہے ۔پس کسی مومن کو جائز نہیں کہ کسی مومن کی بیع پر بیع کرے، اور نہ یہ جائز ہے کہ اپنے کسی بھائی کے پیغام (نکاح) پر پیغام دے، جب تک وہ چھوڑ نہ دے ۔

باب: جو شادی کا ارادہ کرے تو عورت کو ایک نظر دیکھ لینا چاہیئے ۔

801: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کو دیکھ بھی لیا تھا؟ اس لئے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ

عیب بھی ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے دیکھ لیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے مہر پر؟ اس نے عرض کیا کہ چار اوقیہ چاندی پر۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ چار اوقیہ پر؟ گویا تم لوگ اس پہاڑ کے پہلو سے چاندی کھود لاتے ہو (یعنی جب تو اتنا زیادہ مہر باندھتے ہو) اور ہمارے پاس تمہیں دینے کو کچھ نہیں ہے، مگر اب ہم تمہیں ایک لشکر کے ساتھ بھیج دیتے ہیں کہ اس میں تمہیں (غنیمت کا) حصہ ملے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر قبیلہ بنی عبس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا تو اس کے ساتھ اسے بھی بھیج دیا۔

باب: بیوہ اور باکرہ سے نکاح میں اجازت لینی چاہیئے۔

802: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیوہ کا نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (باکرہ سے) اجازت کیسے لی جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا اذن یہ ہے کہ چپ رہے۔

803: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیوہ عورت اپنے نکاح میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اسکے نکاح میں اجازت لی جائے۔ اور اس کی اجازت چپ رہنا ہے۔

باب: نکاح کی شرائط کے بارے میں۔

804: سیدنا عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سب شرطوں سے زیادہ پوری کرنے کی مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے یعنی نکاح کی شرطیں۔

باب: چھوٹی (بچی) کا نکاح۔

805: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نکاح کیا اور میں چھ برس کی تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میں نو برس کی تھی۔ اور کہتی ہیں کہ پھر ہم مدینہ میں آئے تو وہاں مجھے ایک ماہ تک بخار رہا اور میرے بال کانوں تک ہو گئے (یعنی اس مرض میں جھڑ گئے تھے) تب ام رومان (یہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں) میرے پاس آئیں اور میں جھولے پر تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں اور انہوں نے مجھے پکارا تو میں ان کے پاس آئی اور میں نہ جانتی تھی کہ انہوں نے مجھے کیوں بلایا ہے۔ پس انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے دروازہ پر کھڑا کر دیا اور میں ہاہ ہاہ کر رہی تھی (جیسے کسی کی سانس پھول جاتی ہے) یہاں تک کہ میری سانس پھولنا بند ہو گئی اور مجھے وہ ایک گھر میں لے گئیں اور وہاں انصار کی چند عورتیں تھیں اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ خیر و برکت دے اور تمہیں خیر میں سے حصہ ملے۔ (غرض) میری ماں نے مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ اور انہوں نے میرا سر دھویا اور سنگار کیا اور مجھے کچھ خوف نہیں پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چاشت کے وقت آئے اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔

باب: لونڈی کو آزاد کرنے اور اس سے شادی کرنے کا بیان۔

806: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم غزوہ خیبر میں آئے تو ہم نے خیبر کے پاس صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوار ہوئے اور سیدنا ابوطلحہؓ بھی سوار ہو گئے اور میں ابوطلحہؓ کے پیچھے سوار تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (اپنی سواری کو) خیبر میں داخل کر دیا اور میرا گھٹنا نبی صلی

اللہ علیہ والہ وسلم کی ران کو لگ رہا تھا (کیونکہ) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ران سے چادر ہٹ گئی تھی، اور میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بستی (خیبر) میں داخل ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ''اللہ اکبر خربت خیبر'' کا نعرہ لگایا یعنی اللہ سب سے بڑا ہے اور خیبر برباد ہو گیا۔ اور فرمایا جب ہم کسی قوم کے صحن (میدان) میں اترے (تو جس قوم کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا جا رہا ہے اس کی صبح بری ہوئی) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ (نعرے) تین مرتبہ لگائے۔ سیدنا انس نے کہا کہ قوم (یہود) اپنے کام کاج کیلئے جا رہی تھی۔ (وہ لشکر کو دیکھ کر اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آواز سن کر) کہنے لگے کہ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے لشکر کے ساتھ پہنچ گئے ہیں۔ سیدنا انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے خیبر کو طاقت کے ساتھ فتح کیا اور قیدی ایک جگہ اکٹھے کئے گئے۔ پھر سیدنا دحیہ کلبیؓ آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قیدیوں میں سے مجھے کوئی لونڈی دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اور کوئی سی بھی لونڈی لے لو۔ انہوں نے صفیہ رضی اللہ عنہا (جو کہ قیدیوں میں تھیں) کو پسند کیا اور لے گئے، تو ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ نے دحیہؓ کو صفیہ بنت حیی دیدی جو کہ بنو قریظہ اور بنو نظیر کے سردار کی بیٹی ہے، وہ صرف آپ کو ہی لائق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ دحیہؓ اور اس باندی کو بلاؤ۔ وہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو لائے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (دحیہؓ سے) فرمایا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور لونڈی لے لو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے شادی کر لی۔ ثابت نے سیدنا انسؓ سے پوچھا کہ اے ابوحمزہ آپ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے اس کو (یعنی اُمّ المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو) حق مہر کتنا دیا تھا؟ تو انسؓ نے جواب دیا کہ ان کا مہر ان کی اپنی ذات تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو آزاد کیا اور نکاح کر لیا (یہی آزادی ان کا حق مہر تھا)۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابھی سفر میں ہی تھے کہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو بنایا سنوارا اور تیار کر کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس پہنچا دیا۔ صبح آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عروس کی حالت میں کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہو تو وہ لے آئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دستر خوان بچھا دیا تو کوئی شخص پنیر لایا تو کوئی کھجور لایا اور کوئی گھی لے آیا۔ صحابہ کرام' نے ان تمام چیزوں کو ملا کر حسیس بنائی (اور کھائی) یہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

807: سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی لونڈی کو آزاد کرے اور پھر اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ہے۔

باب: نکاح شغار کے متعلق۔

808: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے۔ اور شغار یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیٹی دوسرے کو اس اقرار کے ساتھ بیاہ دیتا تھا کہ وہ بھی اپنی بیٹی اسے بیاہ دے اور دونوں کے درمیان مہر مقرر نہ ہو۔

باب: نکاح متعہ کے متعلق۔

809: قیس کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں تو ہم نے کہا کہ کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں

اس سے منع فرما دیا پھر ہمیں اجازت دی کہ ایک کپڑے کے بدلے معین مدت تک عورت سے نکاح (یعنی متعہ) کرلیں پھر سیدنا عبداللہؓ نے یہ آیت پڑھی کہ "اے ایمان والو! مت حرام کرو پاک چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو، بیشک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا"۔ (المائدہ:87)

810: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم (عورتوں سے کئی دن کیلئے) ایک مٹھی کھجور اور آٹا دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سیدنا ابوبکرؓ کے دور میں متعہ کر لیتے تھے یہاں تک کہ سیدنا عمرؓ نے عمرو بن حریث کے قصہ میں اس سے منع کر دیا۔

باب: نکاح متعہ کے منسوخ ہونے اور اس کے حرام ہونے کے متعلق۔

811: سیدنا علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عورتوں کے متعہ سے گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا۔ (یعنی جنگلی گدھا حرام نہیں ہے)۔

812: ربیع بن سبرہ سے روایت ہے کہ ان کے والدؓ غزوہ فتح مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے اور کہا کہ ہم مکہ میں پندرہ یعنی رات اور دن ملا کر تیس دن ٹھہرے تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی پس میں اور میری قوم کا ایک شخص دونوں نکلے اور میں اس سے خوبصورتی میں زیادہ تھا اور وہ بدصورتی کے قریب تھا اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس چادر تھی اور میری چادر پرانی تھی اور میرے ابن عم کی چادر نئی اور تازہ تھی۔ یہاں تک کہ جب ہم مکہ کے نیچے یا اوپر کی جانب میں پہنچے تو ہمیں ایک عورت ملی جیسے جوان اونٹنی ہوتی ہے، صراحی دار گردن والی (یعنی جوان خوبصورت عورت) پس ہم نے اس سے کہا

کہ کیا تجھے رغبت ہے کہ ہم میں سے کوئی تجھ سے متعہ کرے؟ اس نے کہا کہ تم لوگ کیا دو گے؟ تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر پھیلائی تو وہ دونوں کی طرف دیکھنے لگی ۔اور میرا رفیق اس کو گھورتا تھا (اور اس کے سر سے سُرین تک گھورتا تھا) اور اس نے کہا کہ ان کی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور تازہ ہے۔ تو اس (عورت) نے دو یا تین بار یہ کہا کہ اس کی چادر میں کوئی مضائقہ نہیں ۔غرض میں نے اس سے متعہ کیا۔ پھر میں اس عورت کے پاس سے اس وقت تک نہیں نکلا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے متعہ کو حرام نہیں کر دیا۔

813: سیدنا سبرہ جہنیؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اور اب اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت کے دن تک کیلئے حرام کر دیا ہے، پس جس کے پاس ان میں سے کوئی (یعنی متعہ والی عورت) ہو تو چاہیئے کہ اس کو چھوڑ دے اور جو چیز تم انہیں دے چکے ہو واپس نہ لو۔

باب: محرم کا نکاح کرنا اور پیغامِ نکاح دینا منع ہے۔

814: نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے اپنے بیٹے طلحہ بن عمر کا نکاح شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے کرنے کا ارادہ کیا۔ پس انہوں نے ابان بن عثمان کے پاس جو کہ اس وقت امیر حج تھے، قاصد بھیجا کہ وہ بھی (نکاح کے موقعہ پر) آئیں۔ پس ابان (آئے) اور کہا کہ میں نے سیدنا عثمان بن عفانؓ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ محرم (جس نے حج و عمرے کا احرام باندھا ہو وہ) نہ تو اپنا نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے۔

815: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم محرم

تھے (یعنی حرم میں تھے)۔

816: سیدنا یزید بن اصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اُمّ المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے خود بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا اور میمونہ رضی اللہ عنہا میری اور ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں کی خالہ تھیں۔

باب: کسی عورت اور اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

817: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چار عورتوں کو نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے اور وہ (عورتیں) عورت اور اسکی پھوپھی اور عورت اور اس کی خالہ ہیں۔

باب: نبی کی ازواج مطہرات کے حق مہر کا بیان۔

818: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی (ازواج مطہرات) کا مہر کتنا رکھا تھا؟ تو اُنھوں نے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ (انھوں نے) پوچھا کہ تمہیں نش کی مقدار معلوم ہے؟ ابوسلمہ کہتے ہیں، میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ نصف اوقیہ ہے۔ یہ کل پانچ صد درھم بنتے ہیں اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات کے لئے مہر تھا۔

باب: کھجور کی گٹھلی برابر سونے پر نکاح۔

819: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا

عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر زردی کا اثر دیکھا تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی بھر سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

باب: تعلیم قرآن پر نکاح دینے کا بیان۔

820: سیدنا سہل بن سعد ساعدیؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! میں اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی ذات آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہبہ کردوں، (اس میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے کہ "اگر کوئی مومنہ عورت اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بخش دے اگر نبی اس سے نکاح کا ارادہ کریں اور یہ حکم خاص آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہے نہ کہ اور مومنوں کو" اور اس سے خاص آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ہی ہبہ کا جواز ثابت ہوا۔ (احزاب: ۵۰) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی طرف خوب نیچے سے اوپر تک نگاہ کی اور پھر سر مبارک جھکا لیا پس جب اس عورت نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ اور ایک صحابی اٹھے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو مجھ سے اس کا عقد کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس جا کر دیکھو شاید کچھ مل جائے، پھر وہ گئے اور لوٹ آئے اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھر فرمایا کہ جا دیکھ اگرچہ لوہے کا چھلہ ہو، وہ پھر گئے اور لوٹ آئے اور عرض کیا

کہ اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ایک لوہے کا چھلہ بھی نہیں ہے، مگر یہ میری تہبند ہے اس میں سے آدھی اس عورت کو دے دوں گا۔ راوی سیدنا سہلؓ نے کہا کہ اس غریب کے پاس اوپر والی چادر بھی نہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری تہبند سے تمہارا کیا کام نکلے گا؟ اگر تم نے اس کو پہنا تو اس میں سے اس پر کچھ نہ ہوگا اور اگر اس نے پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہوگا۔ پھر وہ شخص (مایوس ہو کر) بیٹھ گیا، یہاں تک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب اسے پیٹھ موڑ کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے بلانے کا حکم دیا جب وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں اور اس نے سورتوں کو گن کر بتا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ تو ان کو (منہ) زبانی پڑھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جا میں نے اسے تیرا مملوک کر دیا (یعنی نکاح کر دیا) اس قرآن کے عوض میں جو تجھے یاد ہے (یعنی یہ سورتیں اسے یاد کرا دینا، یہی تیرا مہر ہے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ترجی من تشاءُ منهن ......﴾ کے متعلق۔

821: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ان عورتوں پر بہت غیرت کرتی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنی جان ہبہ کر دیتی تھیں۔ اور میں کہتی تھی کہ عورت اپنی جان کو کیسے ہبہ کرتی ہوگی؟ پھر جب یہ آیت اتری کہ "اے نبی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! جس کو آپ چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو آپ چاہیں اپنے پاس جگہ دیں اور جس کو علیحدہ کیا ہے اس کو بلا لیں"، تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا کہ اللہ کی قسم میں دیکھتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آرزو کے موافق جلد حکم فرما دیتا ہے۔

باب: ماہِ شوال میں شادی و نکاح کا بیان۔

822: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا اور ماہ شوال میں ہی میری رخصتی ہوئی اور کونسی عورت رسول اللہ کے پاس مجھ سے بڑھ کر پیاری تھی۔ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں کی رخصتی ماہ شوال میں ہو۔

باب: نکاح میں ولیمہ کا بیان۔

823: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا سے (نکاح کے موقع پر) جیسا بہتر اور فراخی سے ولیمہ کیا، کسی اور زوجہ سے (نکاح) پر نہیں کیا۔ پس ثابت بنانی نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کس چیز کا ولیمہ کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گوشت روٹی کھلائی تھی، حتیٰ کہ لوگ سیر ہو کر چلے گئے اور کھانا بچ گیا۔

824: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نکاح کیا اور اپنی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے اور میری ماں اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کچھ حیس بنایا اور اس کو ایک طباق میں رکھ کر کہا کہ اے انس! اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لے جا (اس سے ثابت ہوا کہ نئے دولہا کے پاس کھانا بھیجنا جس سے ولیمہ میں مدد ہو مستحب ہے) اور عرض کرنا کہ یہ میری ماں نے آپ خاص آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ہی کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے اور عرض کرتی ہے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ کی خدمت میں ہماری طرف سے یہ بہت چھوٹا سا ہدیہ ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لے گیا اور میں نے عرض کیا کہ میری

ماں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں مجھے بھیجا ہے اور سلام کہا ہے اور عرض کرتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں بہت تھوڑا ہدیہ ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ رکھ دو اور جاؤ فلاں فلاں شخص کو ہمارے پاس بلاؤ اور جو تمہیں مل جائے اور کئی شخصوں کے نام لئے۔ پس میں ان کو بھی لایا جن کا نام لیا اور ان کو بھی جو مجھے مل گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انسؓ سے کہا کہ پھر وہ سب لوگ گنتی میں کتنے تھے؟ انہوں نے کہا کہ تین سو کے قریب تھے اور مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس! وہ طباق لاؤ پھر وہ لوگ اندر آئے یہاں تک کہ صفہ چبوترہ اور حجرہ بھر گیا (صفہ وہ جگہ جو باہر بیٹھنے کی بنائی جائے جسے دیوان خانہ کہتے ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ دس دس آدمی حلقہ باندھتے جائیں (یعنی جب وہ کھالیں پھر دوسرے دس بیٹھیں) اور چاہیئے کہ ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے (یعنی کھانے کی چوٹی نہ توڑے کہ برکت وہیں سے نازل ہوتی ہے) پھر ان لوگوں نے یہاں تک کھایا کہ سب سیر ہو گئے اور ایک گروہ کھا کر جاتا تھا تو دوسرا آتا تھا یہاں تک کہ سب لوگ کھا چکے، تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ انس اس (برتن) کو اٹھا لے اور میں نے اس برتن کو اٹھایا تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا تب اس میں کھانا زیادہ تھا۔ اور بعض لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گھر میں بیٹھے باتیں کرنا شروع ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیٹھے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ (یعنی اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا) دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان لوگوں کا بیٹھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ناگوار گزر رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم باہر نکلے اور اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو سلام کرتے ہوئے لوٹ

کر آئے۔ پھر جب ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر بوجھ بنے ہوئے ہیں، تو جلدی سے دروازے پر گئے اور سب کے سب باہر نکل گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پردہ ڈال دیا اور اندر داخل ہوئے اور میں حجرے میں بیٹھا ہوا تھا پھر تھوڑی دیر ہوئی ہوگی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میری طرف نکلے اور یہ آیتیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوئی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے باہر نکل کر لوگوں پر پڑھیں کہ "اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کیلئے ایسے وقت میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے (تو) جاؤ اور جب (کھانا) کھا چکو تو نکل کھڑے ہو، وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے۔ وہ تو لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (بیان) حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا ......" آخر آیت تک۔ (الاحزاب: 53)۔ (راوی حدیث) جعد نے کہا کہ سیدنا انسؓ نے کہا کہ سب سے پہلے یہ آیتیں میں نے سنی ہیں اور مجھے پہنچی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات پردہ میں رہنے لگیں۔

باب: نکاح کی دعوتِ ولیمہ کو قبول کرنے کے بیان میں۔

825: نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ جب کوئی اپنے بھائی کو بلائے تو چاہیئے کہ اس کی دعوت کو قبول کرے (دعوت) شادی کی ہو یا اسی کی طرح کی کوئی اور دعوت ہو۔

826: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کو دعوت دی جائے تو چاہیئے کہ قبول کر لے اگر روزے سے ہو تو دعا کرے اور

اگر روزے سے نہ ہو تو کھائے۔

827: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بدترین کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے کہ جس میں جو آنا چاہتا ہے، اس کو روکا جاتا ہے اور جو نہیں آتا اس کو بلاتے پھرتے ہیں۔ اور جو دعوت میں نہ آیا تو اس نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کی۔

باب: ہم بستری کے وقت کیا کہا جائے؟

828: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی تم میں سے ارادۂ جماع کے وقت ''بسم اللہ ...... ما رزقتنا'' کہہ لے تو اگر اللہ نے ان کی تقدیر میں لڑکا رکھا ہے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچائے گا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے یا اللہ! بچا ہم کو شیطان سے اور دُور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہمیں عنایت فرمائے گا۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں'' کے متعلق۔

829: ابن المنکدر سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہودی لوگوں کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے قبل میں پیچھے ہو کر تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے، (کہ ایک چیز کو دو دیکھتا ہے) اس پر یہ آیت اتری کہ ''عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، پس اپنی کھیتی میں جس طرف سے چاہو آؤ'' (البقرہ: ۲۲۳) (یعنی آؤ کھیتی میں اور کنوئیں میں نہ جاؤ اور کھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالے تو اُگے نہ وہ جگہ جہاں بیج ضائع ہو)۔

باب: اس عورت کے بارے میں جو اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے رکتی ہے۔

830: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب مرد اپنی عورت کو اپنے بچھونے پر بلائے اور وہ نہ آئے، تو مرد اس پر رات بھر غصے رہے، تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

باب: عورت کے ہم بستری والے راز اور بھید کو ظاہر کرنے کے متعلق۔

831: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ بُرا لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس آئے (یعنی صحبت کریں) اور پھر اس کا بھید ظاہر کر دے۔

باب: اللہ تعالیٰ انسان کے عمل پر پردہ ڈال دے تو انسان کے لئے اپنی طرف سے پردہ کھول دینے کی ممانعت۔

832: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ میری تمام امت معاف کی ہوئی ہے مگر ظاہر کرنے والے اور ظاہر کرنا یہ ہے کہ کوئی شخص رات کوئی (برا) عمل کرتا ہے، جب صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس (اس برے کام) پر پردہ ڈال دیا ہوتا ہے لیکن وہ خود کہتا ہے کہ اے فلاں! آج رات میں نے فلاں (برا) عمل کیا ہے، حالانکہ اس نے رات کو برا عمل کیا تھا (اور) اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا تھا۔ رات کو رب پردہ ڈالتا ہے اور صبح کو یہ (شخص) اللہ تعالیٰ کے پردے کو ہٹا دیتا ہے۔

باب: عورت اور لونڈی سے عزل (یعنی صحبت کے وقت انزال باہر کرنے) کے متعلق۔

833: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ کیوں کرتے ہو؟ صحابہ' نے عرض کیا کہ کسی وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے جو کہ بچے کو دودھ پلاتی ہے، وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہے اور کسی کے پاس ایک لونڈی ہوتی ہے، وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اسے حمل ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح نہ کرو؟ اس لئے کہ حمل ہونا نہ ہونا تقدیر سے ہے۔ ابن عون نے کہا کہ میں نے یہ روایت حسن سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس میں جھڑکنا (ڈانٹ پلانا) ہے عزل کرنے سے۔

834: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے استفسار کرتے ہوئے عرض کیا کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے جس سے میں عزل کرتا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کو پیدا کرنے کا ارادہ کرے تو یہ (عزل) اسے روک نہیں سکتا۔ (کچھ ہی دن بعد) وہ آدی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں نے جس لونڈی کا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ذکر کیا تھا وہ حاملہ ہوگئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

باب: غیلہ (دودھ پلاتے وقت عورت سے صحبت کرنے) کے متعلق۔

835: سیدنا عکاشہ کی بہن سیدہ جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں گئی، تو آپ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کر دوں، پھر میں نے دیکھا کہ روم اور فارس کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا۔ پھر صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عزل کے متعلق پوچھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ''وَ أْدُ'' خفی ہے۔ (یعنی بچے کو مخفی طور پر زندہ در گور کر دینا ہے)۔

باب: حاملہ لونڈیوں سے ہم بستری کے متعلق۔

836: سیدنا ابو درداءؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک خیمہ کے دروازے پر سے گزرے اور وہاں ایک عورت کو دیکھا جس کا زمانہ ولادت قریب تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ شخص (جس کے پاس یہ ہے) اس سے جماع کا ارادہ رکھتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ''جی ہاں''۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے چاہا کہ اس کو ایسی لعنت کروں جو قبر تک اس کے ساتھ رہے، وہ کیونکر اس لڑکے کا وارث ہو سکتا ہے، حالانکہ وہ اس کیلئے حلال نہیں۔ اور اس لڑکے کو غلام کیسے بنائے گا حالانکہ وہ اس کیلئے حلال نہیں۔

837: سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر اوطاس کی طرف روانہ کیا۔ ان کا دشمن سے مقابلہ ہوا تو وہ ان سے لڑے اور ان پر غالب آ گئے اور ان کی عورتیں قید کر لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعض صحابہ ' نے ان سے صحبت کرنے کو اس وجہ سے برا جانا کہ ان کے شوہر مشرکین موجود تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ''حرام ہیں شوہروں والیاں مگر جو تمہاری ملک میں آ گئیں'' (النساء: 24) یعنی جب ان کی عدت گزر جائے تو وہ تمہارے لئے حلال ہیں۔

باب: عورتوں کے درمیان (رات گذارنے میں) باری مقرر کرنا۔

838: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نو بیویاں تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب ان میں باری کرتے تھے تو پہلی بیوی کے پاس نویں دن تشریف لاتے تھے (اس لئے) بیویوں کا قاعدہ تھا کہ جس گھر میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہوتے تھے اس گھر میں جمع ہو جاتی تھیں۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے اور اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو انہوں (عائشہؓ) نے عرض کی کہ یہ زینب ہیں پس تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ اور زینب رضی اللہ عنہما کے بیچ میں تکرار ہونے لگی، یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں اور نماز کی تکبیر ہو گئی۔ سیدنا ابوبکرؓ ان کے قریب سے گزرے تو عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ نماز کو نکلئے اور ان کے منہ میں خاک ڈالئے۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نکلے اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پڑھ چکیں گے تو سیدنا ابوبکرؓ آن کر مجھ پر ایسا ویسا خفا ہوں گے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پڑھ چکے تو سیدنا ابوبکرؓ ان کے پاس آئے اور ان کو بہت سخت سست کہا اور کہا کہ تو ایسا کرتی ہے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آگے چیختی اور آواز بلند کرتی ہے)؟

باب: باکرہ اور ثیبہ عورت کے پاس رات گزارنے کے متعلق فرق کا بیان۔

839: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تین روز ان کے

پاس رہے اور پھر فرمایا کہ تم اپنے شوہر کے پاس کچھ حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو اپنی سب عورتوں کے پاس ایک ایک ہفتہ رہوں گا (اور پھر ان سب کے بعد تمہاری باری آئے گی)۔

840: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب باکرہ سے نکاح کرے اور پہلے اس سے اس کے نکاح میں ثیبہ ہو، تو اس باکرہ کے پاس سات روز تک رہے (اور بعد اس کے پھر باری مقرر کرے) اور جب ثیبہ سے نکاح کرے جبکہ اس پہلے سے اس کے پاس باکرہ ہو تو اس کے پاس تین دن رہے۔ خالد (راویٔ حدیث) نے کہا کہا کہ اگر میں اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی سچ ہوگا مگر انسؓ نے یہ الفاظ کہے تھے کہا کہ سنت اسی طرح ہے۔

باب: ایک عورت کا اپنی باری دوسری عورت کو ہبہ کرنا۔

841: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے سودہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی عورت کو ایسا نہیں دیکھا کہ میں اس کے جسم میں ہونے کی آرزو کرتی، وہ تیز مزاج کی عورت تھیں۔ پھر جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دو دن رہتے، ایک دن ان کی اپنی باری کا اور ایک سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کا۔

باب: بعض عورتوں کے درمیان باری مقرر نہ کرنے کے متعلق۔

842: عطاء کہتے ہیں کہ ہم سیدنا ابن عباسؓ کے ساتھ سرف میں اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر حاضر ہوئے تو سیدنا ابن عباسؓ نے کہا: خیال رکھو کہ یہ نبی

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب تم ان کا جنازہ مبارک اٹھانا تو ہلانا جلانا نہیں اور بہت نرمی سے لے چلنا۔اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس نو ازواج مطہرات تھیں جن میں سے آٹھ کیلئے باری مقرر تھی اور ایک کیلئے نہیں۔عطاء نے کہا کہ جن کیلئے باری مقرر نہیں تھی وہ اُمّ المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ (یہ راوی کا وہم ہے، صحیح یہ ہے کہ اُمّ المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی، جیسے اس سے اوپر والی روایت میں ہے)۔

باب: جو کسی عورت کو دیکھے (اور اس کا نفس اس کی طرف مائل ہو) تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے تو اس کی رغبت ختم ہو جائے گی۔

843: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی اجنبی عورت کو دیکھا۔آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور وہ اس وقت چمڑے کو (رنگنے کیلئے) رگڑ رہی تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی ضرورت (جماع) پوری کی اور پھر باہر تشریف لے آئے اور فرمایا: بیشک عورت شیطان کی صورت میں آتی اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔(یعنی اسے دیکھ کر شیطانی خیالات بھڑ کتے ہیں) پھر جب تم میں سے کوئی کسی (اجنبی) عورت کو دیکھے (اس پر شیطانی خیالات آئیں) تو اس کو اپنی بیوی کے پاس آنا چاہیئے، اس عمل سے اس کے دل کے خیالاتِ فاسدہ کو ختم ہو جائیں گے۔

باب: عورتوں سے نرمی اور ان سے خیر خواہی کرنے کا بیان۔

844: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس

کیلئے ضروری ہے کہ جب کوئی امر پیش آئے تو اچھی بات کہے یا چپ رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو، اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی میں اونچی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے۔ پھر اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا تو توڑ دے گا اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، عورتوں کی خیر خواہی کرو۔

باب: کوئی مومن (خاوند) کسی مومن عورت (بیوی) سے دشمنی نہ رکھے۔

845: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن مرد کسی مومن عورت سے سخت بغض نہ رکھے، کہ اگر اس میں ایک عادت ناپسند ہوگی تو دوسری پسند بھی ہوگی یا "غیرہ" کا لفظ ارشاد کچھ فرمایا۔

باب: اگر حواء نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند کی (کبھی) خیانت نہ کرتی۔

846: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر بنو اسرائیل نہ ہوتے تو (کبھی) کوئی کھانا اور گوشت خراب نہ ہوتا۔ اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی کبھی خیانت نہ کرتی۔

باب: جو (لمبے) سفر سے آئے تو گھر میں جلدی داخل ہونے کی کوشش نہ کرے تاکہ (اس کی) عورت بالوں (وغیرہ) کو سنوار لے۔

847: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر جب لوٹ آ رہے تھے تو میں اپنے اونٹ کو جو کہ بڑا سست تھا، جلدی جلدی چلا رہا تھا کہ ایک سوار میرے پیچھے سے آیا اور میرے اونٹ کو اپنی چھڑی سے ایک کونچا دیا، جو ان کے پاس تھی اور میرا اونٹ ایسے چلنے لگا کہ کہ جیسے تم کوئی بہت اچھا اونٹ دیکھتے ہو۔ میں نے پھر کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر! تمہیں کیا جلدی

ہے؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ باکرہ سے یا ثیبہ سے؟ میں نے کہا ثیبہ سے۔
آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ باکرہ سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ پھر جب ہم مدینہ آئے اور گھر داخل ہونے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ رات آجائے یعنی عشاء کا وقت، تاکہ پریشان بالوں والی سر میں کنگھی (وغیرہ) کرلے اور جس کا شوہر باہر گیا ہوا ہو وہ زیر ناف بال صاف کرلے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب گھر جاؤ تو سمجھ داری سے کام لینا۔ (یہ نہ ہو کہ عورت ایام حیض میں ہو اور تم اتنے دنوں بعد آئے ہو اور صبر نہ کرسکو)۔

طلاق کے مسائل

باب: مرد حیض کی حالت میں اپنی عورت کو طلاق نہ دے۔

848: نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تو سیدنا عمر فاروقؓ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے استفسار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا اور یہ کہا کہ اسے ایک حیض تک مہلت دو۔ پھر مہلت دو کہ (وہ اس حیض سے) پاک ہو جائے، پھر (اگر طلاق دینا چاہے تو) جماع کرنے سے پہلے طلاق دے۔ اور یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ راوی (نافع) نے کہا کہ پھر جب سیدنا ابن عمر سے ایسے آدمی کے بارہ میں پوچھا جاتا کہ جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہو، تو وہ یہی کہتے کہ اگر تو نے ایک یا دو طلاقیں (یعنی رجعی ہے) دی ہیں تو اس بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رجوع کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ پھر اسے ایک حیض اور حیض سے پاکیزگی حاصل کرنے کی مہلت دے، اور پھر اسے (پاکیزگی کی حالت میں) جماع کرنے سے پہلے طلاق دے۔ اور اگر تم نے اسے تین طلاق (یعنی طلاق بائنہ جس میں رجوع نہیں) دی ہے تو تم نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے معاملہ میں اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہے اور تمہاری بیوی تم سے (مطلقہ) بائنہ ہو گئی۔

849: ابن سیرین کہتے ہیں کہ بیس برس تک مجھ سے ایک شخص جس کو میں متہم نہیں جانتا تھا روایت کرتا تھا کہ سیدنا ابن عمرؓ نے اپنی عورت کو تین طلاق حالتِ حیض میں دیں تھیں اور ان کو رجوع کرنے کا حکم ہوا تھا۔ میں اس کی اس روایت کو متہم نہ کرتا تھا اور نہ حدیث کو بخوبی جانتا تھا (کہ صحیح کیا ہے) یہاں تک کہ میں ابو غلاب

یونس بن جبیر باہلی سے ملا اور وہ پکے آدمی تھے۔ پس انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے سیدنا ابن عمرؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تھی تو مجھے رجعت کا حکم دیا گیا۔ راوی نے کہا پھر میں نے پوچھا کہ وہ طلاق بھی ان پر شمار کی گئی تھی؟ (یعنی اگر دو طلاق دو تو وہ ملا کر تین پوری ہو جائیں) انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں کیا اگر وہ عاجز ہو گیا یا احمق ہو گیا (یہ سیدنا عبداللہؓ نے اپنے آپ کو خود کہا) یعنی اگر اس طلاق کو نہ گنوں تو حماقت ہے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دورِ اقدس میں تین طلاق کا بیان۔

850: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دور میں اور سیدنا ابوبکر کے دورِ خلافت اور سیدنا عمرؓ کے دورِ خلافت میں بھی (پہلے) دو برس تک ایسے تھا کہ جب کوئی یکبارگی تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی۔ پھر سیدنا عمرؓ نے کہا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کی اس بات میں جس میں انہیں مہلت ملی ہے، پس اگر ہم اس کو جاری کر دیں تو مناسب ہے۔ پھر انہوں نے جاری کر دیا (یعنی یہ حکم دیدیا کہ جو کوئی یکبارگی تین طلاق دے تو تینوں واقع ہو جائیں گی)۔

باب: کسی آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی، وہ عورت دوسرے سے شادی کر لیتی ہے اور اس دوسرے نے دخول نہیں کیا، تو ایسی حالت میں یہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہے۔

851: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ القرظی نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ (یعنی بائنہ غیر رجعی طلاق) دے دی، تو اس نے (یعنی ان کی بیوی نے) عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے نکاح کر لیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے

پاس آ کر استفسار کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں رفاعہؓ کے عقد میں تھی کہ اس نے مجھے تین میں سے آخری طلاق دے دی تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے نکاح کرلیا۔ اور اپنی چادر کا ایک پلو پکڑ کر کہنے لگی کہ اللہ کی قسم ان کے پاس تو کپڑے اس پلو کی طرح ہی ہے۔ راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (اس کی بات سن کر) مسکرا دیئے اور فرمایا کہ شاید تم پھر رفاعہؓ کے پاس لوٹنا چاہتی ہو، نہیں ایسا اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ تمہاری لذت نہ چکھ لے اور تم اس کی لذت نہ چکھ لو (یعنی جماع نہ کرلو)۔ (اس وقت) سیدنا ابوبکر صدیقؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور خالد بن سعید بن عاصؓ حجرے کے دروازے پر اجازت کے منتظر تھے۔ راوی کہتا ہے کہ خالدؓ نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو آواز دی کہ آپ اس عورت کو ڈانتے کیوں نہیں ہو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے کیا کہہ رہی ہے؟۔

باب: (کسی چیز کو) حرام کہنے اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک﴾ (التحریم:1) کے متعلق، اور اس میں اختلاف کا بیان۔

852: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب کوئی اپنی بیوی کو کہے تو مجھ پر حرام ہے، تو یہ قسم ہے اس میں کفارہ دینا ضروری ہے اور سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ بیشک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طریقہ میں بہتر نمونہ ہے۔

853: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرا کرتے اور ان کے پاس شہد پیا کرتے تھے۔ پس اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے اور اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایکا کیا کہ جس کے پاس بھی آپ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم تشریف لائیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کرے کہ میں آپ کے پاس سے مغافیر کی بدبو پاتی ہوں، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ (یہ ایک قسم کا گوند ہے جس کی بو ناپسندیدہ تھی)۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب ایک کے پاس آئے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہی کہا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بلکہ میں نے تو زینب کے پاس شہد پیا ہے اور اب کبھی نہ پیوں گا۔ پھر یہ آیت اتری کہ "اے نبی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے حلال کیا ہے..... اگر وہ دونوں توبہ کریں" یعنی اُمّ المؤمنین عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ "نبی نے ایک بات چپکے سے اپنی ایک بیوی سے کہی" (التحریم: 1-3) تو اس بات سے وہی بات مراد ہے جو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نے شہد پیا ہے۔

854: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھا اور (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ) جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نمازِ عصر پڑھ چکتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس آتے اور ہر ایک سے قریب ہوتے۔ پس ایک دن حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور وہاں اور دنوں سے زیادہ ٹھہرے تو میرے اس کا سبب دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کی قوم کی ایک عورت کے پاس سے ان کے پاس شہد کی ایک کپی ہدیہ میں آئی تھی، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شہد کا شربت پلایا ہے۔ پس میں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم ان سے ایک تدبیر کریں گی۔ میں نے سودہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا اور ان سے کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہارے پاس آئیں اور تم سے قریب ہوں تو تم کہنا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہیں گے نہیں، تو تم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہنا کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عادت تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس بات سے بہت نفرت تھی کہ آپ سے بدبو آئے پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تم سے کہیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد پلایا ہے، تب تم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہنا کہ شاید اس کی مکھی نے عرفط کے درخت سے رس چوس لیا ہے (عرفط اسی درخت کا نام ہے جس کی گوند مغافیر ہے)۔ اور میں بھی ان سے ایسا ہی کہوں گی اور اے صفیہ (رضی اللہ عنہا) تم بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایسا ہی کہنا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو سودہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قسم ہے جس اللہ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں قریب تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے باہر نکل کر وہی بات کہوں جو تم نے (اے عائشہ) مجھ سے کہی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم دروازے پر تھے اور میرا کہنے میں اس طرح جلدی کرنا تمہارے ڈر سے تھا، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نزدیک ہوئے تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نہیں پھر انہوں نے کہا کہ یہ بدبو کس کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ مکھی نے عرفط کا رس چوس لیا ہے (اس لئے اس کی بو شہد میں آ گئی ہے) پھر جب میرے پاس آئے تو میں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہی کہا پھر صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہوں نے بھی ایسا ہی کہا، تو جب دوبارہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! میں اس میں سے آپ کیلئے شہد لاؤں، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس کی

کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سبحان اللہ! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شہد پینے سے روک دیا، تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ چپ رہو۔

باب: مرد کا اپنی بیوی کو اختیار دینا۔

855: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکرؓ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اجازت چاہی اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دروازے پر جمع ہیں اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوئی۔ راوی نے کہا کہ سیدنا ابوبکرؓ کو اجازت مل گئی تو اندر چلے گئے۔ پھر سیدنا عمرؓ آئے اور اجازت چاہی تو انہیں بھی اجازت مل گئی اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے گرد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں کہ غمگین چپکے بیٹھی ہوئی ہیں۔ سیدنا عمرؓ نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں ضرور کوئی ایسی بات کہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہنساؤں۔ پس انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کاش آپ دیکھتے کہ خارجہ کی بیٹی کو (یہ سیدنا عمرؓ کی زوجہ ہیں) کہ اس نے مجھ سے خرچ مانگا تو میں اس کے پاس کھڑا ہو کر اس کا گلا گھونٹنے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہنس دیئے اور فرمایا کہ یہ سب بھی میرے گرد ہیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور مجھ سے خرچ مانگ رہی ہیں۔ پس سیدنا ابوبکرؓ کھڑے ہو کر عائشہ رضی اللہ عنہا کا گلا گھونٹنے لگے اور سیدنا عمرؓ حفصہ رضی اللہ عنہا کا اور دونوں (اپنی اپنی بیٹیوں سے) کہتے تھے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے؟ اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ کی قسم ہم کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایسی چیز نہ مانگیں گی جو آپ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان سے ایک ماہ یا انتیس دن جدا رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر یہ آیت اتری کہ "اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اپنی بیویوں سے کہہ دو ...... سے ...... اجر عظیم ہے" تک (احزاب: 28,29)۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہلے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے فرمایا کہ اے عائشہ! میں تم پر ایک چیز پیش کر رہا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم اس میں جلدی نہ کرو جب تک اپنے ماں باپ سے مشورہ نہ لے لو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وہ کیا بات ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان پر یہ آیت پڑھی تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ لوں؟ بلکہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اختیار کرتی ہوں۔ اور میں آپ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ آپ اپنی ازواج میں سے کسی کو میرے اس جواب کی خبر نہ دیں جو میں نے دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے جو بیوی مجھ سے پوچھے گی میں اسے فوراً خبر کر دوں گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تنگی اور سختی کرنے والا نہیں بلکہ آسانی سے سکھانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

856: مسروق کہتے ہیں کہ مجھے کچھ خوف نہیں اگر میں اختیار دوں اپنی بیوی کو ایک بار یا سو بار یا ہزار بار جب وہ مجھے پسند کر چکی ہے اور میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا تو کیا یہ طلاق ہو گئی؟ (یعنی نہیں ہوئی)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وان تظاهرا عليه﴾ کے متعلق۔

857: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں ایک سال تک سیدنا

عمرؓ سے اس آیت کے بارے پوچھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن ان کے رعب کی وجہ سے نہ پوچھ سکا، یہاں تک کہ وہ حج کو نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ نکلا۔ پھر جب واپسی میں تھے کہ سیدنا عمر ایک بار پیلو کے درختوں کی طرف کسی حاجت کو جھکے اور میں ان کیلئے ٹھہرا رہا، یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو میں ان کے ساتھ چلا۔ اور میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! وہ دونوں عورتیں کون ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر آپ کی ازواج میں سے زور ڈالا تو انہوں نے کہا کہ وہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ اللہ کی قسم میں آپ سے اس بارے میں ایک سال سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن آپ کی ہیبت سے نہ پوچھ سکا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ نہیں ایسا مت کرو، جو بات تمہیں خیال آئے کہ مجھے معلوم ہے اس کو تم مجھ سے دریافت کر لو، اگر میں جانتا ہوں تو تمہیں بتا دوں گا۔ کہتے ہیں پھر سیدنا عمرؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم پہلے جاہلیت میں گرفتار تھے اور عورتوں کو کچھ اہمیت نہیں دیتے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے ان کے ادائے حقوق میں اتارا جو کہ اتارا اور ان کیلئے باری مقرر کی جو مقرر کی۔ چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ میں کسی کام میں مشورہ کر رہا تھا کہ میری بیوی نے کہا کہ تم اس طرح کرتے تو خوب ہوتا، تو میں نے اس سے کہا کہ تجھے میرے کام میں کیا دخل؟ جس کا میں ارادہ کرتا ہوں تجھے اس سے کیا سروکار؟ تو اس نے مجھ سے کہا کہ اے ابن خطاب! تعجب ہے تم تو چاہتے ہو کہ کوئی تمہیں جواب ہی نہ دے حالانکہ تمہاری صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جواب دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ دن بھر غصہ رہتے۔ ہیں سیدنا عمرؓ نے کہا کہ پھر میں اپنی چادر لے کر گھر سے نکلا اور حفصہ پر داخل ہوا اور اس سے کہا کہ اے میری پیاری بیٹی! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ وہ دن بھر غصہ میں رہتے ہیں؟ تو حفصہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو ان کو

جواب دیتی ہوں پس میں نے اس سے کہا کہ تو جان لے میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ناراضگی سے ڈراتا ہوں اے میری بیٹی! تم اس بیوی کے دھوکے میں مت رہو جو اپنے حسن، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت پر ناز کرتی ہیں (یعنی اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا)۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس قرابت کے سبب جو مجھے ان کے ساتھ تھی داخل ہوا اور میں نے ان سے بات کی۔ اُمّ اسلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا کہ اے ابن خطاب! تم پر تعجب ہے کہ تم ہر چیز میں دخل دیتے ہو یہاں تک کہ تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ان کی ازواج کے معاملہ میں بھی دخل دو۔ مجھے ان کی اس بات سے بہت صدمہ پہنچا جس نے مجھے اس نصیحت سے باز رکھا جو میں کرنا چاہتا تھا۔ اور میں ان کے پاس سے چلا آیا۔ انصار میں سے میرا ایک دوست تھا کہ جب میں غائب ہوتا تو وہ مجھے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مجلس اور احادیث کی) خبر دیتا اور جب وہ غائب ہوتا تو میں اس کو خبر دیتا تھا اور ہم ان دنوں غسان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا خوف رکھتے تھے اور ہم میں چرچا تھا کہ وہ ہماری طرف آنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ہمارے سینے اس کے خیال سے بھرے ہوئے تھے۔ اس دوران میرے دوست نے آکر دروازہ بجایا اور کہا کہ کھولو کھولو! میں نے کہا کہ کیا غسانی آگئے؟ اس نے کہا کہ نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پریشانی کی ایک بات ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے جدا ہو گئے ہیں۔ پس میں نے کہا کہ حفصہ اور عائشہ کی ناک خاک آلود ہو۔ پھر میں نے اپنے کپڑے لئے اور نکلا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک بالاخانے میں تھے کہ اس کے اوپر کھجور کی ایک جڑ سے چڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک سیاہ

قام غلام اس سیڑھی کے سرے پر تھا۔ پس میں نے کہا کہ یہ عمر ہے میرے لئے اجازت دی گئی۔ سیدنا عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے یہ سب قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کیا اور جب میں اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسکرا دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک چٹائی پر تھے کہ ان کے اور چٹائی کے بیچ میں اور کوئی بچھونا نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سر کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کا چھلکا بھرا ہوا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیروں کی طرف سلم کے کچھ پتے ڈھیر تھے (جس سے چمڑے کو رنگتے ہیں) اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سرہانے ایک کچا چمڑ الکا ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پہلو پر چٹائی کا اثر اور نشان دیکھا تو رونے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تجھے کس بات نے رلایا؟ میں نے کہ کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! بیشک کسریٰ اور قیصر عیش میں ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ ان کیلئے دنیا ہو اور تمہارے لئے آخرت۔

تکیہ تھا جس میں کھجور کا چھلکا بھرا ہوا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیروں کی طرف سلم کے کچھ پتے ڈھیر تھے (جس سے چمڑے کو رنگتے ہیں) اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سرہانے ایک کچا چمڑ الکا ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پہلو پر چٹائی کا اثر اور نشان دیکھا تو رونے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تجھے کس بات نے رلایا؟ میں نے کہ کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! بیشک کسریٰ اور قیصر عیش میں ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ ان کیلئے دنیا ہو اور تمہارے لئے آخرت۔

عدت کے مسائل

باب: حاملہ عورت اپنے خاوند کی وفات کے (تھوڑے عرصے) کے بعد بچہ جنے (تو اس کی عدت کا بیان)۔

858:عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارقم الزہری کو لکھا کہ وہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں اور ان سے ان کی حدیث کے بارہ میں پوچھیں کہ ان سے رسول اللہ ا نے کیا فرمایا تھا جب انہوں نے آپ ا سے فتویٰ طلب کیا تھا؟ تو عمر بن عبداللہ نے ان کو لکھا کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی ہے کہ وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں جو قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھے اور غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ حجۃ الوداع میں انہوں نے وفات پائی تو یہ حاملہ تھیں۔پھر ان کی وفات کے کچھ ہی دیر بعد وضع حمل (یعنی ولادت) ہوگئی۔اور جب اپنے نفاس سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے منگنی کا پیغام دینے والوں کے لئے بناؤ سنگار کیا۔ابو السنابل جو قبیلہ بنی عبدالدار سے تعلق رکھتے تھے،ان کے پاس آئے اور کہا کہ کیا سبب ہے کہ میں تمہیں سنگار کیے ہوئے دیکھتا ہوں؟ شاید تم نکاح کا ارادہ رکھتی ہو؟ اور اللہ کی قسم تم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک تم پر چار مہینے اور دس دن نہ گزر جائیں ۔سبیعہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب انہوں نے مجھ سے یوں کہا تو میں اپنی چادر اوڑھ کر شام کو نبی ا کے پاس آئی اور آپ ا سے پوچھا،تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے فتویٰ دیا کہ میری عدت اسی وقت اپنی پوری ہو چکی تھی جب میں نے وضع حمل کیا اور اگر میں چاہوں تو مجھے نکاح کی اجازت دی۔ابن شہاب نے کہا کہ میں اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں جانتا کہ کوئی عورت بعد وضع کے اسی وقت نکاح کرے اگرچہ وہ ابھی خون نفاس میں ہو مگر اتنی

بات ضرور ہے کہ اس کا شوہر اس سے صحبت نہ کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے۔

باب: مطلقہ عورت اپنے باغ کی کھجوروں کو توڑنے کیلئے (باہر) جاسکتی ہے۔

859: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہوگئی اور انہوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لیں، تو ایک شخص نے ان کے باہر نکلنے پر انہیں جھڑکا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں تم جاؤ اور اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لو۔ اس لئے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اوروں کا بھلا ہو) یا اور کوئی نیکی کرو (کہ تمہارا بھلا ہو)۔

باب: مطلقہ عورت اپنے اوپر کسی ڈر کی وجہ سے اپنے گھر سے جاسکتی ہے۔

860: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یارسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دیدی ہیں اور مجھے اپنے ساتھ سختی اور بدمزاجی کا خوف ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ کسی اور گھر میں چلی جائیں۔ (راوی نے کہا کہ) وہ دوسری جگہ چلی گئیں۔

861: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے اس کو خبر دی کہ وہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھیں اور ابوعمرو نے انہیں تین طلاقوں میں سے تیسری بھی دے دی۔ پھر وہ گمان کرتی تھی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئی تھی اور اس گھر سے نکلنے کے بارے میں فتویٰ پوچھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو عبداللہ بن ام مکتومؓ کے پاس منتقل ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس مروان نے اس بات کی تصدیق کرنے سے انکار کیا کہ مطلقہ عورت (خاوند کے) گھر سے نکل سکتی ہے۔ اور عروہ نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی فاطمہ کی

بات کا انکار کر دیا۔ (مطلقہ عورت اپنے خاوند کے گھر سے باہر نہ نکلے)۔

باب: مطلقہ عورت عدت کے بعد شادی کر سکتی ہے۔

862: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاق دے دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہ اسے گھر دلوایا اور نہ خرچ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خبر دی۔ اور انہیں سیدنا معاویہ، ابوجہم اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے (شادی کے لئے) پیغام بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ تو مفلس ہے کہ اس کے پاس مال نہیں اور ابوجہم عورتوں کو بہت مارنے والا ہے مگر اسامہ۔ پس انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ اسامہ (یعنی اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی فرمانبرداری تجھے بہتر ہے۔ پھر میں نے ان سے نکاح کر لیا اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔ (یعنی ہماری شادی کی کامیابی پر)۔

باب: میت پر عدت کے دوران سوگ اور (آنکھوں میں) سرمہ نہ لگانے کے متعلق۔

863: حمید بن نافع زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انہیں (حمید کو) ان تین احادیث کی خبر دی۔ کہتے ہیں کہ زینب نے کہا کہ اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے باپ ابوسفیانؓ فوت ہوئے، تو میں ان کے پاس گئی۔ اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جو زرد خلوق تھی (ایک قسم کی مرکب

خوشبو ہے) یا کوئی اور خوشبو تھی اور ایک لڑکی کو (اپنے ہاتھوں سے) لگائی اور پھر ہاتھ اپنے گالوں پر پھیر لئے اور کہا کہ اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی حاجت نہیں تھی مگر (یہ صرف عام عورتوں کی تعلیم کیلئے تھا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر پر فرما رہے تھے کہ اس شخص کو حلال نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو کہ وہ کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر یہ کہ عورت اپنے شوہر کیلئے چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔ زینب نے کہا کہ پھر میں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب ان کے بھائی فوت ہوئے، تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور لگائی، پھر کہا کہ اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی حاجت نہیں تھی مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر پر فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو اس کو یہ درست نہیں ہے کہ کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوا اس عورت کے جس کا خاوند فوت ہو جائے کہ وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے اپنی ماں اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں، تو کیا اس کے سرمہ لگاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر اس عورت نے دو یا تین بار پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہر بار فرمایا کہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ اب تو عدت کے چار مہینے اور دس دن ہی ہیں جاہلیت میں تو عورت پورے ایک برس بعد مینگنی پھینکتی تھی۔ (راوی حدیث) حمید کہتے ہیں کہ میں نے زینب رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ سال بھر مینگنی پھنکتی تھی؟ تو زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (جاہلیت کے زمانے میں) جب عورت کا خاوند فو ہو

جاتا تو وہ ایک گھونسلے میں گھس جاتی (یعنی چھوٹے سے اور بدصورت گھر میں)، بُرے سے بُرا کپڑا پہنتی، نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ اور، یہاں تک کہ ایک سال گزر جاتا۔ پھر ایک جانور اس کے پاس لاتے گدھا یا بکری یا چڑیا جس سے وہ اپنی عدت توڑتی (اس جانور کو اپنی کھال پر رگڑتی یا اپنا ہاتھ اس پر پھیرتی) ایسا بہت کم ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا (اکثر مر جاتا کچھ شیطان کا اثر ہوگا یا اس کے بدن پر میلی کچیلی ایک گھونسلے میں رہنے سے زہردار مادہ چڑھ جاتا ہوگا جو جانور پر اثر کرتا ہوگا) پھر وہ باہر نکلتی اور ایک مینگنی اس کو دیتے، اس کو پھینک کر پھر جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی۔

باب: عدت گزارنے والی عورت کو خوشبو اور رنگین کپڑا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

864: سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں کرسکتی، البتہ بیوی اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرے گی۔ اور (اس عدت کی مدت میں) رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر "عصب" کا کپڑا اور سرمہ نہ لگائے اور خوشبو کو ہاتھ تک نہ لگائے مگر جب (حیض سے) پاک ہو تو ایک پھایا قسط یا اظفار (ایک قسم کی خوشبو) کا استعمال کرسکتی ہے۔

بدن پر میلی کچیلی ایک گھونسلے میں رہنے سے زہردار مادہ چڑھ جاتا ہوگا جو جانور پر اثر کرتا ہوگا) پھر وہ باہر نکلتی اور ایک مینگنی اس کو دیتے، اس کو پھینک کر پھر جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی۔

باب: عدت گزارنے والی عورت کو خوشبو اور رنگین کپڑا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

864: سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں کرسکتی، البتہ بیوی اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرے گی۔ اور (اس عدت کی مدت میں) رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر ”عصب“ کا کپڑا اور سرمہ نہ لگائے اور خوشبو کو ہاتھ تک نہ لگائے مگر جب (حیض سے) پاک ہو تو ایک پھایا قسط یا اظفار (ایک قسم کی خوشبو) کا استعمال کرسکتی ہے۔

All rights reserved. ©2002-2006

لعان کے مسائل

باب: اس آدمی کے متعلق جو اپنی عورت کے پاس (غیر) مرد کو پائے۔

865: سیدنا سہل بن ساعدیؓ سے روایت ہے کہ عویمر عجلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم! بھلا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا اس کو مار ڈالے؟ (اگر وہ مار ڈالے) تو پھر تم (اس مرد) کو (قصاص میں) مار ڈالو گے یا وہ کیا کرے؟ تو یہ مسئلہ میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھو۔ عاصمؓ نے رسول اللہ سے پوچھا تو آپ ا نے اس قسم کے سوالوں کو ناپسند کیا اور ان کی بُرائی بیان کی۔ عاصمؓ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا وہ ان کو شاق گزرا۔ جب وہ اپنے لوگوں میں لوٹ کر آئے تو عویمر ان کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے عویمرؓ سے کہا کہ تو میرے پاس اچھی چیز نہیں لایا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تیرا (یہ) مسئلہ پوچھنا ناگوار ہوا۔ عویمرؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو باز نہ آؤں گا جب تک یہ مسئلہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نہ پوچھوں گا پھر عویمرؓ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس تمام لوگوں (محفل) میں آئے اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ کیا فرماتے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو دیکھے تو (کیا) اس کو مار ڈالے؟ پھر آپ اس (مرد) کو (قصاص میں) مار ڈالیں گے یا وہ کیا کرے؟ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم اترا تو جا اور اپنی بیوی کو لے کر آ۔ سیدنا سہلؓ نے کہا کہ پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس موجود تھا

جب وہ فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر میں اب اس عورت کو رکھوں تو میں جھوٹا ہوں پھر سیدنا عویمرؓ نے اس کو تین طلاق دیدیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کو (اس بات کا) حکم کرتے۔ ابن شہاب نے کہا کہ پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ٹھہر گیا۔

866: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ سیدنا سعد بن عبادہؓ نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہ نہ لاؤں؟ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں بیشک۔ سیدنا سعدؓ نے کہا کہ ہرگز نہیں، قسم اس اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں تو اس علاج تلوار سے جلد ہی کر دوں گا۔ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سردار کیا کہتے ہیں؟ وہ بڑے غیرت دار ہیں اور میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔

867: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ مصعب بن زبیر کی خلافت میں میرے سے لعان کرنے والوں کا مسئلہ پوچھا گیا تو میں حیران ہوا کہ کیا جواب دوں تو میں مکہ میں واقع سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کے مکان کی طرف چلا اور ان کے غلام سے کہا کہ میری عرض کرو۔ اس نے کہا کہ وہ (عبداللہ بن عمرض) آرام کرتے ہیں انہوں نے میری آواز سنی تو کہا کہ کیا جبیر کا بیٹا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا کہ اندر آ جاؤ، اللہ کی قسم تم کسی کام سے آئے ہوگے۔ میں اندر گیا تو وہ ایک کمبل بچھائے بیٹھے تھے اور ایک تکیے پر ٹیک لگائے تھے جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا میں نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! لعان کرنے والوں میں جدائی کی جائے گی؟ انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ! بیشک جدائی کی جائے گی اور سب سے پہلے اس باب میں فلاں نے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا جو فلاں کا بیٹا تھا۔ اس نے کہا کہ یا رسول

اللہ! آپ کیا سمجھتے ہیں اگر ہم میں سے کوئی اپنی عورت کو بُرا کام کراتے دیکھے تو کیا کرے اگر منہ سے نکالے تو بُری بات اگر چپ رہے تو ایسی بُری بات سے کیونکر چپ رہے؟ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے اور جواب نہیں دیا پھر وہ شخص آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! جو بات میں نے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھی تھی میں خود اس میں پڑ گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں سورۂ نور میں ''اور وہ لوگ جو اپنی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں.........'' آخر تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں اور اس کو نصیحت کی اور سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے (یعنی اگر تو جھوٹ طوفان باندھتا ہے تو اب بھی بول دے حد قذف کے اسی کوڑے پڑ جائیں گے مگر یہ جہنم میں جلنے سے آسان ہے) وہ بولا قسم اس کی جس نے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سچائی کے ساتھ بھیجا کہ میں نے عورت پر طوفان نہیں جوڑا۔ پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس عورت کو بلایا اور اس کو ڈرایا اور سمجھایا اور فرمایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے سہل ہے وہ بولی کہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے کہ میرا خاوند جھوٹ بولتا ہے تب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ نے نام کی یقیناً وہ سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو پھر عورت کو بلایا اور اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی یقیناً مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا کہ اس عورت پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر مرد سچا ہو۔ اس کے بعد آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان دونوں میں جدائی کر دی۔

868: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

لعان کرنے والوں کو فرمایا کہ تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے اور تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خاوند سے فرمایا کہ اب تیرا عورت پر کوئی بس نہیں کیونکہ وہ تجھ سے ہمیشہ کیلئے جدا ہو گئی۔ مرد بولا کہ یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! میرا مال، جو اس نے لیا ہے؟ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مال تجھے نہیں ملے گا کیونکہ اگر تو سچا ہے تو اس مال کا بدلہ ہے جو اس کی شرمگاہ تجھ پر حلال ہو گئی اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال اور دور ہو گیا (یعنی بلکہ تیرے اوپر جھوٹ کا اور وبال ہوا)۔

869: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دور میں لعان کیا تو پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دونوں کے درمیان جدائی کر دی اور بچے کا نسب ماں سے لگا دیا۔

870: محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالکؓ سے پوچھا اور میں یہ سمجھتا تھا کہ انہیں معلوم ہے پس انہوں نے کہا کہ ہلال بن امیہؓ نے نسبت کی زنا کی اپنی بیوی کو شریک بن سحماء سے اور ہلال بن امیہ براء بن مالکؓ کا مادری بھائی تھا اور اس نے اسلام میں سب سے پہلے لعان کیا راوی نے کہا کہ پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اس عورت کو دیکھتے رہو اگر اس کا بچہ سفید رنگ کا سیدھے بالوں والا، لال آنکھوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور جو سرمگین آنکھوں والا، گھونگھریالے بالوں والا، پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے۔ سیدنا انس بن مالکؓ نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی کہ اس عورت کا لڑکا سرمگیں آنکھ، گھونگھریالے بال، پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

باب: بچے کا انکار اور "رگ" کے گھسیٹنے کے متعلق۔

871: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بنی فزارہ میں سے ایک شخص رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میری بیوی کے ایک کالا بچہ پیدا ہوا ہے (تو وہ میرا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ میں کالا نہیں ہوں) رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا رنگ کیا ہے؟ وہ بولا کہ لال ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں کوئی خاکی بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں خاکی بھی ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پھر یہ رنگ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا کسی رگ نے گھسیٹ لیا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے بچے میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ گھسیٹ لیا ہوگا۔

باب: بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا۔

872: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد بن زمعہؓ دونوں نے ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا کیا سیدنا سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ لڑکا میرے بھائی کا بچہ ہے کہ میرے بھائی کا نام عتبہ بن ابی وقاص ہے اور انہوں نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ یہ میرا فرزند ہے اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس میں شباہت ملاحظہ فرمالیں اور عبد بن زمعہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ لڑکا میرا بھائی ہے میرے باپ کے فراش پر اس کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے پس رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے دیکھا کہ وہ عتبہ کیساتھ بخوبی مشابہت رکھتا ہے اور فرمایا کہ اے عبد! لڑکا اسی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کو بے نصیبی اور محرومی ہے یا پتھر۔ اور اے سودہ (رضی اللہ عنہا) زمعہ کی بیٹی! تم اس سے پردہ کرو پھر اُمّ المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔

باب: قیافہ شناس کی بات بچے کے متعلق قابل قبول ہے۔

873: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خوش تھے اور فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تو نے نہ دیکھا کہ مجز زمدلجی میرے پاس آیا اور اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے تھے کہ ان کا سر ڈھپا ہوا تھا اور پیر کھلے تھے تو اس نے کہا کہ یہ پیر ایک دوسرے کے جزو ہیں (یعنی ایک باپ کے ہیں دوسرے بیٹے کے)۔

All rights reserved. ©2002-2006

دودھ پلانے کے مسائل

باب: دودھ سے بھی ویسے ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسے ولادت سے۔

874: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما تھے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یارسول اللہ! کوئی شخص آپ کے گھر پر اندر آنے کی اجازت مانگتا ہے، تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ (رضی اللہ عنہا) کا رضاعی چچا ہے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ !! اگر فلاں شخص (اپنے رضاعی چچا) زندہ ہوتا تو کیا میرے گھر آ سکتا تھا؟ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، رضاعت سے بھی ویسے ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسی ولادت سے۔

باب: دودھ کی حرمت آدمی کے پانی سے ہوتی ہے۔

875: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرا رضاعی چچا آیا اور مجھ سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی، تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس کے متعلق مشورہ نہ لے لوں۔ جب رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آئے تو میں نے عرض کیا کہ میرے رضاعی چچا نے میرے پاس آنے کی مانگی تھی لیکن میں نے انکار کر دیا، تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا چچا تمہارے پاس آ سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے دودھ عورت نے پلایا تھا نہ کہ کسی مرد نے (یعنی دودھ عورت پلائے اور

حقوق مرد کو بھی مل جائیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟) تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے پاس آ سکتا ہے۔

باب: رضاعی (دودھ کی) بھتیجی کی حرمت۔

876: امیر المؤمنین سیدنا علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کو کیا ہے کہ (خاندان) قریش میں (نکاح) شوق سے کرتے ہیں لیکن ہمیں چھوڑ دیتے ہیں؟ (یعنی ہمارے پاس رشتے موجود ہیں لیکن آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیتے ہی نہیں) تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی رشتہ ہے؟ میں نے کہا ہاں، (سید الشہداء) حمزہؓ کی بیٹی ہے (جو کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سیدنا علیؓ کی چچا زاد بہن تھی)، تو نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں، کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ (وجہ یہ تھی کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سیدنا حمزہؓ دونوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا)۔

باب: ربیبہ اور بیوی کی بہن کی حرمت کے متعلق۔

877: اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیانؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ میری بہن، بنت ابی سفیان کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟ تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں کیا کروں؟ میں نے کہا کہ آپ ان سے نکاح کر لیں۔ (اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت یہ مسئلہ نہیں معلوم تھا کہ دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح میں رکھنا منع ہے)، تب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ امر گوارا ہے؟ میں نے کہا کہ میں اکیلی تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کے نکاح میں نہیں ہوں اور پسند کرتی ہوں کہ جو خیر میں میرے ساتھ شریک ہو وہ میری بہن ہی ہو۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے درہ بنت ابی کو پیغام (نکاح) دیا ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اُمّ سلمہ کی لڑکی؟ میں نے کہا ہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میری گود میں پرورش پانے والی نہ بھی ہوتی جب بھی وہ مجھ پر حلال نہ ہوتی۔ اس لئے کہ وہ رضاعت سے میری بھتیجی ہے مجھے اور اس کے باپ (سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ) کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے۔ پس تم لوگ مجھے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا پیغام نہ دیا کرو۔

باب: ایک دو بار (دودھ) چوسنے کے متعلق۔

878: سیدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک گاؤں کا آدمی رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ اس نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ! میری ایک بیوی تھی اور میں نے اس پر دوسری عورت سے نکاح کر لیا میری پہلی بیوی یہ کہتی ہے کہ میں نے اس پر دوسری عورت کو ایک یا دو بار دودھ چوسایا ہے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار یا دو بار چوسانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

باب: پانچ بار دودھ پینے کے متعلق۔

879: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا پہلے قرآن میں یہ حکم اترا تھا کہ دس بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ پھر یہ منسوخ ہو گیا اور یہ نازل ہوا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے۔ اور رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

باب: بڑے آدمی کے دودھ پینے کے متعلق۔

880: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہما ان کے اہل خانہ ان کے گھر میں رہتے تھے اور سہیل کی بیٹی رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئیں (یعنی ابوحذیفہ کی بیوی) اور عرض کیا کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردوں کی باتیں سمجھنے لگا ہے اور وہ ہمارے گھر میں آتا ہے اور میں خیال کرتی ہوں کہ ابوحذیفہ کے دل میں اس بارہ میں ناپسندیدگی ہے۔ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو کہ تم اس پر حرام ہو جاؤ اس سے وہ ناگواری جو ابوحذیفہ کے دل میں ہے، جاتی رہے گی۔ پھر وہ دوبارہ آئیں اور عرض کیا کہ میں نے اس کو دودھ پلا دیا تھا جس سے ابوحذیفہؓ کی ناگواری جاتی رہی۔

881: سیدہ زینب بنت اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما کہتی تھیں کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تمام ازواج اس سے انکار کرتی تھیں کہ کوئی ان کے گھر میں اس طرح کا دودھ پی کر آئے۔ (یعنی بڑی عمر میں اس کو دودھ پلا دیا جائے جیسے پچھلی حدیث میں گزرا)۔ اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کہتی تھیں کہ ہم تو یہی جانتی ہیں کہ یہ سالم کیلئے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خاص رخصت تھی اور نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے سامنے ایسا دودھ پلا کر کسی کو نہیں لائے اور نہ ہم اس کو جائز خیال کرتی ہیں۔

باب: دودھ پینا وہ معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو (یعنی ایامِ رضاعت دو سال میں ہو)۔

882: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس آئے اور اس وقت میرے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سخت ناگوار گزرا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرہ پر میں نے غصہ دیکھا ہتو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ذرا غور کیا کرو دودھ کے بھائیوں میں، اس لئے کہ دودھ پینا وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو (یعنی ایام رضاعت میں یعنی دو برس کے اندر)۔ (یا اس کا مطلب یہ ہے کہ رضاعت تب ثابت ہو گی جب بچہ اتنا دودھ پیئے کہ بھوک مٹ جائے۔ ایک دو گھونٹ پینے سے رضاعت حاصل نہ ہوگی۔ واللہ اعلم)۔

اپنے اور اہل وعیال پر خرچ کرنے کے مسائل

باب: اپنے نفس، اہل وعیال اور قرابت والوں سے ابتدا کرنے کے متعلق

883: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ بنو عذرہ کے ایک شخص نے اپنا غلام آزاد کیا مدبر بنا دیا (یعنی کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے)۔ اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پہنچی تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے پاس اس کے سوا اور مال ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ تب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (اعلان) فرمایا کہ اس کو مجھ سے کون خریدتا ہے؟ تو نعیم بن عبداللہ العدوی نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا اور وہ درہم نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو لا کر دیئے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غلام کے مالک کو اسے دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو۔ پھر اگر بچے تو اپنے گھر والوں پر، پھر بچے تو اپنے ناتے والوں پر، پھر بچے تو اِدھر اُدھر اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آگے اور دائیں اور بائیں اشارہ کرتے تھے۔ (یعنی صدقہ کر دے)۔

باب: غلاموں کے خرچ کے متعلق اور جو انکے خرچ کو روکتا ہے، اس کا بیان

884: خیثمہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کا داروغہ آیا، تو انہوں نے پوچھا کہ تم نے غلاموں کو خرچ دیدیا؟ اس نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کہ جاؤ اور ان کا خرچ دیدو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جس کا خرچ اس کے ذمہ اس کا خرچ روک دے۔

باب: اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت۔

885: سیدنا ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر اشرفی؟ جس کو آدمی خرچ کرتا ہے وہ (اشرفی) ہے جسے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے (اس لئے کہ بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کا نفقہ فرض ہے جیسے صغیر اولاد) اور اسی طرح وہ اشرفی جس کو اپنے جانور پر فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے (یعنی جہاد میں) اور وہ اشرفی جس کو اپنے رفیقوں پر اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ ابو قلابہ نے کہا کہ (آپ نے) عیال سے شروع کیا پھر ابو قلابہ نے کہا کہ اس سے بڑھ کر کس کا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ ان کو اس کے سبب سے (کسی کے آگے) ہاتھ پھیلانے سے بچا دے یا نفع دے اور ان کو غنی کر دے۔

886: سیدنا ابو مسعود البدریؓ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور اس میں ثواب کی امید رکھتا ہے، تو وہ اس کیلئے صدقہ ہے۔

باب: عورت کا حق یہ ہے کہ وہ اپنے خاوند کے مال سے معروف طریق پر اسکے اہل وعیال پر خرچ کرے۔

887: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہند (ابوسفیان کی بیوی) نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم پوری زمین کی پیٹھ پر کوئی ایسے گھر والے نہ تھے، جن کے متعلق مجھے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کر دے، سوائے آپ کے گھر والوں کے (لیکن اب) پوری زمین کی پشت پر ایسے گھر والے نہیں ہیں جن کا عزت والا ہو جانا مجھے زیادہ پسند ہو،

سوائے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گھر والوں کے۔ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا! ہاں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ پھر ہندہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابوسفیانؓ کنجوس آدمی ہیں۔ اگر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے کچھ اس کے اہل وعیال پر خرچ کروں تو مجھ پر گناہ تو نہیں ہوگا؟ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اچھے طریقے کیساتھ (فضول خرچی سے بچ کر اس کے اہل وعیال پر) خرچ کرے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔

باب: مطلقہ ثلاث (تین طلاق والی) کا نان ونفقہ (طلاق دینے والے خاوند پر) نہیں۔

888: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس کو تین طلاق دی گئی ہوں اس کیلئے نہ گھر ہے اور نہ نفقہ۔

889: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں کہ فاطمہ کو یہ کہنا خوب نہیں ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کے لئے نہ مکان ہے اور نہ نفقہ۔

890: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے ساتھ بڑی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور شعبی بھی ہمارے ساتھ تھے تو شعبی نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہ اسے گھر دلوایا اور نہ خرچ۔ (یہ سن کر) اسود نے ایک مٹھی کنکر لے کر شعبی کی طرف پھینکی اور کہا کہ افسوس تم اسے روایت کرتے ہو؟ اور حالانکہ سیدنا عمرؓ نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت کو ایک عورت کے قول سے نہیں چھوڑ سکتے معلوم نہیں شاید وہ بھول گئی یا یاد رکھا۔ (مطلقہ ثلاثہ کو) گھر دینا

چاہیے اور خرچہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مت نکالو ان کو ان کے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں (یعنی زنا)''۔(الطلاق 1:)

غلاموں کو آزاد کرنے کے مسائل

باب: جو ایک مومن غلام آزاد کرے، اس کی فضیلت۔

891: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، فرماتے تھے کہ جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو غلام کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزاد کر دیتا ہے یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی غلام کی شرمگاہ کے بدلے۔

باب: اولاد کا والد کو آزاد کرنا کیسا ہے؟

892: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر اس صورت میں کہ باپ کو کسی کا غلام دیکھے اور پھر خرید کر آزاد کر دے۔

باب: (مشترکہ غلام کا ایک مالک اگر) اپنا حصہ آزاد کرتا ہے (تو ......)۔

893: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی شخص کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے، پھر اس کا مال بھی اتنا ہو کہ غلام کی انصاف والی قیمت مقرر کر کے اس غلام میں شریک حصہ داروں کے حصے ادا کر سکے تو غلام اس کے حق میں آزاد ہو جائیگا (اگر اتنا مال نہ ہو تو) اس کا اپنا حصہ آزاد ہو جائیگا۔

باب: سابقہ باب اور کوشش کا بیان۔

894: سیدنا ابوہریرہؓ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دے، اس کا چھڑانا (یعنی دوسرے حصہ کا بھی آزاد کرنا) بھی اسی کے مال سے ہوگا

اگر مالدار رہو اگر مالدار نہ ہو تو غلام محنت مزدوری کرے اور اس پر جبر نہ کریں۔

باب: (غلام) آزاد کرنے میں قرعہ ڈالنا۔

895: سیدنا عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس ان کے سوا اور کوئی مال نہ تھا۔ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو بلایا اور ان کی تین ٹکڑیاں کیں۔ اس کے بعد قرعہ ڈالا اور دو کو آزاد کر دیا اور باقی چار کو غلامی پر باقی رکھا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میت کے حق میں سخت بات ارشاد فرمائی۔

باب: وِلاء اس کیلئے ہے جس نے آزاد کیا۔

896: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میرے مالکوں نے میرے ساتھ نو اوقیہ پر مکاتبت کی ہے، ہر برس میں ایک اوقیہ۔ پس تم میری مدد کرو۔ میں نے کہا کہ اگر تمہارے مالک راضی ہوں تو میں یہ ساری رقم یکمشت دیدیتی ہوں اور تمہیں آزاد کر دیتی ہوں، لیکن تمہاری ولاء میں لوں گی۔ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر اپنے مالکوں سے کیا تو انہوں نے نہ مانا اور یہ کہا کہ ولاء ہم لیں گے۔ پھر بریرہ میرے پاس آئی اور یہ بیان کیا تو میں نے اس کو جھڑکا، اس نے کہا اللہ کی قسم یہ نہ ہو گا۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سن لیا اور مجھ سے پوچھا تو میرے سب حال بیان کرنے پر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تو خرید لے اور آزاد کر دے اور ولاء کی شرط انہی کیلئے کر لے کیونکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔ میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شام کو خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جیسے اس کو لائق ہے،

پھر اس کے بعد فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ وہ شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو بار شرط کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب زیادہ حقدار ہے اور اللہ کی شرط مضبوط ہے۔ تم میں سے بعض لوگوں کا یہ حال ہے کہ دوسرے سے کہتے ہیں کہ تم (غلام یا باندی کو) آزاد کرو اور وِلاء ہم لیں گے حالانکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔

باب: پہلے باب سے متعلق، اور آزاد شدہ لونڈی کو اپنے خاوند کے متعلق اختیار۔

897: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ بریرہ کی وجہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ اس کو اپنے خاوند کے مقدمہ میں اختیار ملا، جب وہ آزاد ہوئی۔ دوسری یہ کہ اس کو (صدقہ کا) گوشت ملا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور ہنڈیا میں گوشت آگ پر چڑھا ہوا تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھانا مانگا تو روٹی اور گھر کا کچھ سالن سامنے لایا گیا، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ چولہے پر ہنڈیا میں گوشت نہیں چڑھا رکھا تھا؟ لوگوں نے کہا کہ بیشک یا رسول اللہ! مگر وہ گوشت صدقہ کا تھا جو بریرہ کو ملا تھا اور ہمیں برا معلوم ہوا کہ اس میں سے آپ کو کھلا دیں، تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اس کیلئے صدقہ تھا اور اسکی طرف سے ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ تیسری یہ کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بریرہ کے بارے میں فرمایا کہ وِلاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

باب: ولاء کی بیع اور اس کا ہبہ کرنا منع ہے۔

898: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نے ولاء کے بیع اور ہبہ سے منع کیا ہے۔

باب: جو شخص اپنی نسبت اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف کرے (اس پر وعید) کے متعلق۔

899: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کو اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر مولیٰ بنائے، اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

باب: مالک جب اپنے غلام کو مارے تو اسے آزاد کر دے۔

900: سیدنا ابومسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا کہ اتنے میں مَیں نے پیچھے سے ایک آواز سنی، کہ ابومسعود! جان لو بیشک اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تھے۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ اللہ کیلئے (یعنی بلا کسی قیمت و شرط) آزاد ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھ سے لگ جاتی۔

901: زاذان سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اسکی پیٹھ پر نشان دیکھا تو پوچھا کہ کیا میں نے تجھے تکلیف دی؟ اس نے کہا نہیں۔ سیدنا ابن عمرؓ نے کہا کہ تو آزاد ہے۔ پھر زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی اور کہا کہ اس کے آزاد کرنے میں مجھے اتنا بھی ثواب نہیں ملا۔ میں نے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص غلام کو بن کیے حد لگا دے (یعنی ناحق مارے) یا طمانچہ لگائے تو اس کا کفارہ

(یعنی اتار، جرمانہ) یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

902: سیدنا سوید بن مقرنؓ سے روایت ہے کہ ان کی لونڈی کو ایک آدمی نے طمانچہ مارا تو سیدنا سویدؓ نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ منہ پر مارنا حرام ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ور مجھے دیکھ میں رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہم سات بھائیوں کے پاس صرف ایک خادم تھا، بھائیوں میں سے ایک نے اسے طمانچہ مارا تو رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے آزاد کرنے کا حکم دیا۔

باب: جو شخص اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے، اس کی سزا کا بیان

903: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر قیامت کے دن حد قذف لگے گی مگر جب کہ وہ سچا ہو (تو پھر سزا نہیں ملے گی)۔

باب: غلاموں پر طعام اور لباس کے معاملہ میں احسان کرنا اور ان کو ان کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہ دینا۔

904: معرور بن سوید کہتے ہیں کہ ہم سیدنا ابو ذر غفاریؓ کے پاس (مقامِ) ربذہ میں گئے وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کا غلام بھی ویسی ہی چادر پہنے ہوئے تھا تو ہم نے کہا کہ اے ابو ذرؓ! اگر تم یہ دونوں چادریں لے لیتے تو ایک جبہ ہو جاتا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ میں اور میرے ایک بھائی میں لڑائی ہوئی، اس کی ماں عجمی تھی تو میں نے اس کو ماں کی گالی دی۔ اس نے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے میری شکایت کر دی۔ جب میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ذرؓ! تجھ میں جاہلیت ہے

(یعنی جاہلیت کے زمانے کا اثر باقی ہے جس زمانے میں لوگ اپنے ماں باپ سے فخر کرتے تھے اور دوسرے کے ماں باپ کو حقیر سمجھتے تھے)۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! جو کوئی لوگوں کو گالی دے گا تو لوگ اس کے ماں باپ کو گالی دیں گے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ذرؓ! تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی اگر اس نے تجھے بُرا کہا تھا تو اس کا بدلہ یہ تھا کہ تو بھی اس کو بُرا کہے نہ کہ اس کے ماں باپ کو) وہ تمہارے بھائی ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ غلام تھا مگر سیدنا ابو ذرؓ نے اس کو بھائی کہا کیونکہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی ان کو بھائی کہا) اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے (یعنی تمہاری ملک میں) تم ان کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور ان کو ان کی سکت سے زیادہ تکلیف مت دو اگر ایسا کام لو تو تم ان کی مدد کرو۔

905: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کسی کیلئے اس کا خادم کھانا تیار کرے، پھر لے کر آئے اور وہ کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں اٹھا چکا ہو، تو اس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھلاؤ اور کھائے اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو لقمہ یا دو لقمے اس کے ہاتھ میں دے دو۔

باب: غلام کا اجر و ثواب جب کہ وہ اپنے سردار سے خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت بھی اچھی طرح بجالائے۔

906: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک غلام جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے، تو اس کو دوہرا یا دوگنا ثواب ہوگا (بہ نسبت آزاد شخص کے)۔

907: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا: صالح غلام کے لئے دوہرا ثواب ہے (ایک تو اپنے مالک کی خیر خواہی کا دوسرے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا)۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے کہ اگر جہاد، حج اور ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنا نہ ہوتا، تو میں یہ خواہش کرتا کہ غلام ہو کر مروں۔ اور سیدنا ابوہریرہؓ نے اپنی والدہ کی صحبت اور خدمت کی وجہ سے ان کے فوت ہونے تک (کوئی نفلی) حج نہیں کیا۔

باب: (مالک کی موت کے بعد) مدبر غلام کی فروخت کے متعلق، جب اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو۔

اس باب کے متعلق میں سیدنا جابرؓ کی حدیث کتاب النفقات کے شروع میں گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث نمبر 883)۔

خرید وفروخت کے مسائل

باب: اناج اناج کے بدلے (ایک جنس سے) برابر برابر وزن سے ہو۔

908: سیدنا معمر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کا ایک صاع دے کر بھیجا اور کہا کہ اس کو بیچ کر جَو لے آ۔ وہ غلام لے کر گیا اور ایک صاع اور کچھ زیادہ "جَو" لے آیا۔ جب معمرؓ کے پاس آیا اور ان کو خبر کی تو معمرؓ نے کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ جا اور واپس کر دے۔ اور مت لے مگر برابر برابر۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ اناج، اناج کے بدلے برابر برابر بیچو اور ان دنوں ہمارا اناج جَو تھا لوگوں نے کہا جَو اور گیہوں میں تو فرق ہے (اس لئے کمی بیشی جائز ہے)، تو انہوں نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں دونوں ایک جنس کا حکم نہ رکھتے ہوں۔

باب: قبضہ کر لینے سے پہلے گندم کی بیع منع ہے۔

909: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اناج خریدے پھر اس کو (اس وقت تک) نہ بیچے جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔ سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ میں ہر چیز کو اسی پر خیال کرتا ہوں۔

910: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے (مدینہ کے عامل) مروان بن الحکم سے کہا کہ تو نے سود کی بیع کو درست کر دیا؟ مروان نے کہا کہ کیوں میں نے کیا کیا؟ سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ تو نے سند (رسید) کی بیع جائز رکھی، حالانکہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اناج کی بیع کرنے سے منع کیا جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔ تب مروان نے لوگوں سے خطاب کیا اور ان کو سند

(رسید) بیع سے منع کر دیا۔ (راوی حدیث) سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے چوکیداروں کو دیکھا کہ وہ ان سندوں کو لوگوں سے چھین رہے تھے۔

باب: ڈھیر کئے مال کو خریدنے کے بعد (آگے بیچنے کیلئے) اس کی جگہ تبدیل کرنے کے متعلق۔

911: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے، جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کرلے۔ اور ہم اناج کو سواروں سے ڈھیر لگا کر خریدا کرتے تھے پھر رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں اس ڈھیر کو اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمادیا۔

باب: ماپے ہوئے اناج کو ڈھیر کے ساتھ بیچنے کے متعلق۔

912: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع کیا، اور وہ یہ ہے کہ اپنے باغ کا پھل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے بدلے ناپ کر بیچے اور جو انگور ہو تو سوکھے انگور کے بدلے ناپ کر بیچے اور کھیت ہو تو سوکھے اناج کے بدلے ماپ کر بیچے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سب سے منع فرمایا (کیونکہ سب میں کمی بیشی کا احتمال ہے)۔

باب: کھجور کی بیع برابر برابر حساب سے۔

913: سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بنی عدی میں سے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنایا تو وہ جنیب (ایک عمدہ قسم کی) کھجور لے کر آیا۔ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا خیبر میں سب کھجور ایسی ہی ہوتی ہے؟ وہ بولا نہیں اللہ کی قسم یا رسول

اللہ! ہم یہ کھجور (ملی جلی) کھجور کے دو صاع دے کر ایک صاع خرید تے ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مت کرو بلکہ برابر برابر لو، یا ایک کو بیچ کر اس کی قیمت کے بدلے دوسری خرید لو اور ایسے ہی اگر تول کر بیچو تو بھی برابر برابر فروخت کرو۔

باب: کھجور کا ڈھیر (وزن غیر معلوم) کو معلوم الوزن کھجور کے بدلے بیچنے کے متعلق۔

914: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھجور کا وہ ڈھیر جس کا وزن معلوم نہ ہو ماپی ہوئی معلوم وزن کھجور کے ساتھ بیچنے سے منع فرمایا۔

باب: پکنے سے پہلے پھل کو نہ بیچا جائے۔

915: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے پہلے (یعنی جب تک آفت وغیرہ سے پاک نہ ہو جائیں) منع کیا (یا یہ کہا کہ) ہمیں منع کیا پھلوں کے بیچنے سے جب تک وہ (کسی آفت وغیرہ سے) پاک نہ ہو جائیں۔

916: ابوالبختر ی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباسؓ سے کھجور کے درختوں کی بیع (یعنی ان کے پھلوں کو بیچنے) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھجور کی بیع سے (اس وقت تک) منع کیا ہے جب تک کہ وہ کھائے جانے یا کھلائے جانے اور کاٹ کر رکھنے کے لائق نہ ہو۔ (راوی کہتے ہیں میں نے) کہا کہ "یوزن" سے کیا مراد ہے؟ تو ان کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ کاٹ کر محفوظ رکھنے کے قابل ہو جائے۔

باب: پھل کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے کی ممانعت۔

917: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھجور کو اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا جب تک وہ لال یا زرد نہ ہو جائے (کیونکہ جب سرخی یا زردی اس میں آ جاتی ہے تو سلامتی کا یقین ہو جاتا ہے) اور اسی طرح بالی (سٹہ) جب تک سفید نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ ہو جائے بیچنے سے منع فرمایا۔ بیچنے والے کو بیچنے سے اور خریدنے والے کو خریدنے سے منع فرمایا۔

باب: بیع مزابنہ کی ممانعت۔

918: بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ سے روایت ہے کہ سیدنا رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہؓ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع کیا (یعنی درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا) مگر عرایا والوں کو اس کی اجازت دی۔ (اس سے مراد وہ غریب لوگ ہیں جنہیں کوئی باغ والا ایک درخت دے دے کہ اس کا پھل آپ استعمال کر لیں)۔

باب: عرایا کی بیع اس کے اندازہ سے جائز ہے۔

919: سیدنا زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عریہ (جس کی تعریف اوپر بیان ہوئی) میں اس بات کی رخصت دی کہ ایک گھر کے لوگ اندازے سے خشک کھجور دیں اور اس کے بدلے درخت پر موجود تر کھجور کھانے کو خرید لیں۔

باب: عرایا کی بیع کتنی مقدار تک جائز ہے۔

920: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نے عرایا میں اندازے سے بیع کی اجازت دی بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو یا

پانچ وسق تک (راوی حدیث داؤد کو شک ہے کہ کیا کہا پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم)۔

باب: پھل کی بیع میں آفت آ جائے تو کیا کیا جائے؟

921: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچے پھر اس پر کوئی آفت آ جائے (جس سے پھل تلف ہو جائیں) تو اب تجھے اس سے کچھ بھی لینا حلال نہیں۔ تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال لے گا، کیا ناحق لے گا۔

باب: پچھلے باب سے متعلق اور (آفت کے وقت) قرض خواہوں کو اتنا لینا چاہیئے جتنا (مقروض) کے پاس ہو۔

922: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہﷺ کے دور میں درخت پر (لگا ہوا) میوہ خریدا جو قدرتی آفت سے تلف ہو گیا اور اس پر قرض بہت زیادہ ہو گیا (میوہ کے تلف ہو جانے کی وجہ سے) تب رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ اس کو صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے صدقہ دیا لیکن اس سے بھی اس کا قرض پورا نہیں ہوا۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا کہ بس اب جو مل گیا سو لے لو اور اب کچھ نہیں ملے گا۔

باب: جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس درخت پر پھل موجود ہو (تو وہ پھل کس کو ملے گا خریدنے والے کو یا بیچنے والے کو؟)۔

923: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص کھجور کے درخت کو تابیر کے بعد خریدے تو اس کا پھل بائع کو ملے گا مگر جب مشتری پھل کی

شرط کرلے اور جو شخص غلام خریدے تو اس کا مال بائع کا ہوگا مگر جب مشتری شرط کر لے۔(بائع بیچنے والا اور مشتری خریدنے والا ہوتا ہے)۔

باب: بیع مخابرہ اور محاقلہ کے بیان میں۔

924: زید بن ابی انیسہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابوالولید مکی نے سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ عطاء بن ابی رباح کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیع محاقلہ، اور مخابرہ سے منع کیا اور کھجور کے درخت بھی اس وقت تک خریدنے سے منع کیا، جب تک ان کے پھل سرخ یا زرد نہ ہو جائیں یا کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔اور محاقلہ یہ ہے کہ کھڑا کھیت معین اناج کے بدلے بیچا جائے۔اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے درخت کا پھل خشک کھجور کے چند وثق کے بدلے بیچا جائے اور مخابرہ یہ ہے کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار یا اس کی مثل پر زمین دے (جس کو ہمارے ملک میں بٹائی کہتے ہیں)۔زید نے کہا کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا کہ کیا تم نے یہ حدیث سیدنا جابر رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم للہ عنہ سے سنی ہے کہ وہ اسے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے تھے؟انہوں نے کہا ہاں۔

باب: کئی سالوں کے لئے بیع منع ہے۔

925: ابوزبیر اور سعید بن میناء سے روایت ہے کہ سیدنا جابر بن عبداللہؓ نے کہا کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے محاقلہ،مزابنہ سے اور معاومہ سے اور مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔(راویوں میں سے ایک نے کہا کہ معاومہ سے مراد یہ ہے کہ اپنے درخت کا پھل کئی سال کے لئے بیچ دیا جائے)اور آپ نے استثنا کرنے سے منع کیا(یعنی ایک مجہول مقدار نکال لینے سے جیسے یوں کہے کہ میں نے تیرے

ہاتھ یہ غلہ بیچا مگر تھوڑا اس میں سے نکال لوں گا یا یہ باغ بیچا مگر اس میں سے بعض درخت نہیں بیچے کیونکہ اس صورت میں بیع باطل ہو جائے گی اور جو استثناء معلوم ہو جیسے یوں کہے کہ یہ ڈھیر غلہ کا بیچا مگر اس میں سے چوتھائی نکال لوں گا تو بالاتفاق صحیح ہے)اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی۔

926: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کئی سال کیلئے بیع کرنے سے (یعنی درخت کو یا زمین کو) بیع کرنے سے منع کیا ہے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ پھل کی کئی سال کی بیع سے منع کیا۔

باب: دو غلاموں کے بدلہ میں ایک غلام کی بیع جائز ہے۔

927: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک غلام آیا اور اس نے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی۔ لیکن آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے۔ پھر اسکا مالک اسکو لینے آیا تو رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو میرے ہاتھ بیچ ڈال پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو کالے غلام دیکر اس کو خرید لیا۔ اس کے بعد آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی سے بیعت نہ لیتے جب تک یہ پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام ہے (یا آزاد)؟۔

باب: بیع مصراۃ کی ممانعت کا بیان۔ (مصرات سے مراد دودھ والا جانور ہے جس کا دودھ کچھ وقت تک روک لیا گیا ہوتا کہ دودھ زیادہ نظر آئے)۔

928: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے تو اس کو تین روز تک اختیار ہے چاہے تو اس کو رکھ لے یا واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجور کا ایک صاع بھی

دے۔

باب: جس کا کھانا حرام ہے اس کی بیع حرام ہے۔

929: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ سیدنا عمرؓ کو خبر پہنچی کہ سیدنا سمرہؓ نے شراب بیچی ہے تو انہوں نے کہا سمرہؓ پر اللہ کی مار! کیا اسے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس فرمان کا علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت کی (اس وجہ سے کہ) ان پر چربی کا کھانا حرام ہوا تو انہوں نے اسے پگھلایا اور بیچ دیا

باب: شراب کی بیع حرام ہے۔

930: عبدالرحمٰن بن وعلہ السبئیؒ (جو مصر کے رہنے والے تھے) سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے انگور کے شیرہ کے بارے میں پوچھا تو سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے شراب کی ایک مشک تحفہ میں لایا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام کر دیا ہے تو اس نے کہا کہ نہیں۔ تب اس نے دوسرے سے کان میں بات کی تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے کیا بات کی؟ اس نے کہا کہ میں نے اس کو بیچنے کا کہا ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس (اللہ) نے اس کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کر دیا ہے۔ (یہ سن کر) اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور اس میں جو کچھ تھا سب بہہ گیا۔

باب: مردار، بتوں اور خنزیروں کی بیع حرام ہے۔

931: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جس سال مکہ فتح ہوا، انہوں نے مکہ میں رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول نے شراب، مردار، سور اور بتوں کی بیع کو حرام کر دیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مردار کی چربی کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ یہ کشتیوں میں لگائی جاتی ہے اور کھالوں میں ملی جاتی ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے۔ پھر اسی وقت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ کرے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا (یعنی اس کا کھانا) تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

باب: کتے کی قیمت، رنڈی (فلمسٹار، ہیرو اور ہیروئن اور چکلے والے اور چکلے والی وغیرہ سب) کی خرچی اور نجومی کی مٹھائی لینا منع ہے۔

932: سیدنا ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتے کی بیع، کسی رنڈی فاحشہ کی خرچی اور نجومی کی مٹھائی سے منع کیا۔

باب: بلی کی قیمت لینا منع ہے۔

933: ابو زبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابرؓ سے کتے کی قیمت اور اور بلی کی قیمت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے سختی سے منع کیا۔

باب: پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔

934: سیدنا رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کتے کی قیمت خبیث ہے اور رنڈی کی خرچی خبیث ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔

باب: پچھنے لگانے والی کی اجرت کے جائز ہونے کا بیان۔

935: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بنی بیاضہ

کے ایک غلام نے پچھنے لگائے، پھر نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو اس کی اجرت دی۔ اور اس کے مالک سے سفارش کی کہ وہ اس کے ٹیکس میں تخفیف کرے۔ اگر (سینگی لگانے والے کی اجرت) حرام ہوتی تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کو مزدوری ہرگز نہ دیتے۔

936: حمید کہتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک ؓ سے پچھنے لگانے والے کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابوطیبہ سے پچھنے لگوائے پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو دو صاع اناج دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے فرمایا کہ اس سے محصول کم لیں۔ (یعنی جو خراج اس سے لیتے تھے) اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ دواؤں میں جن سے تم علاج کرتے ہو، افضل دوا پچھنے لگانا ہے یا یہ فرمایا: تمہاری بہترین دواؤں میں سے ہے۔

باب: بیع ''حَبَلِ الْحَبَلَۃِ'' کے متعلق۔

937: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جاہلیت کے لوگ اونٹ کا گوشت حبل الحبلہ تک بیچتے تھے۔ اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی جنے پھر اس کا بچہ (اونٹنی) حاملہ ہو اور وہ جنے تو رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔

باب: بیع ''ملامسہ'' اور ''منابذہ'' منع ہے۔

938: سیدنا ابوسعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں دو قسم کی بیع اور دو قسم کے لباس سے منع فرمایا۔ بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا۔ اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کا کپڑا اپنے ہاتھ سے چھوئے رات یا دن کو اور نہ الٹے مگر اسی لئے یعنی بیع کیلئے۔ اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا

دوسرے کے کپڑے کی طرف پھینک دے، اور دوسرا اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے اور یہی ان کی بیع ہو۔ بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے اظہار کے۔

باب: کنکری کی بیع (جتنی چیزوں کو کنکری لگے) اور دھوکہ کی بیع کے متعلق

939: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

باب: نجش (چڑھتی کی) بیع منع ہے۔

940: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نجش (یعنی بغیر لینے کے ارادے کے صرف بھاؤ بڑھانے کے لئے زیادہ قیمت لگانے) سے منع فرمایا۔

باب: بھائی کے سودے پر سودا کرنا منع ہے۔

اس باب کے بارے میں حدیث عقبہ کتاب النکاح میں گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث :800)۔

باب: مال (بازار میں آنے سے پہلے) راستہ میں جا کر لینا منع ہے۔

941: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سودا بیچنے والوں سے (آگے جا کر مت ملو) (جب تک وہ بازار میں نہ آئیں اور مال والوں کو بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہو) اگر کوئی آگے جا کر ملے اور مال خرید لے اور پھر مال کا مالک بازار میں آئے (اور بھاؤ کے دریافت میں معلوم ہو کہ اس کو نقصان ہوا ہے) تو اس کو اختیار ہے (چاہے تو بیع فسخ کر سکتا ہے)۔

باب: شہر والا، باہر (سے آنے) والے کا مال نہ بیچے۔

942: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

سواروں سے (جو مال لے کر آئیں) آگے جا کر ملاقات کرنے سے اور شہری کو باہر (سے آنے) والے کا مال بیچنے سے منع کیا۔ طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباسؓ سے پوچھا کہ شہری کو دیہاتی کی بیع سے کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا کہ شہر والے کو نہیں چاہیئے کہ باہر (سے آنے) والے کا (مال بکوانے میں) دلال بنے (بلکہ اس کو خود بیچنے دے)۔

باب: ذخیرہ اندوزی کرنا (کہ مزید قیمت چڑھے) منع ہے۔

943: سیدنا معمر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ذخیرہ اندوزی کرے وہ گنہگار ہے۔ لوگوں نے سعید بن مسیّب سے کہا کہ تم تو خود ذخیرہ اندوزی کرتے ہو تو انہوں نے کہا سیدنا معمرؓ جنہوں نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ بھی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے تھے۔ (اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کسی ایسی چیز کی ذخیرہ اندوزی نہیں کرتے تھے جس کی لوگوں کو اشد ضرورت ہو بلکہ وہ زیتون کے تیل کی ذخیرہ اندوزی کرت تھے اور یہ جائز ہے)۔

باب: بیع خیار۔ (سودا منسوخ کرنے کا اختیار کب تک ہے)۔

944: سیدنا ابن عمرؓ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کہ جب دو آدمی خرید و فروخت کریں تو ہر ایک کو جدا ہونے سے پہلے (معاملہ توڑ ڈالنے کا) اختیار ہے جب تک ایک جگہ رہیں۔ یا ایک دوسرے کو (معاملہ کے نافذ کرنے کا اور بیع کے پورا کرنے کا) اختیار دے۔ اب اگر ایک نے دوسرے کو اختیار دیا (اور کہا کہ وہ بیع کو نافذ کر دے) پھر دونوں نے اس پر بیع کر لی تو بیع لازم ہو گئی۔ اور جو دونوں بیع کے بعد جدا ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تب بھی بیع لازم ہو گئی۔

باب: اسی سے متعلق اور خرید و فروخت میں سچائی اور حقیقت حال کے بیان کے متعلق۔

945: سیدنا حکیم بن حزامؓ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں (سودا ختم کر دینے کا) اختیار ہے۔ پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور بیان کر دیں گے (جو کچھ عیب ہے چیز میں یا قیمت میں) تو ان کی بیع میں برکت ہو گی اور جو جھوٹ بولیں گے اور (عیب کو) چھپائیں گے تو ان کی بیع کی برکت مٹا دی جائے گی۔ (ان کی تجارت کو کبھی فروغ نہ ہو گا۔ حقیقت میں، تجارت ہو یا زراعت یا ملازمت، ایمانداری اور راست بازی وہ چیز ہے جس کی وجہ بدولت ہر کام میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہوتی ہے جبکہ اس کے برعکس نقصان ہی نقصان ہے)۔

باب: جو لوگوں سے بیع میں دھوکا کھا جاتا ہے، اس کا بیان۔

946: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے ذکر کیا کہ اسے بیوع میں فریب دیا جاتا ہے، تو آپ نے اس کو فرمایا کہ جب تو بیع کیا کرے تو کہہ دیا کر کہ فریب نہیں ہے (یعنی مجھ سے فریب نہ کرو یا اگر تو فریب کرے گا تو وہ مجھ پر لازم نہ ہو گا) پھر جب وہ بیع کرتا تو یہی کہتا (مگر ''لاخلابۃ'' کے بدلے اس کی زبان سے ''لاخیابۃ'' نکلتا کیونکہ وہ ''لام'' نہیں بول سکتا تھا)۔

باب: (نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ) جو شخص دھوکہ دے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

947: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے راستے میں اناج کا ایک ڈھیر دیکھا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو انگلیوں پر تری آ گئی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ اے اناج کے مالک یہ کیا ہے؟ وہ بولا یا رسول اللہ! یہ بارش سے بھیگ گیا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو نے اس بھیگے ہوئے اناج کو اوپر کیوں نہ رکھا کہ لوگ دیکھ لیتے؟ جو شخص دھوکہ دے وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔

باب: سونے کی بیع چاندی کے ساتھ جائز ہے۔

948: مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوا آیا کہ سونے کے بدلے روپوں کو کون بیچتا ہے؟ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ نے کہا اور وہ سیدنا عمر بن خطابؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اپنا سونا مجھے دے پھر ٹھہر کر آنا۔ جب ہمارا نوکر آئے گا تو تیری قیمت دیدیں گے۔ سیدنا عمرؓ نے کہا کہ ہرگز نہیں، تو اس کے روپے اسی وقت دیدے یا اس کا سونا واپس کر دے۔ اس لئے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ چاندی کو سونے کے بدلے بیچنا سود ہے مگر (یہ کہ) دست بدست (ہو) اور گندم کا گندم کے بدلے بیچنا سود ہے مگر (یہ کہ) دست بدست (ہو) اور ''جو'' کا ''جو'' کے بدلے بیچنا سود ہے مگر (یہ کہ) دست بدست (ہو) اور کھجور کا کھجور کے بدلے بیچنا سود ہے مگر (یہ کہ) دست بدست (ہو)۔

باب: سونے کی بیع سونے کیساتھ، چاندی کی بیع چاندی کیساتھ، گندم کی بیع گندم کیساتھ اور ہر اس چیز کی بیع جس میں سود ہو برابر برابر اور دست بدست جائز ہے۔

949: سیدنا عبادہ بن صامت ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے میں، چاندی کو چاندی کے بدلے میں، گندم کو گندم کے بدلے میں، ''جو'' کو ''جو'' کے بدلے میں، کھجور کو کھجور کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں برابر برابر ٹھیک ٹھیک دست بدست (ہو تو جائز ہے) پھر جب قسم بدل جائے (مثلاً گندم کے بدلے جو) تو جس طرح چاہے (کم وبیش) بیچو مگر دست بدست ہونا ضروری ہے۔

باب: سونے کی بیع چاندی کیساتھ ادھار منع ہے۔

950: ابوالمنہال کہتے ہیں کہ میرے ایک شریک نے چاندی حج کے موسم تک ادھار بیچی اور میرے پاس آ کر بتایا، تو میں نے کہا یہ تو درست نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے بازار میں بیچی ہے اور کسی نے منع نہیں کیا۔ پھر میں سیدنا براء بن عازب ؓ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ایسی بیع کیا کرتے تھے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دست بدست (نقد) ہو تو قباحت نہیں اور اگر ادھار ہو تو سُود ہے۔ تم سیدنا زید بن ارقم ؓ کے پاس جا کہ ان کی سوداگری مجھ سے زیادہ ہے (تو وہ اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہوں گے) میں ان کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

باب: ایک دینار کو دو دینار کے بدلے اور ایک درہم کو دو درہم کے بدلے نہ بیچو۔

951: سیدنا عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار کو دو دینار کے بدلے مت بیچو اور نہ ایک درہم کو دو درہم کے بدلے بیچو۔

باب: جس ہار میں سونا اور نگینے ہوں اس کو (اسی حالت میں) سونے کے بدلے بیچنے کے متعلق۔

952: سیدنا فضالہ بن عبید انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خیبر میں تشریف فرما تھے اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک ہار لایا گیا کہ اس میں نگینے تھے اور سونا بھی تھا، وہ لوٹ (غنیمت) کا مال تھا جو بک رہا تھا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کا سونا الگ کرنے کا حکم دیا تو اس کا سونا جدا کیا گیا۔ پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب سونے کو سونے کے بدلے برابر تول کر بیچو۔

باب: نقد کی بیع میں بھی سود ثابت ہوتا ہے۔

953: سیدنا عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ سیدنا ابوسعید خدریؓ سیدنا ابن عباسؓ سے ملے اور ان سے پوچھا کہ تم جو بیع صرف کے بارے میں کہتے ہو تو کیا تم نے یہ رسول اللہا سے سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کے کلام پاک میں پایا ہے؟ سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ ہرگز نہیں میں ایسا کچھ نہیں کہتا۔ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی (اس حکم کو) نہیں جانتا لیکن سیدنا اسامہ بن زیدؓ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا خبردار! کہ ادھار میں سود ہے۔ (لیکن حدیث اسامہ بن زید بعض علماء کے نزدیک منسوخ الحکم ہے اور بعض نے کہا کہ اس کی تاویل ہوگی اور وہ یہ کہ ان اموال پر محمول ہیں جو سودی نہیں وغیرہ۔ یا یہ حدیث مجمل ہے)۔

954: ابونضرۃ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن عباسؓ سے (بیع) صرف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھی (اگرچہ کمی بیشی ہو بشرطیکہ نقد و نقد ہو) پھر میں سیدنا ابوسعید خدریؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے (بیع) صرف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جو زیادہ ہو وہ سود ہے میں نے سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن عباسؓ کے کہنے کی وجہ سے اس کا انکار کیا تو انہوں نے کہا کہ میں تجھ سے نہیں بیان کروں گا مگر (صرف) وہ جو میں نے رسول اللہﷺ سے سنا ہے۔ ایک کھجور والا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک صاع عمدہ کھجور لے کر آیا اور رسول اللہﷺ کی کھجور بھی اسی قسم کی تھی۔ تب رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کھجور کہاں سے لایا؟ وہ بولا کہ میں دو صاع کھجور لے کر گیا اور ان کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع خریدا ہے کیونکہ اس کا نرخ بازار میں ایسا ہے اور اس کا نرخ ایسا ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تیری خرابی ہو تو نے سود دیا۔ جب تو ایسا کرنا چاہے تو اپنی کھجور کسی اور شے کے بدلے بیچ ڈال، پھر اس شے کے بدلے جو کھجور تو چاہے خرید لے۔ سیدنا ابوسعیدؓ نے کہا کہ پس جب کھجور کے بدلے کھجور دی جائے، اس میں سود ہو تو چاندی جب چاندی کے بدلے دی جائے (کم یا زیادہ) تو اس میں سود ضرور ہوگا (اگرچہ نقد و نقد ہو) ابونضرہ نے کہا کہ اس کے بعد پھر میں سیدنا ابن عمرؓ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اس سے منع کیا (شاید ان کو سیدنا ابوسعیدؓ کی حدیث پہنچ گئی ہو) اور میں سیدنا ابن عباسؓ کے پاس نہیں گیا، لیکن مجھ سے ابوالصہباء نے

بیان کیا کہ انہوں نے اس کے بارے میں سیدنا ابن عباسؓ سے مکہ میں پوچھا تو انہوں نے مکروہ کہا۔

باب: سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت ہے۔

955: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سود کھانے والے، اور سود کھلانے والے، سود لکھنے والے اور سود کے گواہوں سب پر لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔

باب: واضح حلال کو لینا چاہیئے اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

956: سیدنا نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے اور سیدنا نعمان نے اپنی انگلیوں سے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا (یعنی یہ بتانے کیلئے کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے) کہ یقیناً حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے لیکن حلال و حرام کے درمیان ایسی چیزیں ہیں جو دونوں سے ملتی ہیں، یعنی ان میں شبہ ہے۔ اور ان کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ تو جو شبہات سے بچا، وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہات میں پڑا، وہ آخر حرام میں بھی پڑا اس چرواہے کی طرح جو حما (یعنی روکی ہوئی زمین) چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے۔ قریب ہے کہ اسکے جانور رحما کو بھی چر جائیں گے۔ خبردار! ہر بادشاہ کے لئے چراگاہ یا حدود ہوتی ہیں اور آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کی روکی ہوئی چیز اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ جان رکھو بیشک بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑ گیا تو سارا بدن بگڑ گیا اور یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔

باب: جس نے کسی کا قرضہ دینا ہو اور اس سے بہتر دیدے اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادائیگی کرے۔

957: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص کا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر قرض تھا۔ اس نے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سختی سے ادائیگی کا کہا تو صحابہ ث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم س کو سزا دینے کا قصد کیا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً جس کا حق ہے اس کو کچھ کہنا جائز ہے (یہ اخلاق دلیل ہیں نبوت کے)۔ پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو ایک اونٹ خرید کر دو۔ انہوں نے کہا ہمیں تو اسکے اونٹ سے بہتر ملتا ہے، تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہی خرید کر دو کیونکہ تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو قرض کو اچھی طرح ادا کریں

باب: بیع میں قسم اٹھانے کی ممانعت۔

958: سیدنا ابو قتادہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ تم بیع میں بہت زیادہ قسم کھانے سے بچو اس لئے کہ وہ مال کی نکاسی کرتی ہے پھر (برکت کو) مٹا دیتی ہے۔

959: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا نہ ان کو دیکھے گا، نہ ان کو گناہ سے پاک کرے گا اور ان کیلئے بڑے درد کا عذاب ہے۔ ایک تو وہ شخص جو جنگل میں حاجت سے زیادہ پانی رکھتا ہو اور مسافر کو اس پانی سے روکتا ہو، دوسرا وہ شخص جس نے کسی کے ہاتھ کوئی مال عصر کے بعد بیچا اور قسم کھائی کہ میں نے

اتنے پیسوں کا لیا ہے اور خریدار نے اس کی بات کو سچ سمجھا، حالانکہ اس نے اتنے پیسوں کا نہیں لیا تھا (یعنی جھوٹی قسم کھائی اور عصر کے بعد کی بات اس وجہ سے کہ وہ متبرک وقت ہے فرشتوں کے جمع ہونے کا یا وہ اصل وقت ہے خرید و فروخت کا) اور تیسرا وہ شخص جس نے امام سے دنیا کی طمع کیلئے بیعت کی۔ پھر اگر امام نے اس کو دنیا کا کچھ مال دیا تو اس نے اپنی بیعت پوری کی اور اگر نہ دیا تو پوری نہ کی (تو اس شخص نے بیعت کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا اور وہ اس کے عہد کے بھروسے پر رہے اور یہ دنیا کی فکر میں تھا اسے عہد کی پرواہ نہ تھی)۔

باب: اونٹ بیچتے وقت اس پر سوار ہونے کا استثناء کرنا جائز ہے۔

960: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھ سے (راستے میں) ملے اور میری سواری پانی کا ایک اونٹ تھا جو تھک چکا تھا اور بالکل نہ چل سکتا تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بیمار ہے یہ سن کر رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیچھے ہٹے اور اونٹ کو ڈانٹا اور اس کیلئے دعا کی، تو پھر وہ ہمیشہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دنوں کے آگے ہی چلتا رہا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب تیرا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعا کی برکت سے اچھا ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ بیچتا ہے؟ مجھے شرم آئی اور ہمارے پاس پانی لانے کیلئے اور کوئی اونٹ بھی نہ تھا، آخر میں نے کہا کہ ہاں بیچتا ہوں۔ پھر میں نے اس اونٹ کو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ اس شرط سے بیچ ڈالا کہ میں مدینے تک اس پر سواری کرونگا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے،

مجھے (لوگوں سے پہلے مدینہ جانے کی) اجازت دیجئے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اجازت دے دی۔ میں لوگوں سے آگے بڑھ کر مدینہ آ پہنچا۔ وہاں میرے ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچھا، تو میں نے سب حال بیان کیا۔ انہوں نے مجھے ملامت کی (کہ تیرے پاس ایک ہی اونٹ تھا اور گھر والے بہت ہیں، اسکو بھی تو نے بیچ ڈالا اور اسکو یہ معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو سیدنا جابر کا فائدہ منظور ہے) سیدنا جابرؓ نے کہا کے جب میں نے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اجازت مانگی تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا نکاحی سے؟ میں نے کہا کہ نکاحی سے۔ آپ نے فرمایا کہ کنواری سے کیوں نہ کی کہ وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے کھیلتا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ میری کئی چھوٹی چھوٹی بہنیں چھوڑ کر فوت ہو گیا یا شہید ہو گیا ہے تو مجھے بُرا معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے ان کے برابر ایک اور لڑکی لاؤں جو نہ انکو ادب سکھائے اور نہ ان کو دبائے، اس لئے میں نے ایک نکاحی سے شادی کی تاکہ انکو دبائے اور تمیز سکھائے۔ سیدنا جابرؓ نے کہا کہ پھر جب رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو میں صبح ہی اونٹ آپ کی خدمت میں لے گیا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسکی قیمت مجھے دی اور اونٹ بھی لوٹا دیا۔

باب: قرض میں سے کچھ معاف کر دینا۔

961: سیدنا کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں ابن ابی حدرد سے مسجد میں اپنے قرض کا تقاضہ کیا تو دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سنا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گھر میں تھے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور باہر نکل کر ان کے پاس آئے اور پکارا

کہ اے کعب بن مالک! وہ بولے کہ یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہوں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ آدھا قرضہ معاف کر دے تو سیدنا کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے معاف کیا۔ تب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابن ابی حدرد سے فرمایا کہ اٹھ اور اس کا قرضہ ادا کر دے۔

باب: طاقتور کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور حوالہ کا بیان۔

962: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مالدار ہو (یعنی اتنا کہ قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو) اس کا قرض کے ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کوئی مالدار پر لگا دیا جائے تو اس کا پیچھا کرے۔ (یعنی مالدار قرض دینے کا ذمہ اٹھا لے تو قبول کر لینا چاہیئے اور اس سے تقاضا کرنا چاہیئے)۔

باب: تنگ دست کو مہلت دینے اور معاف کر دینے کے متعلق۔

963: سیدنا حذیفہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کہ ایک شخص فوت ہو گیا، تو وہ جنت میں گیا تو اس سے پوچھا گیا کہ تو کیا عمل کرتا تھا؟ پس اس نے خود یاد کیا یا یاد دلایا گیا تو اس نے کہا کہ میں (دنیا میں) لوگوں کو مال بیچتا تھا تو مفلس کو مہلت دیتا تھا اور سکہ یا نقد میں درگزر کرتا تھا (اس کے نقصان یا عیب سے اور قبول کر لیتا تھا) اس وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی۔ سیدنا ابو مسعودؓ نے کہا کہ میں نے بھی یہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے۔

964: عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ انکے والد سیدنا ابو قتادہؓ نے اپنے

ایک قرضدار سے قرض کا مطالبہ کیا تو وہ چھپ گیا۔ پھر اسکو پایا تو وہ بولا کہ میں نادار ہوں۔ سیدنا ابوقتادہؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم؟ اس نے کہا اللہ کی قسم۔ تب سیدنا ابوقتادہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے: جس شخص کو پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے، تو وہ نادار کو مہلت دے یا اسکو (قرض) معاف کردے

باب: جو شخص مفلس کے پاس بعینہٖ اپنا مال موجود پائے (تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہے)۔

965: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مفلس (یعنی دیوالیہ) ہو جائے پھر دوسرا شخص اپنا اسباب اس کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

باب: بیع اور رہن کے بارے میں۔

966: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ایک یہودی سے محدود مدت تک ادھار اناج خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اسکے پاس گروی کردی۔

باب: پھلوں میں سلف کرنا (یعنی ادھار بیع کرنا)۔

967: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور لوگ پھلوں میں ایک سال اور دو سال کے لئے سلف کرتے تھے (یعنی ادھار بیع کرتے تھے) تب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور میں سلف کرے تو مقرر ماپ میں یا مقرر تول میں ایک مقررہ میعاد تک

سلف کرے۔

باب: شفعہ کا بیان۔

968: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شفعہ کا ہر اس مشترک مال میں حکم کیا جو بٹا نہ ہو (وہ) زمین ہو یا باغ۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ دوسرے شریک کو اطلاع دیئے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالے پھر دوسرے شریک کو اختیار ہے چاہے لے اور چاہے نہ لے۔ اب اگر بغیر اطلاع کے بیچ ڈالے۔ تو وہ شریک زیادہ حق دار ہے (غیر شخص سے اسی دام کو خود لے سکتا ہے)۔

باب: ہمسائے کی دیوار میں لکڑی (شہتیر، گاڈر وغیرہ) رکھنا۔

969: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے (گاڈر، شہتیر رکھنے) سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہے اور اپنا کوئی نقصان نہیں بلکہ اگر ہمسایہ ادھر چھت ڈالے تو دیوار کی حفاظت ہے)۔ سیدنا ابو ہریرہؓ (لوگوں سے) کہتے تھے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم اس حدیث سے دل چراتے ہو، اللہ کی قسم میں اس کو تم لوگوں میں بیان کروں گا۔

باب: جو آدمی بالشت جتنی زمین بطور ظلم لے لیتا ہے تو (قیامت میں) سات زمینیں گلے کا ہار ہوں گی۔

970: سیدنا عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ اروی بنت اویس نے سعید بن زیدؓ پر دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری کچھ زمین لے لی ہے۔ اور ان سے مروان بن حکم کے پاس مقدمہ پیش کیا تو سعیدؓ نے کہا کہ بھلا میں اس کی زمین لوں گا اور میں رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سن چکا ہوں۔ مروان نے کہا کہ تم رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کیا سن چکے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین ظلم سے اُڑا لے، تو اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین تک کا طوق پہنا دے گا۔ مروان نے کہا کہ اب میں تم سے کوئی دلیل نہیں مانگوں گا۔ اس کے بعد سعیدؓ نے کہا کہ اے اللہ اگر اروی جھوٹی ہے تو اس کی آنکھ اندھی کر دے اور اسی کی زمین میں اس کو مار۔ راوی نے کہا کہ اروی نہیں مری یہاں تک کہ اندھی ہو گئی اور ایک روز وہ اپنی زمین میں جا رہی تھی کہ گڑھے میں گری اور مر گئی۔

باب: جب راستہ کے بارے میں اختلاف ہو تو سات ہاتھ چوڑان رکھ لو۔

971: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب راستے کے متعلق تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس کی چوڑان سات ہاتھ رکھ لو۔

کھیتی باڑی کے مسائل

باب: زمین کو کرایہ پر دینے کی ممانعت میں۔

972: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین خالی ہو تو وہ اس میں کاشتکاری کرے۔ اگر خود نہ کرے تو اور کسی کو دے (بطور رعایت بلا کرایہ) کہ وہ اس میں کاشتکاری کرے۔

باب: گندم (مقررہ) کے ساتھ زمین کرایہ پر دینا۔

973: سیدنا رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں محاقلہ کیا کرتے تھے۔ زمین کو ثلث، ربع پیداوار اور معین اناج پر کرایہ دیتے ایک روز ہمارے پاس میرے چچاؤں میں سے ایک آیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں اس کام سے منع کیا جس میں ہمارا فائدہ تھا، لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خوشی میں ہمیں زیادہ فائدہ ہے، ہمیں محاقلہ سے یعنی زمین کو ثلث یا ربع پیداوار پر یا معین مقدار پر کرایہ پر چلانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور حکم فرمایا ہے کہ زمین کا مالک خود اس میں کھیتی کرے یا دوسرے کو کھیتی کیلئے دیدے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کرایہ پر یا کسی اور طرح پر دینا بُرا جانا ہے۔

باب: سونے اور چاندی کے بدلہ میں زمین کرایہ پر دینا۔

974: سیدنا حنظلہ بن قیس انصاریؒ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا رافع بن خدیجؓ سے زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں نہر کے کناروں پر اور نالیوں کے سروں پر پیداوار پر زمین کرایہ پر چلاتے تھے تو بعض اوقات ایک چیز تلف ہو جاتی اور دوسری بچ جاتی اور کبھی یہ تلف ہو جاتی

اور وہ بچ جاتی، تو لوگوں کو کچھ کرایہ نہ ملتا مگر وہی جو بچ رہتا، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ لیکن اگر کرایہ کے بدلے کوئی معین چیز (جیسے روپیہ اشرفی غلہ وغیرہ) جسکی ذمہ داری ہو سکے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

باب: ٹھیکہ پر زمین دینا۔

975: سیدنا عبداللہ بن سائب کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ بن معقلؓ کے پاس گئے اور ان سے مزارعت (بٹائی) کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ ثابتؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مزارعت سے منع کیا اور مؤاجرۃ کا (یعنی روپے اشرفی پر کرایہ چلانے کا) حکم فرمایا اور فرمایا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

باب: (کسی کو) زمین مفت دے دینا۔

976: طاؤس سے روایت ہے کہ وہ مخابرہ کرتے تھے تو عمرو (طاؤس سے) کہتے ہیں کہ میں نے ان (طاؤس) سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! اگر تم مخابرہ کو چھوڑ دو تو بہتر ہے، کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مخابرہ (زمین کو بٹائی کر دینے) سے منع کیا ہے تو طاؤس نے کہا کہ اے عمرو! مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو صحابہ میں زیادہ جاننے والا تھا یعنی سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مخابرہ سے منع نہیں کیا بلکہ یوں فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت زمین دیدے تو معین اجرت کرایہ لے کر دینے سے بہتر ہے۔

باب: پانی پلانے اور زمین کا معاملہ کھیتی اور پھل کی مقدار کے بدلے۔

977: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خیبر کو (خیبر والوں کے) حوالے اس شرط پر کیا کہ جو پھل یا اناج پیدا ہو وہ آدھا ہمارا ہے اور

آدھا تمہارا۔تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو ہر سال سو وسق دیتے، (جن میں) اسی (80) وسق کھجور کے اور بیس (20) جَو کے۔ جب سیدنا عمرؓ خلیفہ بنے اور اموال خیبر کو تقسیم کیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو اختیار دیا کہ یا تو تم بھی زمین اور پانی کا حصہ لے لو یا اپنے وسق لیتی رہو تو وہ مختلف ہو گئیں، بعضوں نے زمین اور پانی لیا اور بعضوں نے وسق لینا منظور کیا۔ اُمّ المؤمنین عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما نے زمین اور پانی لینے والوں میں سے تھیں۔

باب: جس نے درخت لگایا (اس کا ثواب)۔

978: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی کھائے، تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو چوری ہو جائے گا اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو درندے کھا جائیں، اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو پرندے کھا جائیں، اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور اس پھل کو کوئی کم نہ کرے گا، مگر صدقہ کا ثواب اس کو ملتا رہیگا۔

باب: ضرورت سے زیادہ پانی بیچنے کے متعلق۔

979: سیدنا جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ضرورت سے زائد پانی بیچنے سے منع فرمایا۔

باب: ضرورت سے زیادہ پانی اور گھاس روکنے کے بارے میں۔

980: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ زائد پانی اس وجہ سے نہ روکا جائے کہ اس کی وجہ سے گھاس بھی روکی جائے۔

978: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان

درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی کھائے تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو چوری جائے گا اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو درندے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو پرندے کھا جائیں اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور اس پھل کو کوئی کم نہ کرے گا مگر صدقہ کا ثواب اس کو ملتا رہیگا

ضرورت سے زیادہ پانی بیچنے کے متعلق۔

979: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس پانی کے بیچنے سے منع کیا جو ضرورت سے زیادہ ہو۔

ضرورت سے زیادہ پانی اور گھاس روکنے کے بارے میں۔

980: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بیکار پانی اس وجہ سے نہ روکا جائے کہ اس کی وجہ سے گھاس بھی روکی جائے۔

وصیت اور صدقہ وغیرہ کے متعلق

اس شخص کو وصیت کا شوق دلانا جس کے پاس وصیت کے قابل کوئی چیز ہو۔

981: سالم، سیدنا ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو لائق نہیں جس کے پاس وصیت کرنے کے قابل کوئی چیز ہو کہ وہ تین راتیں گزارے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونا چاہیئے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے جب سے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنی میرے اوپر ایک رات بھی ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس میری وصیت نہ ہو۔

ایک تہائی سے زیادہ وصیت نہ کی جائے۔

982: فاتح ایران سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجۃ الوداع میں میری عیادت کی اور میں ایسے درد میں مبتلا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مجھے جیسا درد ہے آپ جانتے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں اور میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا" نہیں"۔ میں نے عرض کیا آدھا مال خیرات کر دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ایک تہائی خیرات کرو اور ایک تہائی بھی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑ کر جائے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھریں اور تو جو کچھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے خرچ کرے گا تو اس کا ثواب تجھے ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا میں اپنے

اصحاب کے پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو پیچھے رہے گا (یعنی زندہ رہے گا) تو ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشی منظور ہو تو تیرا درجہ بڑھے گا اور بلند ہو گا اور شاید تو زندہ رہے یہاں تک کہ تجھ سے بعض لوگوں کو فائدہ ہو اور بعض لوگوں کو نقصان ہو یا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور ان کو ان کی ایڑیوں پر مت پھیر لیکن تباہ بیچارہ سعد بن خولہ ہے ان کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس لئے رنج کیا کہ وہ مکہ میں ہی فوت ہو گئے تھے۔

983: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ کاش لوگ ایک تہائی سے کم کر کے چوتھائی کی وصیت کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تہائی بھی بہت (زیادہ) ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی۔

984: طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (مال وغیرہ کے بارے میں) وصیت کی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پھر میں نے کہا کہ پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض ہوئی؟ یا ان کو وصیت کا حکم کیوں ہوا؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی۔

985: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کوئی دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ کچھ نہ چھوڑا اور نہ (کسی مال کیلئے) وصیت کی۔

986: اسود بن یزید کہتے ہیں کہ لوگوں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا کہ سیدنا علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصی تھے تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو کب وصی بنایا؟ میں آپ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی یا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میری گود میں تھے اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے طشت منگوایا پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میری گود میں گر پڑے اور مجھے خبر نہیں ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انتقال کیا پھر علیؓ کو کس وقت وصیت کی۔

نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وصیت کہ مشرکوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دو اور سفیروں کیساتھ اچھا برتاؤ کرو

987: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جمعرات کا دن، کیا ہے جمعرات کا دن؟ پھر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں۔ میں نے کہا کہ اے ابن عباس! جمعرات کے دن سے کیا غرض ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر بیماری کی سختی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس (دوات اور تختی) لاؤ کہ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں تا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو۔ یہ سن کر لوگ جھگڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس جھگڑا نہیں چاہیئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کیا حال ہے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بھی لغو صادر ہو سکتا ہے؟ پھر سمجھ لو آپ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے ہٹ جاؤ کہ میں جس کام میں مصروف ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس میں تم مشغول ہو (جھگڑے اور اختلاف میں) میں تم کو تین باتوں کی وصیت کرتا ہوں ایک تو یہ کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا دوسری جو سفارتیں آئیں ان کی خاطر اسی طرح کرنا جیسے میں کیا کرتا تھا (تا کہ اور قومیں خوش ہوں اور ان کو اسلام کی طرف رغبت ہو) اور تیسری بات سیدنا ابن عباسؓ نے نہیں کہی یا سعید نے کہا کہ میں بھول گیا۔

صدقہ واپس لینے کی ممانعت (ہے)۔

988: امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک عمدہ گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا پھر جس کو دیا تھا اس نے اس کو تباہ کر دیا میں سمجھا کہ یہ اس کو اب سستے داموں بیچ ڈالے گا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مت خرید اور اپنے صدقے کو مت پھیر اس لئے کہ صدقے لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو کھا جاتا ہے۔

989: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہبہ کو لوٹانے والا مثل کتے کے ہے جو قے کر کے پھر اپنی قے کو کھا جاتا ہے۔

جس نے اپنی ساری اولاد میں سے ایک کو کچھ عطیہ دیا۔

990: سیدنا نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میرے والدؓ نے اپنا کچھ مال مجھے ہبہ کیا۔ میری ماں عمرہ بنت رواحہؓ بولی کہ میں اس پر اس وقت خوش ہوں گی کہ تو اس (مال کے ہبہ کرنے) پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو گواہ کر دے۔ میرے والد بشیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تو نے اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مال میں انصاف کرو پھر میرے والد نے وہ ہبہ پھیر لیا۔

991: سیدنا نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میرے والدؓ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس اٹھا کر لے گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! گواہ رہئیے کہ میں نے نعمان کو فلاں فلاں چیز اپنے مال میں سے ہبہ کی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی دیا ہے جیسا نعمان کو دیا ہے؟

میرے والدؓ نے کہا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو مجھ کو گواہ نہ کر اور کسی کو کر لے۔ اس کے بعد فرمایا کہ کیا تو اس سے خوش ہے کہ سب تیرے ساتھ نیکی کرنے میں برابر ہوں؟ میرے والد نے کہا کہ ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو ایسا مت کر (یعنی ایک کو دے ایک کو نہ دے)۔

جو آدمی کسی کو اس کی ساری زندگی تک کسی چیز کا عطیہ دیتا ہے۔

992: سیدنا جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عمری دے دوسرے کو اس کی زندگی تک اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو اور یوں کہے کہ یہ میں نے تجھے دیا اور تیرے بعد تیرے وارثوں کو جب تک ان میں سے کوئی باقی رہے تو وہ اسی کا ہوگا جس کو عمریٰ دیا جائے اور عمریٰ دینے والے کو نہ ملے گا اس لئے کہ اس نے ایسا عطیہ دیا جس میں میراث ہوگی۔

993: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مالوں کو روکے رہو اور ان کو مت بگاڑو کیونکہ جو کوئی عمریٰ دے وہ اسی کا ہوگا جس کو دیا جائے وہ زندہ ہو یا مردہ اور اس کے وارثوں کا ہے۔

وراثت کے مسائل

باب: مسلمان، کافر کا اور کافر، مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔

994: سیدنا اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نہ مسلمان کافر کا وارث بنتا ہے اور نہ کافر مسلمان کا وارث بنتا ہے۔

باب: حصہ داروں کو ان کے حصے دے دو۔

995: سیدنا ابن عباسؓ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو۔ پھر جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو سب سے زیادہ میت سے نزدیک ہو۔ (یعنی عصبہ)۔

باب: کلالہ (جس میت کا نہ باپ ہو اور نہ اولاد) کے ورثے کا بیان۔

996: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس آئے اور میں بیمار تھا اور بے ہوش۔ آپؐ نے وضو کیا تو لوگوں نے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا، مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا ترکہ؟ (ترکہ تو کلالہ کا ہوگا)۔ (کلالہ کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں اور جمہور کے نزدیک کلالہ سے مراد وہ میت ہے جس کے نہ تو والدین ہوں اور نہ اولاد)۔ تب (کلالہ کی) میراث کی آیت نازل ہوئی۔ (راوی شعبہ) کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن المنکدر سے پوچھا کہ کیا یہ آیت "فتویٰ پوچھتے ہیں مجھ سے کہہ دو اللہ فتویٰ دیتا ہے تم بیچ کلالہ کے" (النسآء: 176) نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا یہی آیت نازل ہوئی تھی۔

997: معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطابؓ نے جمعہ کے دن

خطبہ پڑھا تو رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر کیا اور سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا ذکر کیا۔ پھر کہا کہ میں اپنے بعد کوئی ایسا اہم مسئلہ نہیں چھوڑتا جیسے کلالہ کا مسئلہ۔ اور میں نے کوئی مسئلہ ایسا بار بار نہیں پوچھا جتنا کلالہ کا۔ اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی مجھ سے ایسی سختی کسی بات میں نہیں کی جتنی کلالہ کے مسئلہ میں کی۔ یہاں تک کہ اپنی انگلی مبارک میرے سینے میں چھو کر فرمایا کہ اے عمر! تجھ کو وہ آیت کافی نہیں ہے جو گرمی کے موسم میں سورۂ نساء کے اخیر میں اتری تھی۔ پھر سیدنا عمرؓ نے کہا کہ اگر میں زندہ رہا تو کلالہ کے بارے میں ایسا حکم (صاف صاف) دوں گا کہ اس کے موافق ہر شخص فیصلہ کرے جو قرآن پڑھتا ہے اور جو نہیں پڑھتا۔

باب: اس بارے میں کہ کلالہ والی آیت سب سے آخر میں اتری۔

998: سیدنا براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ آخری سورت جو پوری اتری وہ سورۂ توبہ ہے اور آخری آیت جو اتری وہ کلالہ کی آیت ہے۔

باب: جس نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

999: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پوچھتے کہ کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جو اس کے قرضہ کو کافی ہو؟ اگر لوگ کہتے ہیں کہ ہاں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور نہیں تو لوگوں سے فرما دیتے کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر فتوحات کا دروازہ کھول دیا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں مومنوں کا خود ان کی جانوں سے زیادہ نزدیک ہوں (یہ انتہائی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ انکے دوست ہوئے) اب جو کوئی قرضدار مرے تو قرض کا ادا کرنا میرے

ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اسکے وارثوں کا ہے۔

-----------اختتام حصہ دوم-----------

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006